



پاکستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس
منعقدہ شنبہ - ۲۱ جون ۱۹۸۶ء

صفحہ	مہندراجات	نمبر شمار
۳	تلاوت قرآن بیاک و ترجمہ۔	۱
۴	وقہ مسوالت (نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات)۔	۲
۱۶	رخصت کی درخواستیں۔	۳
۱۷	تحریک استحقاق (منجانب مسٹر فضیلہ عالیانی) (استحقاق تحریک کے سپرد کر دی گئی)	۴
۲۸	بجٹ پر عام بحث۔	۵
۸۹	وزیر خزانہ، میر سعید خان مری کی تقریر	۶
۹۲	وزیر اعلیٰ جام میر غلام قادر خان کا ایوان سے خطاب۔	۷
۱۲۲	مطالبات نزدیکی سالانہ بجٹ سال ۱۹۸۷ء کی منظوری۔	۸

بلوچستان صوبائی اسپلی

مسٹر محمد سرور خان کاکڑ
آغا عبدالظاہر

۱۔ مسٹر اسپیکر
۲۔ مسٹر ڈپٹی اسپیکر

افسان اسپلی

مسٹر اختر حسین خان
محمد حسن شاہ

۱۔ سیکریٹری
۲۔ ڈپٹی سیکریٹری

معزاز اکمین کی فہرست جنہوں نے آج کے اجلاس میں شرکت کی

- | | |
|---|---|
| ۱۔ مسٹر فضیلہ عالیانی | ۱۲۔ سردار بہادر خان بلگز فی (دزیر) |
| ۲۔ مس آغا بیدی گل (دزیر) | ۱۳۔ مسٹر شیر مسیح (پارلیمانی سیکریٹری) |
| ۳۔ مسٹر آباد ان فریدون آباد ان (مشیر) | ۱۴۔ سردار چاکر خان ڈرمکی |
| ۴۔ میر عبد الغفور بلوچ (پارلیمانی سیکریٹری) | ۱۵۔ سند واد کریم |
| ۵۔ میر عبد الکریم ذشیر والی (") | ۱۶۔ سردار دنیار خان گرد |
| ۶۔ میر عبد المجید بن بخار (") | ۱۷۔ حاجی عید محمد نوتیزی |
| ۷۔ آغا عبدالظاہر | ۱۸۔ حاجی نظریف خان مندوخیل (پارلیمانی سیکریٹری) |
| ۸۔ میر احمد خان زہری | ۱۹۔ سردار شمار علی (") |
| ۹۔ سردار احمد شاہ بھیران (دزیر) | ۲۰۔ جام میر غلام قادر خان دزیر اعلیٰ |
| ۱۰۔ مسٹر ارجمن داس بکھی | ۲۱۔ ملک گل زمان خان کاسی (مشیر) |
| ۱۱۔ مسٹر عصمت اللہ خان موسی خیل (دزیر) | ۲۲۔ میر ہمایوں خان مری (دزیر) |

- ۳۰- ملک محمد یوسف پیر علیزی فی (وزیر)
 ۳۱- میر محمد علی رند
 ۳۲- میر فضیل احمد خان باچا
 ۳۳- میر فضیل احمد خان کاسی (وزیر)
 ۳۴- میر فضیل احمد خان مری (وزیر)
 ۳۵- میر سعید اکبر خان بگٹی (وزیر)
 ۳۶- حاجی محمد شاہ مردانزی
 ۳۷- سردار محمد تقیوب خان ناصر (وزیر)
-

بلوچستان صوبائی اسٹبلی کا بجٹ اجلاس

اسٹبلی کا اجلاس بروز شنبہ مورخہ ۱۳ جون ۱۹۸۶ء بوقت
صبح دس بجے زیر صدارت ستر خدمت سردار خان کا کرو اسپیکر منعقد ہوا

تلادت قرآن پاک و ترجمہ

از قاری سید افخار احمد کاظمی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَابْرَحْ فِيهَا أَتْلَكَ اللَّهُ الدَّارُ الْأَخِرَةَ وَلَا تَشْرُكْ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا
وَأَخْسِنْ كَمَا أَخْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ
لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ (صدق اللہ العظیم)

(پڑع ۱۱ الحصہ ۷۷)

ترجمہ:- خدا نے ہمیں جتنا مال دے رکھا ہے۔ اس میں عالم ہوتا
کی جگہ جیتو کیا کرو اور دنیا حصے اپنا حصہ (آخرت میں لے جانا)
فراموش نہ کرو۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ احسان
کیا ہے۔ تو تم جھی اس کے بندوں کے ساتھ احسان کیا کرو اور دنیا میں
فساد کے خواہاں نہ ہو۔ یہ شک اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو پسند
نہیں کرتا۔ (وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا أَبْلَاغُ

وقہہ سوالات

مسٹر اسپیکر: اب وقہہ سوالات ہے۔ پہلا سوال میر عبدالکریم نوٹشیر والی صاحب کا ہے۔

ب۔ ۲۰۹۔ میر عبدالکریم نوٹشیر والی: کیا وزیر مال از راہ کرم یہ تبلائیں لے کر الف:۔ کیا یہ درست ہے کہ ضلع خاران کو گذشتہ اسمبلی اجلاس میں تحطیز دہ علاقہ قرار دیا گیا تھا۔ لیکن تھاں اس ضلع کے لوگوں کو کسی قسم کی مالی امداد فراہم کرنے کے سلسلے میں کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ جبکہ رواں ماںی سال کے دوران علاقے میں بارشیں بھی نہیں ہوئی ہیں۔ اور لوگ سپری کی حالت میں ہیں۔ ب:۔ اگر جزو الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ضلع خاران کو تحطیز دہ علاقہ قرار دینے کے باوجود کوئی کارروائی نہ کرنے کی کیا وجہات ہیں؟

میر محمد نصیر پیل (وزیر صنعت (حرفت)) روزیر مال کی عدم موجودگی میں جواب دیا۔ الف:۔ جی ہاں بخاران کو تحطیز دہ علاقہ قرار دیا گیا تھا۔ اس سلسلے میں ضلع خاران کیلئے مبلغ دولاکھ روپیے کی مالی امداد فراہم کی گئی اور اسی بناء پر گورنمنٹ کا تمام واجبات کیا وصولی معطل کر دی گئی۔ ب:۔ جیسا کہ جزو (الف) میں ذکر کیا گیا۔

میر عبدالکریم نوٹشیر والی: رسمی سوال) جواب۔ میں حکومت کا شکور ہوں جس نے ضلع خاران کو تحطیز دہ علاقہ قرار دیا ہے اور سا تھا تھا تقاوی کی وصولی بھی فی الحال معطل کر دی ہے۔ الگاس کو معاف کر دیا جائے تو بہتر ہو گا۔ اور مزید اگر ان کیلئے

دولاٹھ کی گرانٹ دی جائے تو بہتر ہو گا۔ یہ بہت بڑا علاقہ ہے اور پہاڑیہ سے جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں۔ جام صاحب کا مشکور ہوں کہ اس علاقہ کو تحفظ زدہ قرار دیا اور دولاٹھ روپے بھی دینیے تھے۔ اب اگر زید امداد کی جائے تو بہتر ہو گا۔

مسٹر اسپیکر: آپ اس کے لئے فریش نوٹس دیں۔

ب۔ ۲۲۸۔ میرنجی بخش خان حکومہ (مسٹر فضیلہ عالیانی نے دریافت کیا۔

کیا وزیر مال از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ الف: کیا یہ درست ہے کہ پٹ فیڈر کے زمینداروں کو ان کی اراضیات کے باتوں مالکانہ حقوق نہیں دینے گئے حقوق مالکانہ نہ ملنے کی وجہ سے جو ٹٹے زمینداروں کو ذریعی قرضہ جات کے حصوں میں دشواری ہو رہی ہے۔

بی: اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایسی اراضیات کے مالکانہ حقوق جلد دینے کی تجویز پر غور کرے گا۔

میر محمد نصیر ملک (وزیر صنعت و حرفت): یہ درست ہے کہ پٹ فیڈر کے زمینداروں کو ان کی اراضیات کے باتوں مالکانہ حقوق نہیں دینے گئے ہیں تکون مطلع نصیر احمد کے پٹ فیڈر کی نال کے حدود میں قابض بزرگان کو مارشل لاری گولیشن ۱۷ کے پیرو اگراف ۶ (۱) ب کے تحت زمین دی گئی تھی اور ساختہ ہی انہیں دستاویزات حقوق (TITLE FEEDS) بھی جاری کئے جا چکے ہیں۔ لیکن ان کو مالکانہ حقوق دینے پر قانون مذکور کے پیرو اگراف ۸ کے تحت تاریخ اجراء حکم سے جس کے تحت انہیں اراضیات دی گئی تھیں۔ پندت سنال کی بندش نافذ ہے۔ جب تک یہ مدت پوری کا نہیں ہوتی تب تک وہ حقوق ملکیت حاصل نہیں کر سکتے۔ تاہم کالون ہزار میں اس ترمیم کے متعلق معاملہ حکومت کے زیر غور ہے۔ جس پر جلد مناسب کارروائی عمل میں الائی جائے گی۔ لیکن کالون مذکور میں

کسی بھی قسم کی ترمیم سے پہلے دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۲۴۸ (۲۴۸) کے تحت صدر پاکستان کی پیشگی منظوری ضروری ہے۔

* ۲۲۹ میرنی بخش خان کھوسہ :- رئیسِ خصیلہ عالیہ نے دریافت کیا۔

کیا وزیر ماں از راہ گرم مطلع فرمائیا گے کہ

الف:- کیا یہ درست ہے کہ ضلع نصیر آباد میں اراضیات کی پوزیشن مختلف ہے سابقہ در میں بندوں سے ریکارڈ کے طبق اراضیات کی تین کلاسوں میں درجہ بندی کی گئی تھی اور ان اراضیات پر مالیہ کی وصولی بھی جدا جدا کی جاتی تھی جبکہ اب تمام اراضیات پر مکسان مالیہ، آبیانہ، عشر وصول کیا جاتا ہے۔

ب:- اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا درجات ہیں؟
ج:- کیا یہ بھی درست ہے کہ بیٹ فیڈر ایریا کی اراضیات پر ماروپے فی ایکڑ زائد آبیانہ وصول کیا جاتا ہے۔ جو کہ لا مینڈاروں پر اضافی بوجہ ہے۔

د:- اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو زائد آبیانہ کی وصولی کو ختم کیا جائے جو کہ زمینداروں پر اضافی بوجہ ہے۔

میر محمد نصیر احمد مفتکل (وزیر صنعت و حرفت)

الف:- یہ درست ہے کہ اب ضلع نصیر آباد کی اراضیات پر مکسان مالیہ، آبیانہ اور عشر وصول کیا جاتا ہے۔
ب:- پیشتر ازیں ضلع نصیر آباد میں لینڈ رویو نیو اف نصیر آباد ۱۸۷ کے تحت آبیانہ کی مختلف شرح مقرر تھی۔ اب ضلع نصیر آباد کے اہلیاں کے اصرار پر بلوچستان لینڈ رویو نیو ایکٹ ۱۹۶۷ء کا احلاقو ضلع نصیر آباد پر بھی کر دیا گیا ہے۔ مالک لوگوں کے ساتھ گذشتہ نالضافی کا ازالہ ہو سکے۔

ج:- آبیانہ کی شرح کا مالیہ سے کوئی تعلق نہیں جو کہ محکم انہار لگتا ہے۔
د:- جیسا کہ جزو (ج) میں جواب دیا گیا ہے۔

بی۔ ۱۹۴۔ مسٹر ارجمن داس بھٹی : کیا وزیر اطلاعات و نشریات اور اکرم یہ تبلیغیں کر گذشتہ مالی سال اور روان مالی سال کے دوران بلوچستان میں صوبائی ترقی کے حوالے سے دریگ صوبوں کے قومی اخبارات (انگریزی و اردو) کے لئے کس کس اخبارات کے ترقیاتی نمبر کی تباہ نکلوائے گئے اور اس مقصد کیلئے اشتہارات وغیرہ کی صورت میں کن کن حکوموں سے ہر ایک اخبار کو کتنی ادائیگی کی گئی۔ اور یہ ادائیگی کس بحث سے ہوئی۔ یہاں قومی اخبارات کے نام بھی بتائے جائیں۔

میر محمد نصیر ملک (وزیر صحت و حرفت) گذشتہ مالی سال اور روان مالی سال کے دوران بلوچستان میں صوبائی ترقی کے حوالے سے مندرجہ ذیل قومی اخبارات کے ترقیاتی نمبر نکلوائے گئے۔ جنہیں سامنے درج شدہ رقم ادا کی گئی۔ رقم میں تفاوت متعلقہ اخبارات کے مقرہ نرخوں میں کمی یا بیشی کی وجہ سے ہے۔ جن کا تعین حکومت پاکستان شعبہ اشتہارات کرتا ہے۔

گذشتہ مالی سال			
القومی اخبارات	دورانیہ	رقم	بجٹ
روڈ نامہ ڈان	۱۔ بجٹ سپت ۷۷۷۲۳	۷۷۷۲۳	محکم منصوبہ نہیں کرنے
» مشرق لاہور	۱۔ " ۱۱۶۰	۱۱۶۰	بجٹ سپت ۷۷۷۲۳
» امردز »	۱۔ بسکی سپت ۵۰۵	۵۰۵	محکم اطلاعات
روان مالی سال			
القومی اخبارات	دورانیہ	رقم	بجٹ
نہائے وقت کراچی	۱۔ CPNE	۳۲۳۴	وزیر اعلیٰ بلوچستان کی
آفتاب حیدر آباد	۱۔ ۴۴۰۹	۴۴۰۹	ہدایت پرچاری کیا گی
بلوچستان ٹائمز کریڈ	۱۔ ۴۳۹۵	۴۳۹۵	"

تقویٰ اخبارات	رقم	دورانیہ	بجٹ
مسلم اسلام آباد	۱۸۷۲۷	حضوری فیصلہ	مکمل اطلاعات
نولے وقت کراچی	۹۱۳۹	سیدیک	"
امن کراچی	۳۲۳۸	"	"
امروزہ اور	۳۱۳۰	"	"
حریت	۱۸۳۰	حضوری فیصلہ	"
ڈان	۳۲۵۵۵	"	"

مسٹر احمد بن داس بگٹی: (ضمنی سوال) کیا میں وزیرِ صوف سے پوچھ سکتا ہوں کہ بلوچستان میں کتنے اخبارات کو لے پی پی سروس ملتا ہے؟

مسٹر اسپیکر: چیز نہ متعلقہ وزیر اطلاعات و نشریات نہیں ہیں۔ جبکہ آئندگی کے دریافت کر کے تسلی کر لیں۔ شکریہ

بندہ ۱۹۔ مسٹر احمد بن داس بگٹی: کیا وزیر اطلاعات و نشریات از راہ کرم یہ تبلیغات کے الف: کیا بلوچستان سے شائع ہونے والے ہفت روزہ اخبارات و جرائد وغیرہ کیہے کوئی ترقیاتی نمبر نکلوائے گئے؟ اور انہیں کتنی ادائیگی ہوتی ہے؟
ب: اگر ہزار الف کا جواب اشیاء میں ہے تو ان ہفت روزوں کے نام بتلائے جائیں اور ان کی ادائیگی کس بجٹ سے ہوتی ہے؟

میر محمد نصیر بیگ (وزیر صنعت و حرف)

الف: جماں بلوچستان سے شائع ہونے والے ہفت روزہ اخبارات و جرائد وغیرہ کے بھی ترقیاتی نمبر نکلوائے گئے۔ جن کی تفصیل بعض رقم ذیل میں درج ہے۔

۱-	ہفت روزہ پکار کوڑہ	۲۱۹۵ روپے	محکمہ صورتی نہیں اسے بچھ دیا گی
۲-	" ایم سٹونگ	۱۹۷-	کیدے خصوصی رقم منظور کی
۳-	" میلنگ کوڑہ	۱۹۷-	"
۴-	" ہیواد "	۲۱۲-	"
۵-	" برشنا "	۱۹۰-	"
۶-	" پھول کا اخبار "	۱۹-	"
۷-	" ساریان سٹونگ "	۱۹۰-	"
۸-	" اتفاق کوڑہ "	۱۹-	"
۹-	" نڈی بوجتان کوڑہ "	۱۹۰-	"
۱۰-	" کوڑہ ٹائمز "	۱۹۰-	"
۱۱-	" ریپرنسوائی "	۱۹۰-	"
۱۲-	" مسلم سٹونگ "	۱۹۰-	"
۱۳-	" سبز سورا کوڑہ "	۱۹۰-	"
۱۴-	" زمانہ بیوچی "	۲۱۹۵	"
۱۵-	" شیطیم کوڑہ "	۱۲۴۵	"
۱۶-	" کوڑہ اردو "	۹۰۷	"
۱۷-	" پندرہ روزہ پاسبان کوڑہ "	۱۹۰-	"
۱۸-	" کاروان "	۱۹۰-	"
۱۹-	ہفت روزہ نڈاۓ وطن کوڑہ	۱۹۰-	"
۲۰-	" ترجمان سبید "	۹۰۷	"

ب:- جنہد (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ ان ہفت روزوں کی تفصیلات (الف) میں دی گئیں

مسٹر راجن داس بھگٹی :- جناب اسپیکر! اگر ذریم موصوف جواب دے سکتے ہیں

تو میں ضمنی سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ ضمنی سوال کرنا ہمارا استحقاق نہ تھا ہے۔

مسئلہ اسیکرہ: یہ وزیر موصوف کا حکمہ نہیں ہے اور نہ کیا ہنوں نے جواب دینے کیلئے کوئی تیاری کی ہے۔ اگلے اجلاس میں آپ وزیر متعلقہ سدریافت کر لیں یہ جمالی صاحب کسی کام سے اچانک لاڈن چلے گئے ہیں۔ آپ آئندہ اجلاس میں ان سعی ریافت کر لیں یہ

۱۹۸۔ مسئلہ ارجمند اس بھی: کیا وزیر اطلاعات نشریات از راہ کرم یہ تبلیغیں کرے۔
الف: صوبہ بلوچستان سے جاری ہونے والے سرکاری اشتہارات مقامی روزناموں، ہفت روزہ اور پندرہ روزہ اخبارات کو کس تناسب سے جاری کئے جاری ہیں؟
ب: کیا بلوچستان سے جاری ہونے والے اشتہارات دوسرے صوبوں کے اخبارات کو جسمی جاری کئے جاتے ہیں؟

ج: اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو اس کی تفصیل اخبارات کے نام کے ساتھ تبلیغی جائزے۔ اور یہ بھی تبلیغی جائزے کو دیگر صوبوں سے بلوچستان کے اخبارات، روزناموں، ہفت روزوں کو اشتہارات کسی کس صوبے سے جاری کئے جاتے ہیں؟۔ اخبارات کے نام اور ان کوئی گئی ادائیگی کی رقم لکھنی ہے۔؟

میر محمد تھیمیل (وزیر صنعت و حرفت)

الف: صوبہ بلوچستان سے جاری ہونے والے سرکاری اشتہارات کا مقامی روزناموں، ہفت روزوں اور پندرہ روزہ اخبارات کیلئے کوئی مخصوص تناسب مقرر نہیں ہے تاہم جہاں تک ہفت روزہ، پندرہ روزہ یا ۱۱ ہنماں کا تعلق ہے ان کی اپنی الگ الگ تاریخ اشاعت ہوتی ہے۔ اور اشتہارات ٹینڈروں وغیرہ کی تاریخ کو پیش نظر تک کو جاری کئے جاتے ہیں۔ اور اس سلسلے میں حکومت کی تقدیم کردہ تقدید اشاعت کو بھی مد نظر رکھا جاتا ہے۔

ب:- جماں! اشہارات کی نوعیت اور ضرورت کے پیش نظر بلوچستان سے جاری ہونے والے بعض اشہارات "قومی اخبارات" میں بھی جاری کئے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر بعض ایسے ٹکڑے جن میں اشتیاء کی دستیابی مطلوب ہوتی ہے۔ جو صویں کے دوسرے حصوں میں تیار کی جاتی ہوں۔ یا موصول ہو سکتی ہوں۔ جن میں گاڑیوں کی خرید و فروخت سائنس و تکنالوجی کے سامان کا حصول وغیرہ شامل ہیں۔ بلوچستان کے سرکاری اشہارات دوسرے گروپوں کے "علاقائی اخبارات" کو لازمی طور پر جاری نہیں کئے جاتے ہیں۔

ج:- اگر دوسرے گروپوں کے اخبارات سے زراد قومی اخبارات مثلاً ڈان، پاکستان ٹائمز، نہائی وقت، جنگ، مشرق وغیرہ ہیں تو جواب اثبات میں ہے اور اس کی تفصیل ۱۹۶۴ میں موجود ہے۔ دیگر گروپوں سے بلوچستان کے اخبارات کو پرنس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ حکومت پاکستان کے ذریعہ جاری کئے جاتے ہیں۔ ان کی تفصیلات مرکزی حکومت پرنس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ میں موجود ہے۔

نیجہ ۱۹۹- مسٹر طارحن داس بگٹی :- کیا وزیر اطلاعات و نشریات از راہ کرم یہ بتائیں کہ الف:- کیا یہ درست ہے کہ DPR یعنی تعلق امور کا عملہ اکثر سرکاری تقریبات کے سلسلے میں ۲۳ ڈی ٹیلو ڈیلو ڈیلو سرائیم دیتا ہے۔ نیز عام سرکاری تعطیلات کے دوران بھی ایہ عملہ ڈیلو ڈیلو پر رہتا ہے۔

ب:- اگر جزو الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا انہیں کوئی اور ڈام الادنس دیا جاتا ہے۔ اگر ہاں تو اس کی شرح کیا ہے؟۔

میر محمد نصیر ملتکل (وزیر صنعت و حرف)

الف:- محکمہ تعلقات عامہ میں صبح و شام و غافتوں میں کام ہوتا ہے۔ جن میں مختلف عمل ڈیلو ڈیلو پر ہوتا ہے۔ عام سرکاری تعطیلات کے دوران جو عملہ ڈیلو ڈیلو پر ہوتا ہے انہیں اس کے بدستے میں الگ روز رخصت دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں زائد کام

کرنے والے عملہ کو اعزاز یہ بھی دیا جاتا ہے۔
ب: جواب نفی میں ہے

مسٹر ارجمن داس بگھٹی :-

جناب والا بکیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ یہ اعزاز یہ
کیا چیز ہے اور کس بنیاد پر دیا جاتا ہے؟ -

وزیر صنعت و حرفت :- اعزاز یہ سرکاری اہل کاروں کو ان کی مزید خدمت
کے حوالے میں کچھ نسبت سے یہ طور معاوضہ دیا جاتا ہے۔ اور افران اپنی صوابدید
پرہ دستی ہیں۔

* ۲۰. مسٹر ارجمن ڈوہمکی :- کیا وزیر صنعت و حرفت ارزہ کرم تباہی کے
الف: صوبہ بلوچستان میں سرکاری ادارے کس قدر قائم ہیں؟ اور کہاں قائم ہیں؟ نیزان
صنعتی اداروں سے سال ۱۹۸۰ سے اب تک کس قدر آمد فائدہ ہوئی ہے اور ان پر خروجات
کی تفضیل بھی حدی جائے۔
سیا: کیا یہ درست ہے کہ صوبے کے بعض بڑے بڑے صنعتی کارخانے کافی عرصہ سے نہ
پڑے ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ روزگاری کامیابی پڑھ لیا ہے۔ نیزان کارخالوں کو نہ
چلانے کی کیا دجوہات ہیں؟

وزیر صنعت و حرفت

الف: صوبہ بلوچستان میں مندرجہ ذیل جچھے صنعتی ادارے سرکاری شعبہ میں قائم
کئے گئے ہیں۔

- ۱۔ یولان ٹیکٹھاٹ مل بلیلی کوٹھ
- ۲۔ بیلہ ٹیکٹھاٹ مل او تھل
- ۳۔ ہرناقی دوئن مل ہرناقی

۵۔ بیلہ انجینئر ز حب چوکی ۶۔ بولان کا سٹنگ حب چوکی
چونکہ مذکورہ صنعتی ادارے و فاقی وزارت پیداوار کے تحت چل رہے ہیں۔ لہذا
مطلوبہ اعداد و شمار ان سے طلب کرنے لگتے ہیں۔ اگر محاذ رکن کا اصرار ہے تو یہ
اعداد و شمار و فاقی وزارت پیداوار سے موصول ہونے پر محاذ الیوان کے سامنے پیش
کر دیئے جائیں گے۔

بہ: بولان ٹیکٹھاں مل اور بیلہ ٹیکٹھاں مل پیداواری لحاظ سے بند ہیں۔ اس سلسلے
میں بھی دفاتری وزارت پیداوار سے تفصیل موصول ہونے پر محاذ الیوان تو مطلع کر جائیں گا

سردار میر حبکر خان ڈومکی ڈمنی سوال (لف، اور ب) کے
جوابات نامکمل ہیں۔ اس نئے بہتر ہے کہ ان کو مکمل کر کے دوسرا سے اجلاس میں پیش
کیا جائے۔ کیونکہ اس اجلاس میں مکمل جواب دے سکتے ہیں تو تب ہم ڈمنی سوال
کو سکتے ہیں کیونکہ حب جواب مکمل ہوتا اس پر ڈمنی سوال کیا جاسکتا ہے

وزیر صنعت و حرف: جناب اسپیکر! چونکہ دولوں سوالات کا تعلق وفاقی
حکومت سے ہے تاہم ہم نہ مناسب سمجھتا ہے کہ اس پر رد شنی ڈالی جائے اور جہاں
میک ہم سے ہو سکا "بھی نہیں" کی بجائے ہم نے پورا جواب دیا ہے۔ مزید اگر مغز رکن
ڈمنی سوال کرنا چاہتے ہیں وہ جو معلومات چاہتے ہیں۔ ہم ان کو بتانے کی کوشش کریں گے
البتہ اس سوال کا تعلق وفاقی حکومت سے ہے۔ اور میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے
جو اعداد و شمار اور معلومات دفاتری حکومت سے موصول ہونے کے بعد پیش کر سکتی
گے۔ صوبائی حکومت اور کابینہ اس سے حجہ پیش فرست ہوتا سکتی ہے۔

سردار میر حبکر خان ڈومکی ڈمنی سوال: جناب والا! جواب ہی مکمل ہیں ہے تو میں ڈمنی سوال
کیا کر دیں، اس سوال کو دوسرا سے اجلاس کیلئے رکھ دیں۔

مسٹر اسکنکر :- ابھی ابھی میرنی بخش خان مخصوصہ کی درخواست ملی ہے۔ ان کا سوال ۲۲۷ دوسرے اجلاس کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ اور اگر میرجا کرخان اپنے سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہیں۔ تو اس کو اگلے اجلاس میں پیش کریں۔

سردار میرجا کرخان ڈومکی :- جناب والا! سوال ہی نامکمل ہے تو میں اس کے متعلق کیا چیزیں سوال کر دیں۔ ہمیں وہ دفاتری حکومت سے حاصل کر کے دیں تو پھر ہم اس پر چننی سوال کر سکتے ہیں۔

وزیر صنعت و حرف : جناب والا! ہم نے یہ کہا ہے کہ اگر معزز رکن اس پر اصرار کریں گے تو ہم مرکز سے معلومات حاصل کریں گے۔ یعنی نیشنل اسمبلی کا معاملہ ہے اور ہمارے نیشنل اسمبلی کے ممبران موجود ہیں۔ ان کو چاہیئے جو دفاتری حکومت سے متعلق سوالات ہوں وہ دریافت کریں۔ یہ سوالات وہاں دفاتری حکومت کے سامنے پیش کئے جاسکتے ہیں تاکہ ان کو وہاں مکمل جواب مل جائے۔ ہم نے تو صرف معزز رکن کے اصرار پر پس پتہ کریں گے اور دفاتری حکومت سے جو جواب ملے گا وہ ہم یہاں پیش کر دیں گے۔ یہ ضروری نہیں ہے اور ہم دفاتری حکومت کو نجور بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ ہم البتہ سوال دفاتری حکومت کو بھیج سکتے ہیں۔ ان کے جواب کی روشنی میں کچھ کر سکیں گے۔ اور سب سے بہتر تو یہ ہو گا کہ ہمارے قوی اسٹبلی کے ممبران ہیں۔ قومی اسٹبلی کے یوں پر وہ اس سٹبلی کو اٹھائیں اور بات کریں تو مفید ہے۔

مسٹر اسکنکر :- اب تو میر صاحب آپ کو مطمئن ہونا چاہیئے کیونکہ یہ دفاتری حکومت کا مسئلہ ہے۔ اور وہاں پر حل ہو سکتا ہے۔

سردار میرجا کرخان ڈومکی :- جیسا کہ یہ دفاتری حکومت کا معاملہ ہے اور ان سے معلومات حاصل کرتا ہے۔ تو اس کو دوسرے اجلاس کیلئے رکھ لیں۔

مسئلہ اسیکر: چلو ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کہتے ہیں تو ایسا ہی ہے۔

* ۲۲۷ میر نبی نجاش خان حکومت

کیا وزیر صنعت و حرف از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:-

الف: کیا یہ حقیقت ہے کہ ضلع لفیر آباد، آبادی کے لحاظ سے صوبہ کا سب سے بڑا ضاح ہے۔ لیکن اس علاقے میں کوئی کارخانہ نہیں کیا گیا۔ تاکہ عزیب عوام کو روزگار کے موقع میرا آسکیں۔

ب: اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس علاقہ میں بھی پلانٹ شوگرمل، کاٹن مل اور گتہ سازی کے کارخانے کا نئے کی تجویز پر غور کرے گی۔
ج: کیا حکومت ضلع لفیر آباد میں فنی کالج / فنی درکشاپ کے قیام پر بھی عذر کرے گی تاکہ علاقے میں چھوٹی قسم کی انڈسٹریز کے قیام کیلئے ہزار مدد افزاد پیدا کرے جاسکیں۔ تفضیل سے مطلع فرمائیں۔

وزیر صنعت و حرف

الف: چونکہ حکومت بلوچستان سرکاری شعبے میں صفتیں نہیں لگاتی۔ لہذا ضلع لفیر آباد میں سرکاری طور پر کوئی صنعت لگانے کا پر دگرام نہیں ہے۔ البتہ بھی شعبہ میں کوئی کارخانہ لگانے کی خواہش ظاہر کی جائے۔ تو حکومت بلوچستان یہ قسم کی مدد فراہم کرے گی۔

ب: جواب جزو (الف) میں دیا جا چکا ہے۔

ج: محکمہ محنت فنی کالج / درکشاپ قائم نہیں کرتا۔ البتہ فنی تربیت کے ادارے قائم کرنے کا بندوبست کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں ضلع لفیر آباد میں ایک فنی مرکز قائم کیا جائے گی۔ جس کے لئے زمین حاصل کر کے قومی ٹریننگ بورڈ کے حوالے کر دی گئی ہے۔ امید ہے کہ قومی ٹریننگ بورڈ مذکورہ سمنٹر کی عمارت پر ستمبر اکتوبر ۱۹۸۶ء

میں کام شروع کر دے گا۔ اس طرح یہ مرکز اگلے مالی سال سے کام شروع کر دے گا اس مرکز میں تقریباً پچھا، غیر تربیت یا فتاویٰ افراد کو فنی تربیت دے مندرجہ ذیل شعبوں میں بنز مند بنا دیا جائے گا تاکہ وہ تھوڑی قسم کی ضغتوں میں کام کو سکیں۔

- ۱۔ بجلی
- ۲۔ آلوٹ ڈیزل مکینک
- ۳۔ ٹرننگ خار
- ۴۔ دیلٹنگ
- ۵۔ ٹریکٹر اور آلوٹ فارم مکینک

مسٹر اسپیکر: اب سیکرٹری اسیلی صاحب کچھ اعلانات کریں گے۔

رخصت کی درخواستیں

مسٹر اختر حسین خال (رسیکرٹری اسیلی) سردار خیر خداد ترین صاحب نے درخواست دی ہے کہ ”میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ بھجے ۲۱ تا ۲۳ جون رخصت دی جائے۔“

مسٹر اسپیکر: سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی لئے)

رسیکرٹری اسیلی: بیرفت علی عمرانی صاحب نے درخواست دی ہے کہ ”وہ گھر یہ مصروفیات کی وجہ سے آج کے املاس میں خریک نہیں ہو سکیں گے لہذا ان کو آج مورخ ۲۱ جون ۸۶ کی رخصت شایست کی جائے۔“

مسٹر اسپیکر: سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی لئے)

سیکر ٹیری اسپلی : سردار لذاب خان ترین نے درخواست دی ہے کہ:-
”ان کی صحت تھیں نہیں ہے۔ ان کو آج موخرہ ۲۱ جون ۱۹۸۶ء کی رخصت دیجائے“

مہر طراز پیکر :- سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی کی)

سیکر ٹیری اسپلی :- میرنگی بخش خان لکھو سے درخواست بھیجی ہے کہ:-
”میں آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتا۔ میر بانی فماں کو ۱۰ جون ۱۹۸۶ء کی
رخصت دی جائے۔“

مہر طراز پیکر :- سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی کی)

تحریک استحقاق

مہر طراز پیکر :- مسٹر فضیلہ عالیانی نے تحریک استحقاق کا نوٹس دیا ہے مگر
اپنا تحریک استحقاق ایوان کے سامنے پیش کریں۔

مسٹر فضیلہ عالیانی :- خاص پیکر آپ کی اجازت سے میں درج ذیل
تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں۔

”موخرہ ۱۹ جون ۱۹۸۶ء کو منعقدہ اسپلی کے اجلاس میں وزیر تعلیم نے مجبور
ذائق نعمیت کے الزامات عائد کئے ہیں جو یہ ہیں:-

۱۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ میں پاپولشن بلانگ کی سرکاری گاڑی کو

اپنے ذاتی استعمال میں لارہی ہوں۔

۲۔ میں نے ایک پیاس کے سکیم کے تحت مالک لامکھروپے اپنے ذاتی اسکول یہ خرچ کئے ہیں۔

۳۔ میں خرپسند گروپ کی لیڈر ہوں۔ اس امر کا ثبوت جنگ اور مشرق اخبار و روزنامہ جون ۱۹۸۶ء میں موجود ہے۔ مذکورہ بیان یہ بیان اور ذاتی نوعیت کا ہے۔ جس سے میرا استحقاق بھروسہ ہوا ہے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر! اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتے ہوں کہ مجھ پر جوالزمات عالم کے لئے ہیں۔ سو فیصد یا غلط بیانی پر مبنی ہیں۔ آپ کی حیثیت اس معزز ایوان میں غیر جانبدار ہوئی چاہیئے، جناب والا! میں اپنے آپ کو اس ہاؤس کے سامنے ہر احتساب کے لئے پیش کرنے کے لئے تیار ہوں۔ جناب اسپیکر! جیاں تک، مالک لامکھروپے کا سوال ہے تو میں عرض کرنا چاہتے ہوں کہ یہ بات پی ائنڈ ڈی محکمہ والے افراد کو معلوم ہے۔ اس کے علاوہ ذریاعملی صاحب کو بھی معلوم ہو گی۔ ان کے پاس تفصیل ہو گی۔ وہ براۓ مہربانی آج ہمی یہ تباہیں یا کل کسی وقت اس معزز ایوان میں تفصیل پیش کریں کہ آیا جو پہلے میرے حصے میں آئے تھے۔ دہ میں نے اپنے ذاتی استعمال میں لائے۔

جناب والا! میں نے چالیس لامکھروپے گورنمنٹ گرلز کالج میں جینازیم کی فرنٹنگ اور ہوم اکنائیں آڈیٹوریم کے لئے دیئے۔ اس کے علاوہ تیس لامکھروپے میں نے سول ہسپتال میں گائینی دار ڈکیلیں اور سر جیکل یونیورسٹی میں پلچخ لامکھروپے رد پیئے ریلوے گرلز ہائی سکول اور باتی پلچخ لامکھا ایک فلاجی ادارے کیلئے دیئے۔

جناب والا! اگلا الزام کہ پاپولشن پلانگ محکمہ کی گاڑی میرے پاس ہے۔ تو کیا گورنمنٹ یہ ثابت کر سکتی ہے۔ ان کے ڈائریکٹر جنرل اور متعلقہ منظہ بیٹھے ہوئے ہیں کیا وہ ثابت کر سکتے ہیں کہ میں نے کوئی کاٹی یا استعمال کی ہے؟ جناب والا! ان الزامات سے میری شہرت کو نقصان پہنچا ہے اور اس سے میری ذاتی حیثیت پر زد پڑی ہے۔

صرف میں ہی نہیں بلکہ اس معزز الیوان میں بیٹھے ہوئے دیگر ارالکین بھی عوام کے منتخب نمائندے ہیں۔ اس لئے جناب والا! آپ سے التجاکرتی ہوں کہ اس الیوان میں چوری انصاف کرنے والا ہے۔ آپ انصاف سے فیصلہ فرمائیں کہ اس معزز اسمبلی میں ذاتی نعمت کی کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ یہاں غیر پاریانی الفاظ استعمال نہیں ہو سکتے۔ اس معزز اسمبلی میں کوئی ذاتی نعمت کی بات نہیں ہو سکتی۔ جناب والا! آپ کا کام انصاف فراہم کرنا ہے درہ عوام کے منتخب نمائندوں کو کون تخطیط دے گا۔

جناب اسپیکر! یہ ایک معزز الیوان ہے۔ کوئی پبلک حلبہ نہیں بلکہ آئینی ادارہ ہے۔ اس کے اپنے قواعد و منوابیط ہیں۔ جن کے تحت یہ اسمبلی کام کرتی ہے: سالن الامم تراشی اور غیر پاریانی الفاظ استعمال کرنا..... آپ ہر باری فرماؤ کرو اسے آف پر سمجھو کو ملاحظہ فرمائیں۔

وزیر اعلیٰ: زپوائنسٹ آف آرڈر، جناب اسپیکر! محترم استحقاق پیش کرنے کا خوط لیقہ ہوتا ہے۔ اس کے تحت ایک میر کے لئے مفرودی ہوتا ہے کہ وہ بتا جو ک قواعد و انصباط کار کے خلاف ان کا کون سا استحقاق مجرور ہوا ہے۔ پیش ہو جانے کے بعد محترم استحقاق الیوان کی ملکیت یہ جاتی ہے۔ آپ یہ فیصلہ کرنا آپ کا کام ہ کہ آیا محترمہ کا استحقاق مجرور ہوا ہے یا نہیں۔ جس طرح وہ شریک فزار ہی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ابھی یہ فیصلہ ہونا باقی ہے۔ آیا یہ محترم استحقاق کے ذرہ میں آتی ہے یا نہیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اسکی وضاحت کر دوں کہ آیا مذکورہ محترم استحقاق تقاضے کے مطابق یہ یا نہیں۔

مسٹر اسپیکر: رولنڈ ہن پر دیجیر کے دولا ۸۵۰ کے تحت محترم استحقاق پیش کرنے والارکن اپنی محترم کے بارے میں مختصر بیان دے سکتا ہے۔ اسکے بعد جواب دیا جاتا ہے۔ باضابطہ بے ضابطہ قرار دینا بعد کی بات ہے۔

وزیر اعلیٰ: جناب والا! چونکہ یہ ایک نازک معاملہ ہے۔ ایک دوسرے کا اخراج کرنا ہمارا فرض ہے۔ اس مuzzalion کو مزید بدفرگی سے بچانے کیلئے میں اپنی معزز بین سے عرض کروں گا۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو.....

منزفضیلہ عالیاتی: جناب اسپیکر! ابھی آپ نے رونگ دے دیا ہے۔ میں نے تحریک اسحقاق پیش کی ہے۔ اب میں نے جو بیان دینا ہے۔ اس بیان میں دون لی خباب والا! وزیر مصوفہ نے یہ سے خلاف جو الزامات لگائے۔ یعنی اسی لاکھ روپیے کے ذاتی استعمال کی بابت، پاپولیٹ پلانگ کی گاڑی اس تعالیٰ کرنے اور یہ کہ میں شرپنڈ گروپ کی لیڈر ہوں۔ کیا آپ اس کی نشانہ ہی کریں گے اور حکومت ثابت کرنے کی کوہ کوں اگر دیکھ بھے۔ جس کی میں لیڈر ہوں۔

جنابت والا! آج کے اخبار میں وزیر داخلہ اسلام خاک نے کہا ہے کہ ملک میں جو تحریکیں کارروائی ہو رہی ہے۔ اس کے پیچے کسی سیاست دان یا سیاسی پارٹی کا ہاتھ نہیں ہے۔ میں تو عرض کروں گی کہ اس الزام کی تحقیقات ہونی چاہیئے اور میں اس کے لئے تیار ہوں۔

منزفضیلہ عالیاتی: آپ ذرا مختصر کریں؟

منزفضیلہ عالیاتی: جناب اسپیکر! آپ کو چاہیئے کہ اگر آپ نے پریمیئر کمیٹی تشکیل دیا ہے۔ تو میر باذ فماکر اس تحریک اسحقاق کو اس کے حوالے کر دیں تاکہ کمیٹی اس کی تحقیقات کر سکے کہ جو تباہیں یہ سے متعلق کی گئی ہیں۔ آیا کمیٹی ان کو ثابت کر سکتی ہے۔

جناب اسپیکر! آپ اس آئینی اسٹیبلی کے اسپیکر ہیں۔ اور میں اسید کرتی ہوں کہ آپ اپر غیر جانبدار نہ فنصد دیں گے۔ ایک ایسا فضلہ جو مختلف پر منسق ہو۔ جیسا کہ

تو اعداء النضباط کا درمیں دیا گیا ہے کہ ذاتی نزعیت کے الزام یہاں نہیں عائد کر سکتا۔ اس حقیقت کے باوجود کچھ اجلاس ہو رہا ہے اور اس پر اظہار خیال لیا جاسکتا ہے۔ میں آپ سے استدعا کر دوں گی اس کا تذارک کیا جائے اور ایوان کے آداب کا خیال رکھا جائے۔ راسما موقع پر وزیر تعلیم مس پری گل آغا پکھڑ کہنے کے لئے مکھڑی ہوئیں ہے

مہر اسپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ آپ کو موقع دیا جائے گا۔ کم از کم ایلان
کے دقار کا تو خیال رکھیں۔

مسنٹر فضیلہ عالیانی :- جناب والا! آج اگر میرے ساتھ ہے تو اسے تو کل کسی اور رکن کے ساتھ بھی ہلا سکتا ہے۔ کسی رکن اسمبلی کی ذات کے بارے میں

مسٹر اسکرپچر : اب آپ تشریف رکھیں ہم آپ کی بات سمجھ گئے ہیں
آپ نے وضاحت کر دی ہے۔

وزیر اعلیٰ: جناب اسپیکر! اس سلسلے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں جناب والا! یہ تحریک استحقاق جو پیش کیگئی ہے آیا یہ ضابط کے مطابق بھی ہے۔ اس سلسلے کا اس کے بھی کچھ بنیادی اصول ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ تحریک استحقاق برائے استحقاق اپنی افادت حکومتیا ہے۔ ایوان میں بجٹ پیش ہوا ہے۔ اس پر بہت کچھ کہا جاسکتا ہے اس کا دائرہ بہت دیکھ ہے تا پ بجٹ کو کوڑہ میں بند نہیں کر سکتے۔ اگر آپ مقرر الائکن اور خرچ مرک کی تقریبی روں کو ملاحظہ فرمائیں جو نکات انہوں نے اٹھائے ہیں۔ ان کے بہت پہلو ہیں۔ اس میں ذاتی تنقید بھی ہوتی ہے۔ اس پر تبصرہ بھی ہوتا ہے۔ اس میں اونکامیں کی خدمت میں عرض کروں گا۔ سیاست پھولوں کی سیکھ پیش یہ بخشش کا نظر

کی سمجھ رہی ہے۔ اس میں اجھی باتوں کو بھی برداشت کرنا پڑتا ہے۔ برخی باتوں کو بھی
برداشت کرنا پڑتا ہے۔

جناب والا! امیری بہن کے بیانات جواہروں نے پڑھی اور اسلام آباد میں دیے
ہیں اور جن سرخیوں میں اخبارات میں آئے ہیں۔ اگر آپ ان الزامات پر غور کریں تو
اس میں بہت سے میران اور حکومت کا استحقاق بھی مجرد ہوا ہے۔ لیکن چونکہ یہ
سیاست ہے اور سیاست میں آزادی ہوتی ہے اور اس کے تحت جو بھروسی یہی
کوئی کرنا چاہیے۔ کر سکتا ہے۔

جناب والا! میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم ابھی تک
اس مقام پر نہیں پہنچے۔ جس پر ہمیں ہونا چاہیئے تھا۔ اس سلسلے میں میں آپ کو لیکھتا
دنیا چاہتا ہوں۔ ایک تاضی تھا، جس کی عدالت میں

مسٹر فضیلہ عالیانی: جناب والا! کیا وہ اس تحریک استحقاق پر تقریر کر سکتے
ہیں؟ یا پہلے آپ اسے باضابطہ یا خلاف ضابطہ قرار دین گے؟

وزیر اعلیٰ: جناب اپنے کو اسی اس بارے میں وضاحت کر دیتا ہوں کہ اس سے
قبل کہ وزیر تعلیم اپنی تقریر کریں میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تحریک استحقاق ضابطے کے
مطابق نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ بحث احلاس ہے۔ اس میں ہر قسم کی تقریب
ہوتی ہیں۔ اگر آپ بحث کی ہر تقریر پر تحریک استحقاق لا میں تو

مسٹر اسپیکر: جام صاحب اکیا آپ نے قواعد و انضباط کا کافی عددہ نہیں
پڑھا ہے؟

وزیر اعلیٰ: جی ہاں ایں نے پڑھا ہے۔ میں نے تمام چیزوں کو پڑھا ہے۔

مسٹر اسپیکر: اس میں یہ ہے کہ کوئی رکن کسی دوسرے رکن وزیر یا سرکاری عہدیدار کے خلاف کسی قسم کے ذاتی الزام عائد نہیں کر سکتا۔ مساواتے جو اسیلی میں زیر عنوان معاطلے سے متعلق ہو۔ اور ایسے کوئی الفاظ نہیں کہے کا جو غیر مناسب یا کوئی آمیز یا غیر پاریگانی ہو۔ مرتباً دل آزار کلمات کہے۔

وزیر اعلیٰ: جناب والا بھی تو اس وقت ممکن تھا کہ جب معزز وزیر تقریر کر رہی تھیں۔ یہ اس وقت پوائنٹ آڈٹ لیا جاتا اور اس وقت معزز رکن کو اسیلی میں حاضر ہونا چاہیئے تھا۔ اگر وہ صحیتی ہیں کہ ان پر کوئی ذاتی الزام لگایا جا رہا ہے یا کوئی ایسی بات ہوئی ہے تو یہ فرض تو اس وقت عامل ہوتا تھا۔ یا کوئی عمر آپ کو پوائنٹ آڈٹ کرتے تو جناب اسپیکر اس وقت آپ کے اختیار میں تھا کہ اگر آپ سمجھتے کہ کوئی بات ضابطہ کے مطابق نہیں یا کسی میرنسے کسی دوسرے میرنے کی دل آزاری کی ہے۔ یا اس پر ذاتی الزام عائد کئے ہیں۔

آغا عبد الطاہر: جناب اسپیکر! اس وقت فالنس منظر ہالیوں مری احمد نے کہا تھا اور شاید وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی سنا ہو کہ اس وقت بھلی نہیں تھی۔

وزیر اعلیٰ: جناب والا! یہ ضروری نہیں ہے کہ بھلی ہو۔ قانون میں کہیں بھی نہیں لکھا اور قواعد انصباط کار میں جیسی کسی حیلہ درج نہیں کہ بھلی ہو تو کہروائی پر بھلی ضروری نہیں۔ اگر کسی بات پر دل آزاری کی گئی ہو۔ یہ اس وقت پوائنٹ آڈٹ کرنے کی بات تھی۔ اس وقت اس کا نشانہ بھی کی جاتی۔ اور کیتھیت اسپیکر اگر یہ سمجھتے کہ کسی رکن اسیلی کا استحقاق مفروح ہوا ہے تو آپ اس کو کارروائی سے حذف لیجی کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ میں ایک چھوٹی سی وضاحت کر دیا چاہتا ہوں۔ ہم اس مقام پر نہیں پہنچتے ہیں۔ جیسا کہ میں پہلے کہہ رہا تھا کہ ایک قاضی کے پاس ایک سائل آیا تو انہوں

نے فوری طور پر جلتا ہوا دیا بھادرا۔ سائل نے ان سے دریافت کی کہ آپ نے دیا
کیوں بھادرا۔ فاضلی صاحب نے جواب میں فرمایا۔ چونکہ آپ ذاتی کام کے لئے آئے
ہیں۔ اس لئے میں نے دیا بھادرا ہے۔ کیونکہ اس دلیل میں بیت المال کا تبلیغ رمل
ہے۔ اگر ہم ان تمام باتوں کو دیکھیں تو ہم اس منزل پر ہمیں پہنچے ہیں کہ اتنی تیز تر سکھیں
کہیں سرکار کا یہ غیر سرکاری ہے یا ذاتی ہے۔

جباب والا میں اس شیر عرض کر دیا ہوں کہ بھٹ میں کوئی ذاتی خیز نہیں آتی
اور اس کے ساتھ میں یہ بھی نہیں سمجھتا کہ وزیر موصوفہ کا اشارہ خدا الخواستہ ان کی طرف تھا
ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ میں چاہتا ہوں کہ اس ایوان میں اچھی خصا اور سازگار ماحول ہو یاں
پر ہم سب ایک ہیں۔ ہماری عزت، ہمارا احترام اور وقار ایک ہے ہمارا کام اور مقصد ایک
ہے۔ مجھے امید ہے کہ ہمارے موزعہ ارکین کا اور ہم سب کا فرض ہے کہ اس ایوان میں اچھی
روایات قائم کریں جس کا اندر باہر بھی بہت اچھا ہو۔ مجھے امید ہے کہ اس بات کو زیادہ نہیں
اچھا لاجائے گا۔ اور یہ دونوں یہ تین بانہ نکل کر ایس میں بغلگیر ہوں گی۔ ایسی باتیں ہوتی رہتی
ہیں۔ ایک طاقت میں رکھئے ہوئے دوسریں آپس میں سکھ لاجائتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ وہ اس بات
کا خیال کریں گی کہ اس مذکونے سے کہیں برتن نڈوٹ جائیں گے۔

جباب والا میں یہ کہوں گا کہ اگر کسی بات سے مجرم صاحب کا دل مجروم ہوا ہے تو میں اپنی
طرف سے اور تمام موزعہ ارکین کی طرف سے ان سے معافی مانگتا ہوں (تایاں) ایسی بات اندھو
نہیں ہوگی۔ مجھے امید ہے کہ اس موزعہ ایوان کے وقار کو بلند رکھتے ہوئے اس منسلک کو زیادہ
ہوا ایسی روی جائے گا۔

مسٹر اسپیکر: جام صاحب کی اس دضاحت اور یقین دہانی کے بعد موزعہ
صاحبہ کی تسلی ہوئی ہے؟

مسٹر خضیلہ عالیانی: جب جام صاحب میر سے بزرگ ہیں اور اس ہاؤس کے

لیڈر ہیں اور اس کے ساتھ پرانے پارٹیمیں بھی ہیں۔ ان کی ہربات جواہزوں نے رول سے متعلق یہاں کہا ہے۔ اور اب ہماری مجبوریا یہ ہے کہ ہم اقلیت میں ہیں میں کچھ کر جی نہیں سکتی ہوں۔ میں ان کا احترام کرتی ہوں۔ تاہم میں یہ چاہوں گی کہ اگر ان کی ہدایاں پر میرے سلسلے میں باقی ہیں۔ رہہ ان کی تردید کر دیں۔ کیونکہ میرے پاس ابھر لاکھ روپیے کار بیکار ڈموجو دیسے ہے۔ جو پاپک منٹ کے اندر دفتر سے لایا جا سکتا ہے۔ ڈائریکٹ جیزیل اور منسٹر بھی موجود ہیں۔

مسٹر اسپیکر! (مس پر ہی گل سے مخاطب ہوتے ہوئے) تشریف رکھیں ہاؤس کے ڈیکورم کا خیال رکھیں۔ میں کب تک برداشت کرتا رہوں؟

مس پر ہی گل آغا: جناب والا! میں آپ کو تباہی چلوں کر میں نے اس بحث کے دوران کوئی بات نہیں کی اور اس وقت خاتون اسمبلی سے چلی گئی تھیں

مسٹر اسپیکر: کیا آپ نے ان کا نام لیا تھا؟

مس پر ہی گل آغا: جناب والا! میں آپ کو تباہی کرنے کی میں جو بات کرتی ہوں، اس بات کو کبھی روشنی کرتی

Chief Minister. Mr. Speaker Sir, I will humbly request you and the Honourable Minister that we should close this chapter now.
As I said, I will go into it, I will look into it.

Mrs. Fazila Aliani Will you refer it to the Privilige Committee according to Rules of Procedure Sir ? Because that is the way under which the House works. I mean it is not only my privilige but it is the privilige of the House as well, and you have formed your Privilige Committee. I it is matter of procedure.

Chief Minister. Sir, it is not the question that it should be referred to the Privilige Committee or not. This is the speech which has been delivered on the floor of the House and I think that it should not be defined as Privilige Motion.

مسٹر اسپیکر : مس پری گل آپ ایوان کے سامنے پھر وہی بتائیں کہ رہی ہیں۔

مس پری گل آغا : میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں (مدائلیں)

مسٹر اسپیکر : آپ بیٹھ جائیں بہت ہو چکا ہے میں اپنی رونق دیتا ہوں۔

مس پری گل آغا : اگر ہم بولنے کا حق نہیں دیا جاتا۔ تو ہمارا یہاں بیٹھنے کا فائدہ کیا ہے؟

مسٹر اسپیکر : ایسا نہیں ہے کہ ہر ایک اپنی سے جو چاہے بولتا جائے۔

مس پری گل آغا : جناب اسپیکر! انہوں نے تحریک استحقاق پیش کی ہے میں

اسکے بارے میں کچھ تو کہوں۔ میں بھی ہار نہیں، مان سکتی۔ لیکن تم۔ میں جو کچھ بولتا ہوں پورے ایوان
کے سامنے بولتا ہوں۔ میں اپنی پبلیٹی یا یہ کچھ نہیں بولتا۔ مجھے جھوٹی پبلیٹی نہیں چاہئیے اور ۲۰
مجھے اس کی حضورت ہے۔ میں نے صرف یہ لہاڑا کر اپنے صوبے میں کام کرو۔ اپنے صوبے
کی فلاح دلہیود کے لئے کام کرو۔ میں نے پہچانت ایک ایسا لے جو کچھ ہاتھ میں اس کو بالفل
مانتی ہوں۔ میں ہار نہیں مانتی۔

آغا عبد القادر: جناب اسپیکر! مجھ تواپ کی اسپیکر شیپ پر رحم آتا ہے اپنے
ہیں کہ بیٹھیں۔ لیکن کوئی رکن آپ کی بات نہیں مانتا۔ یہ کیا آداب ہیں۔ اسمبلی کے یہ

مس پری گل آغا: مسٹر ڈپٹی اسپیکر کو چاہئے کہ وہ کم بولیں۔ لیکن اسپیکر
صاحب موجود ہیں۔

مسٹر اسپیکر: مس پری گل! آپ بیٹھیں۔ آپ کو اسمبلی کے وقار کا خیال رکھنا چاہیے
اگر آپ کو بولنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ
مس پری گل آغا! آپ نے ان کا نام لیتے ہوئے یہ باتیں کی تھیں یا نام لئے بغیر آپ
اس کی وفاحت کریں۔

مس پری گل آغا: جناب والا! بات یہ ہے کہ خاتون اسمبلی سے چلنا کی تھیں
اور ان کو بیٹھا چاہئے تھا۔ جب اس نے اپنی تقدیر کی۔ ہم نے اسے تنفس سنا۔
جناب والا! مجھے بھما کچھ بولنے کا موقع دیا جائے۔ ہم نے صبر کیا۔ انہوں نے دلخیز
تقدیر میں لگائے۔ اس کے باوجود میں کھیتی ایک ایم پی لے بول رہی ہوں۔ اس وقت
میں وزیر کی حیثیت سے ہیں بول رہی ہوں۔ آخر مجھے بھی حق ہے اپنے لوگوں کے لئے
بولنا۔ انہوں نے اپنی تقدیر میں جو کچھ بیان کیا میں نے سننا۔ ظاہر ہے میں بھما خاتون ہوں

مجھے بھی پوچھنے کا حق ہے۔ اپنے لوگوں کے لئے بونا ٹھیک ہے۔ خاتون چلی گئی تھیں۔
جناب والا! جب یہ بول سکتی ہیں کہ پرائمری سکول یا مادل کو بند کیا جائے۔ ان پر زیادہ
تجربہ نہ دی جائے۔ اس کی تقریر کو میں نے پوری توجہ سے سن حالانکہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ
پرائیوریٹ سکول بہت زیادہ فیسیں لیتے ہیں۔ میں نے ان کی خدمت میں تھوڑا سا عرض کیا ہے
انہوں نے پاپو لیشن پلاننگ کی گاڑی کا ذکر کیا ٹھیک ہے۔ پاپو لیشن کی گاڑی ایک تنظیم کی گاڑی
ہے۔ جو مز فنیدہ غالیانی کے ساتھ ہے۔ جوان کی صدر ہیں۔

وزیر اعلیٰ: رانگریزی میں) جناب اسپیکر! میں اس معزز الیوان میں گزارش کرتا ہوں اور
ہم مل بیٹھ کر اس کا فیصلہ کریں گے..... ہم اس پر بات کریں گے.....

مسٹر اسپیکر: میں اس خرچ کی استحقاق کو قواعد و انصباط کار کے تحت باخاطہ
قرار دیتا ہوں اور اسے استحقاق کیجیئے کے پرد کرتا ہوں۔ بعد میں آپ مشورہ کریں۔

بجٹ پر عام بحث

مسٹر اسپیکر: محل بھلی چلے جانے کی وجہ سے تقاریر نہیں ہو سکتی تھیں۔ میں پریگل
آغا صاحب تقریر کر رہا تھا۔ آج وہ اپنی نامکمل تقریر دوبارہ شروع کریں۔ اور سب، میران
وقت کا خیال رکھنے والے تقریر فرمائیں۔ کیونکہ اس کے بعد وزیر خزانہ اور وزیر اعلیٰ صاحب
نے جو تقریر کرنا چاہئے۔

مس پچھی گل آغا (وزیر تعلیم)

جناب اسپیکر محمد ورخان صاحب! جناب جامیر غلام قادر صاحب وزیر اعلیٰ پنجاب
جناب وزیر احترام ادا کیمنا اسمبلی السلام علیکم۔ سب سے پہلے تو میں بجٹ

کے متعلق کچھ لہذا چاہتی ہوں۔ ولیسے تو آپ نے بجٹ کے متعلق بہت سی تقریبیں سنی ہوں گی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ بلوچستان کا بجٹ ۱۹۸۴-۱۹۸۵ء ایک ریکارڈ بجٹ ہے۔ جو اس سے پہلے آج تک نہیں پیش کیا گیا۔ جناب اسپیکر! اس کے لئے میں صوبہ کے وزیر اعلیٰ جناب جام میر غلام قادر صاحب، وزیر خزانہ ہمایوں مری اور سپیکر ٹھی خزانہ جناب عطاء جعفر صاحب کو مبارک باد پیش کرتی ہوں۔

جناب والا! میں اپنے مکمل تعلیم کے بارے میں پھر بتانا چاہتی ہوں۔ اس دفعہ جام
میر غلام قادر صاحب وزیر اعلیٰ صاحب نے جو ہمارے مکمل تعلیم کیلئے خصوصی رقم رکھی ہے اس
کی تفضیل پیش کرنا چاہتی ہوں۔

خیاب اپنیکر! میں نہایت اختصار کے ساتھ بلوچستان میں تعلیمی ترقی کا جائزہ پیش کرتے ہوئے آئندہ ذیر علاوہ آئندے والے سماجی اور تعلیمی منصوبوں کا ذکر کروں گی۔ بلوچستان میں تعلیمی پیمانہ دگی کی وجوہات تو کئی ایک ہیں۔ میکن سرفہرست اس کی جغرافیائی صورت حالان رقبہ کی وسعت، آبی وسائل کی کمی، ذرا باغ و سل و رسائل کی کمیابی اور مخصوص قبائلی رسم و رواج ہیں۔

اع عبد الطاهر: جناب اپنیکرما اسپلی کے اندر کوئی نکھی ہوئی تغیریں پڑھنے لگتا

وزیر تعلیم : جناب والا اعلم کہ تعلیم کے یہ کچھ باآنسوں ہیں وہ میں بتا رہا ہوں۔ کون سیا سی تقریر تو نہیں کر رہا ہوں۔

مسٹر اسپیکر : آپ حرف لوت پڑھ سکتی ہیں۔ ساری تقریر نہیں پڑھ سکتیں

دزیرہ تعلیم :- خیاب میں صرف نوٹس پڑھ رہا ہوں۔ میرے ان پاؤنٹس میں سارے بلوجہستان کے متعلق ایک ایک پاؤنٹ درج ہے۔ اس میں ایک ایک سکول سے متعلق تفصیل درج ہے۔ لہذا میں ایک ایک چیز بتانا چاہتا ہوں۔

آغا عبدالظاہر : جناب اپسیکر! اگر اسمبلی کے یہ آداب ہیں۔ تو اللہ ہم اس اسمبلی کا حافظ ہے۔

وزیر تعلیم : ایسا کوئی بات نہیں میں حرف پر انسٹش دیکھ رہی ہوں۔

میر عبد الکریم لوزتیر والی : جناب والا! یہ اسمبلی کا بجٹ اجلاس ہے جان کو آپ سب کچھ بولنے کا موقع دیں۔

مسٹر اسپیکر : آپ پر انسٹش پڑھ لیں۔ ساری تکھی ہوئی تقریر نہ پڑھتا رہی۔

جام میر غلام قادر خان (وزیر اعلیٰ) : جناب اپسیکر! آپ اسمبلی کے قواعد دیکھیں۔ وزراء اور وزیر خزانہ اپنے حکم سے متعلق تقریر پڑھ سکتا ہے۔ وہ جب سرکاری اعداد و شمار دینا چاہے تو وہ پڑھ سکتا ہے۔ اور پر انسٹش بھی دیکھ سکتا ہے۔ بچھ افسوس ہوتا ہے کہ قہ احمد تو کوئی دیکھتا نہیں۔ مجھے اسید ہے کہ آپ قادر ہے کہ مطابق نیصدہ کوئی گے۔

مسٹر اسپیکر : جام صاحب! یہ رولز میں ہے کہ لکھ ہوا اسمبلی میں پڑھنی سکتا

آغا عبدالظاہر : جناب اسپیکر! رولز میں ہے کہ آپ پر انسٹش اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں۔ اور پوری تقریر نہیں پڑھ سکتے۔

مسٹر اسپیکر : اگر حکم سے متعلق کوئی ضروری معلومات ہوں اور ضروری تفصیلات ہوں تو وزیر صاحب پڑھ سکتا ہیں۔ میں پوری کل اپنی تقریر جاری رکھیں۔

وزیر تعلیم۔ ان سماجی اور اقتصادی مشکلات کے علاوہ شعبہ تعلیم میں تربیت یا فتنہ اساتذہ کی کمی، غیر مزود دن تربیتی پروگرام، نامناسب سہیات اور مالی و مالی کا خداں ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے۔

جناب اپنیکر! آبادی کی فعیت کو مد نظر رکھا جائے تو صوبے میں اس وقت پندرہ میں لکھ نفوس، تین لاکھ سینتالیس ہزار ایک سوا تھائی کلو میٹر رقبے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جو بے کی کل آبادی ہے اس زیور میں کوئی نسلوں اور سات ہزار تین سو اٹھائی چھوٹے بڑے دیہات پر مشتمل ہے۔ اتنے بڑے رقبے میں اس وقت تعلیمی اداروں کی تعداد اس طرح سے ہے۔

۱۷۹۰

۱۔ مساجد سکول

۲۔ ابتدائی مدارس

۳۱۰ (رُڑکوں کے لئے ۳۶۳۸ اور رُڑکیوں

کے لئے ۳۶۲)

۳۲۹ (رُڑکوں کے لئے ۳۶۵ رُڑکیوں کے

(۴۲

۳۔ مڈل سکول

۴۔ ہائی سکول

۵۔ انٹرمیڈیٹ کالج

۶۔ ڈگری کالج

۷۔ ٹیچر ٹریننگ کالج / سکول

۸۔ پولی ٹیکنک کالج

۹۔ ادارہ یارانے کالرس

۱۹۲ (۱۷۷ رُڑکوں کیلئے ۲۷ رُڑکیوں کیلئے)

۱۷۷ (۱۷۷ رُڑکوں کیلئے اور ۲۷ رُڑکیوں کیلئے)

۱۱ (ایک رُڑکیوں کے لئے)

۴

ان تمام تعلیمی اداروں میں طلباء کی کل تعداد تین لاکھ چھین ہزار چھوٹے سو بیالیس ہے جن میں سے تقریباً پاسٹھر ہزار طلباء اور دو لاکھ بانوے ہزار طلباء سکولوں میں ہیں۔ جبکہ آٹھ ہزار چھوٹے سو کالجیوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ فتنہ تعلیم کے اداروں میں چار سو اسی طلباء ہیں اور کوڑوں کے کرخن انسٹیٹیوٹ میں ۵۰۰ طلب علم ہیں۔

ہماری منتخب حکومت نے بچپنے سالا بچپن میں یہ حکمت عملی دفعہ کی تھی کہ شعبہ تعلیم کو

بہت زیادہ اہمیت دی جائے گی اور تعلیمی پہنچانگ کو جلد از جلد دو کیا جائے گا۔ تعلیمی پہنچانگ کو دور کرنے کے لئے جو مقاصد تیار کئے گئے تھے۔ ان کی تفصیل یوں ہے

- ۱۔ ابتدائی تعلیم اور تعلیم کا فروع
- ۲۔ ثانوی چھاتوں تک سائنس تعلیم کی ترویج
- ۳۔ فروع تعلیم کے ساتھ ساتھ معیاری تعلیم کا اضراام
- ۴۔ اعلیٰ تعلیم کے عام موقع
- ۵۔ فنی تعلیم میں مہارت
- ۶۔ زیر تربیت اس تذہ پر خصوصی توجہ
- ۷۔ تعلیم نسوان میں مکمل حد تک ترقی۔

ان مقاصد کے حصول کے لئے گذشتہ سالوں کی نسبت ۱۹۱۵ء - ۱۹۱۶ء میں منتخب حکومت نے ترقیاتی مد میں ۲۳۱ ملین روپے بینی تقریباً چودہ کروڑ روپے کا رقم مخصوص کی۔ غیر ترقیاتی مد میں تعلیمی بحث کا تخفین پہنچا لیا گیا کروڑ روپے کے لگ بھگ تھا۔ میں یہ غلط فہمی دور کرتی چلوں کہ بحث کی اصطلاح میں جو اخراجات غیر ترقیاتی مد میں کئے جاتے ہیں۔ وہ چونکہ اساتذہ کی تخلو اہوں اور دیگر صدری امور پر خرچ ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو اس اعتبار سے غیر ترقیاتی سمجھنا کہ اس سے عوارت تعمیر ہیں ہوتی ہیں۔ موزوں نہیں ہے۔ غیر ترقیاتی کا لفظ محسن بحث کی ایک اصطلاح ہے۔ درحقیقت یہ اخراجات بھی معاشرتی ہمیود کا لازمی حصہ ہیں کیونکہ اساتذہ ہی مختار قوم ہیں۔ اور ان کی فلاج و ہمیود کا خیال رکھنا ہمارا فرض ہے۔

گذشتہ سال کی نسبت اس سال ہم نے تعلیم کے ہر سطح پر فروع کیلئے لاکھ عمل بنایا جس سے صوبے کے لوگوں کو زیادہ فائدہ پہنچا گی۔ امسال سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت تعلیم کے ذیلیں ملات میں یہ رقم مختص کی گئی ہیں۔

- ۱۔ پرانٹر کی تعلیم کیلئے تین کروڑ سیسا میں لاکھ روپے
- ۲۔ ثانوی تعلیم کے لئے تین کروڑ تینیس لاکھ روپے
- ۳۔ کھیلوں کے لئے اٹھارہ لاکھ ساٹھی ہزار روپے

۱۔ کاریج کی تعلیم کے لئے ایک کروڑ انچاں لاکھ بائیس ہزار روپے
 ۲۔ فنا تعلیم کے لئے سو لاکھ روپے
 ۳۔ اساتذہ کی تعلیم کیلئے چورا نو سے لاکھ بارہ ہزار روپے
 ۴۔ صرف سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے تعلیم تقریباً دس کروڑ ہو گا، اما کین اس جملے کے
 ذریعے جو دن قوم تعلیمی اسکیحات پر خرچ ہوں گی۔ وہ چھتیس کروڑ یعنی تین سو سالہ میں روپے
 کام کام از کم بیس فیصد حصہ ہو گا۔ پ تمام اخراجات لوگوں کو پہنچنے کا صاف صاف یادی پہنچانے
 کا مد کے بعد سب سے زیادہ اخراجات والی ہے۔ اذارہ ہے کہ کل ترقیاتی بحث کا
 دس فیصد تعلیمی منصوبوں پر خرچ کیا جائے گا۔ غیر ترقیاتی بحث کے تخفیف کو ماکر تعلیم پر لکھ
 ترین کروڑ روپے کے اخراجات ہوں گے۔ جن سے چیدہ چیدہ حسب ذیل ہیں۔ جو
 پایہ تکمیل کو پہنچیں گے۔

- ۱۔ دو سو سو سو پرائمری مدارس کا اجراء۔
- ۲۔ چار سو مساجد سکول کا قیام۔
- ۳۔ پنجاں سو پرائمری مدارس کو مدل کا درجہ دینا۔
- ۴۔ پانچ سو سو پرائمری اساتذہ کی آسامیوں کی منظوری۔
- ۵۔ ستو سو جو نیز عربیک بھر کی آسامیوں کی منظوری۔
- ۶۔ بیس مدل سکولوں کو ہانی کا درجہ دینا۔
- ۷۔ چھتیس سو سب ڈویشنس ایجوکیشن آفیسرز کی آسامیاں۔
- ۸۔ بھتر پرائمری مدارس کے پر واٹیزرز کی آسامیاں۔
- ۹۔ دو مرحلوں میں ڈویشن کا سطح پر تعلیمی دفاتر کا قیام۔
- ۱۰۔ مختلف انتظامیوں اور ڈگری کالجوں پہنچا اساتذہ کی اضافی
 آسامیوں کی منظوری

گواہ ضلع میں لوگوں کے لئے اور ضلع خضدار میں روکیوں کیلئے نئے کالج، کا قیام، بھاگ
 کو ہو اور بارکھان کا بھی میں سائنس کے مضمون کی تدریس کا اہتمام۔ بھاگ اور خواران میں

طلباً کے لئے ہوشل کی تعمیر۔ پیر دن ملک ماہرین تعلیم کے تعاون سے طبیعتات، ریاضت اور کمپیوٹر کے مضمون میں اساتذہ کی تربیت کا انتظام۔ خصوصی طور پر پرنسپل کو تعلیم کے تعاون اور توسط سے

دو اساتذہ کی تربیت کے سکولوں کو ایمینیٹری کالج کا درج دینا۔

سولہ ماہرین مضمون براۓ تربیت اساتذہ کی آس میوں کی منظوری۔

علاوہ ازیں اضافی آسامیاں بطور لاٹریبرریں، ہکلر ڈرائیور، نائب فاحد مختلف اداروں گی ضروریات کے مطابق منظوری دینا۔

ان سیکھات کے علاوہ ۱۹۸۴-۸۷ کے تحت منظور کی گئی ہیں۔ عالمی بینک اور ایشیائی ترقیاتی بینک کی مدد سے سائلن ایجوکیشن پرو جیکٹ، پر امڑی ایجوکیشن پرو جیکٹ پر عملدرآمد ہے گا۔ وفاقی حکومت کی مدد سے انجینئرنگ کالج خضدار اور کینٹھ کالج مستونگ میں مکمل کٹھ جاری ہے ہیں۔ جن میں آئندہ سال تدریس کا پروگرام شروع ہو جائے گا۔

بوجہستان سائلن ایجوکیشن پرو جیکٹ کے منابوں پہلو یہ ہیں۔

۱۔ مڈل سکولوں میں سائلن کی تحریر ہو گا ہوں کی تعمیر۔

۲۔ چالیس ہائی سکولوں میں نئی سائلن کی تحریر ہو گا ہوں کی تعمیر۔

۳۔ تین سو سول مڈل سکولوں اور ہائی سکولوں کے مڈل سیکھنوں کو سائلن تدریس کٹھ کی فراہمی۔

۴۔ سائلن ایجوکیشن سسٹر کا قیام۔

۵۔ پہنچ سو چھاس سیٹھ مڈل سکول تحریر اور چار سو پچھسیں ہائی سکول سائلن تحریر ز کو سائلن کی تربیت دینا۔

۶۔ سائلن تحریر کو پیر دن ملک اعلیٰ تعلیم دلانا۔

۷۔ تحریر ٹریننگ ایوازوں میں سائلن کی تدریس کا سامان فراہم کرنا۔

یہ پرو جیکٹ ۱۹۹۶ تک جاری رہے گا۔ اسی طرح پر امڑی ایجوکیشن پرو جیکٹ پہنچ سو چھاس سیٹھ مڈل سکول تحریر اور سبیلہ تک محمد درستی۔ اس میں ضلع تربت

اور پھر آباد بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔ اس کے تحت پاٹری سکولوں کے لئے عمارت نئی ہویات، تعلیمی ساز و سامان نئے نگران کے پروگرام سے روشناس کرنا ہے تاکہ سکولوں سے اساتذہ کی غیر موجودگی کی شرح کم ہو جائے۔

طلباً کا ہبود سیدھاً ارکین صوبائی اسکلی کے فنڈز سے دیہی تعلیم پر زور دیا جائے ہے دیہی تعلیمی ترقی کے لئے اسٹھ لاکھ روپے کی رقم سے پاٹری مدارس کے بچوں کو مفت درس کا تدبیز فراہم کی جائے ہیں۔ اسی لاکھ روپے سے سکولوں میں فرنچیز یعنی ڈیک اور بیچ ہمیا کے جاری ہے ہیں اور تقریباً پانچ ہزار ڈیک اور بیچ ہمیا کے جا چکے ہیں اور مزید آٹھ ہزار ڈیک آئندہ دو ماہ تک باقی سکولوں میں پیچا دیئے جائیں گے پاٹری کے بچوں کے لئے صرف اس سال بیس لاکھ روپے کے طائف سکولوں کو دیئے جائے ہیں۔ (مداخلت) جانب والا جب کوئی تقریر ہو رہی ہو۔ اس کے درمیان مداخلت نہیں ہونی چاہیے جب تقریر میں مداخلت ہوئی تو کوئی کیسے تقریر کر سکتا ہے؟ آپ نے خود حقوقی دیہی پہلے کہا تھا کہ جب کوئی تقریر ہو رہی ہو تو اس میں مداخلت نہ کی جائے۔ یہ اچھی مات نہیں ہے دیکھیں انہوں نے میری تقریر کو درہم برہم کر دیا ہے۔

مہر طاری پیکر :- آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

وزیر تعلیم :- اگر یہ مداخلت ہوتی رہے تو کیسے میں تقریر متردعاً رکھ سکتی ہوں۔ آپ دیگر مجرمان کو بھی روکیں کہ تقریر کے اندر مداخلت نہ کریں۔

مہر طاری پیکر :- دیگر مجرمان کو بھی بولنے کا حق ہے۔ پاؤنٹ اف آرڈر پیش کر سکتے ہیں آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔ آپ اپنی تقریر مختصر کریں۔ بہت سے ارکان سنلوں نے ہملا آپ تقریر کے بولیں۔

وزیر تعلیم :- آپ دیکھیں آپ کہتے ہیں کہ ایجوکیشن بلوجٹس کا پہلا مسئلہ ہے اور

آپ ہماری باتوں کو مخدر سے نہیں منیں گے تو اس کے مسائل حل نہیں کریں گے تو کیسے ہو گا
بہت دھک کی بات ہے۔

وزیر اسچیکر :- آپ ذرا مختصر تقریر کریں۔

وزیر تعلیم :- آپ اگر سننا پسند نہیں کریں گے تو میں پر لیسا کافر نہ کروں گی اس
میں تبادلہ کی ہے۔ میرے حوالی بیٹھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں زندگی دے

وزیر اسچیکر :- آپ اصلی کے ذقار کا خیال کریں۔ جمیلوں کی فکر بعد میں کریں۔

وزیر تعلیم :- ٹھیک ہے شکریہ۔

میر محمد علی رہندر
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

معزز اسچیکر و نمائندگان ایوان۔ السلام علیکم۔ میں جناب وزیر اعلیٰ اور فائز نظر
کو بھٹ برائے سال ۱۹۸۶-۸۷۔ کامیابی سے پیش کرنے پر مبارکباد کا مستحق سمجھتا ہوں۔ اس بھٹ
میں حکومت بلوچستان کے کم ترقی یافتہ علاقوں کیلئے جو فدائی مہیا کئے ہیں اس سے ان علاقوں
کو ترقی دے کر دوسرا سے ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لاایا جاسکتا ہے۔ جس سے لوگوں میں ایک
عقلی انقلاب برپا ہو گا۔

جناب والا! میں اپنی چند گزارشات پیش کرنا چاہوں گا۔

۱۔ میں یہ بات معزز ایوان اصلی کی توجہ میں لانا چاہتا ہوں کہ ضلع تربت کی آبادی تین
خلعوں کے برابر ہے۔ اس آبادی کے پیش نظر یہاں ایک اور ضلع بنانا چاہیے۔ لہذا
اس سے ضلع کیلئے منظوری دی جائے۔

۲۔ جناب والا! میں معزز ایوان کی توجہ مند ایڈ پورٹ کی جانب دلانا چاہتا ہوں۔ مند میں

ایئر پورٹ کا سر دسے ۱۹۸۲ء میں کیا گیا تھا۔ جس کے لئے میں نے مفت زمین طی ہیا کی تھی۔ وزیر اعلیٰ اور مقرر ایوان سے درخواست ہے کہ اس مسئلے کے لئے وفاقی حکومت پر زور دیا جائے کہ اسکے ایئر پورٹ کو حلہ از خلد تعمیر کروں۔

۳۔ خاب والا! مند سے کراچی روڈ کو ہائی وے کی تحویل میں دیا جائے۔ تاکہ وہ اس کو پختہ کر کے عوام کو بینادھی سہولتیں فراہم کرے۔

جناب والا! میرانی ڈیم پرکٹسے ہم عرصہ دراز سے سنتے آ رہے ہیں کہ دنیا قیامت کے
تعادن اور بیداری الہام سے یہاں پر اس ڈیم کو مکمل کرنا چاہتے ہیں۔ مگر تا حال اس پر
عملدرآمد نہیں ہوا ہے۔ میں جناب وزیر اعلیٰ اور مخزی ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ
اس پر جبلہ از جبلہ کام شروع کروایا جائے۔ اس کے ساتھ میں آپ کا زیارت و وقت نہیں لین
چاہتا ہوں۔

جناب والا! میں دوبارہ خباب وزیر اعلیٰ اور فرانس منستر کو اچھا بحث پیش کرنے پر مبارکہ دی پیش کرتا ہوں۔

مطابق

— اب حاجی ملک محمد یوسف پیر علیزی دزیر حج دا قاف اینی تقریز وانی

حاجی علک محمد یوسف پیر علیزی

خاب اپنیک! ذریاعلیٰ جام میر غلام قادر صاحب امצע زد زر ادا را کین اس بیلی السلام و علیک بمحض سے پہنچ میں عرض کروں گا۔ اور جیسا کہ اپنیک صاحب نے فرمایا ہے کہ وقت کی کمی کی وجہ سے کم بولنا ہے۔ تو میں عرض کرتا ہوں کہ بمحض کا مسئلہ صرف معاملہ خانہ نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک سیاسی مسئلہ بھی ہے۔ یہ حکومت اگر اچھا بحث پیش کر سے گی تو معاملہ اور سیاسی طور پر استحکام ہو گا۔ اور جو اس کے خلاف بحث پیش کرے گا، اسے سیاسی نقضان پہنچی گا اور عوام اس کے خلاف ہو گی۔ میں عرض کروں گا لکھ ہر جبر کی بھی مد پر بول سکتا ہے۔ یہ کوئی حزور سی نہیں ہے کہ اس بیلی کے موجودہ احوال میں ہی اسے ختم کیا جائے۔ بلکہ اس اس بیلی کے احلاں کو بڑھایا جا سکتا ہے اور یہ اس بیلی

جاری کارہنا چاہئیے میں گزارش کروں گا کو جو حال یہ بھیت نہیں ہے۔ اس بھیت کو عوامی نمائندوں نے صوبائی کمیٹی کی منظوری حاصل کرنے کے بعد پیش کیا ہے۔ اس کے لئے لوگوں نے کافی محنت کی ہے۔ میں اس پر جام صاحب وزیر اعلیٰ صاحب کو وزیر خزانہ کو مبارک بار پیش کرتا ہوں، وہ اس کے ستحق ہیں۔

خوب والا! میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ اس بھیت میں ترقیاتی پروگرام کیلئے کافی رقم رکھی گئی ہے۔ اور اس میں عوام کے مخاذ کو مذکور رکھا گیا ہے۔ اور کوئی نیا ٹیکس فائرنگ نہیں کیا گیا ہے۔ اور جہاں تک تعلیم کا سوال ہے۔ ہمارے وزیر اعظم کے پروگرام کے تحت تعلیم کو ادالتی دعائی گئی ہے۔ ہماری بھی خواہش ہے کہ تعلیم کو یوچستان میں اولیت دی جائے۔ اس سلسلے میں میں نے کچھ سال بھی بھیت تقریب میں عرض کیا تھا کہ رضاب تعلیم صحیح نہیں ہے اور آپ دیکھو رہے ہیں کہ ہمارے بچے کتابوں کا پنڈہ اٹھا نے پھرستے ہیں۔ اس صورت حال میں جیکہ بچے یہ پنڈہ اٹھا نہیں سکتا تو وہ تیار کیا کرے گا۔ ہمارے زمانے میں پرانی طرزی سطح پر انگریزی کی تعلیم نہیں ہوتی تھی۔ جغرافیہ اور سائنس کے مضامین نہیں ہوتے تھے۔ یہ پرانی طرزی کے بعد میں ہوتے تھے۔ پاکستان بننے سے قبل رضاب تعلیم بہت آسان تھا۔ اور ہر کچھ اس کی آسانی سے تیار کر سکتا تھا جیکہ آپ یہ سارے مضامین اپنے ہی سے پڑھائے جائے ہیں۔ اب جب بچہ اپنے ٹالم ٹیبل کو سیٹ ہیں کہ سکتا تو اسے کیا پڑھتا ہے، میں آپ کے توسط سے اس ایوان سے خوب و زیر اعلیٰ سے گزارش کروں گا کہ یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔ آپ اس کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دیں۔ تاکہ اس تعلیم کو آسان بنایا جائے۔ اور صحیح محسنوں میں ایک ایسا طریقہ رائج کیا جائے تاکہ یہ طریقہ صحیح طور پر پڑھ سکیں۔ ہمارے زمانے میں جب امتحان ہو جاتا تھا۔ ہم سے کچھ کلاسوں کے بڑے کے تباہی مانگا کرتے تھے کہ پاس ہونے کے بعد اپنی کتابیں ہمیں دے دینا اور اس کے لئے احرار کرتے تھے۔ یعنی ہر سال رضاب تعلیم تبدیل نہیں ہوا کرتا تھا۔ اب تو رضاب تعلیم کو بڑیں بنا دیا گیا ہے۔ اور اگر یہ نہیں تو ہم اس کا ثبوت فراہم کریں گے۔ کیونکہ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ایکسا یہ پائے کی حیثیت سے اسے صحیح ثابت کریں گے۔ رضاب تعلیم میں ہر دو سال کے بعد ہر دو تبدیل نہیں ہونا چاہئے۔ اس میں یہ ہو گا کہ ہمارے جیسے غریب صوبے

کے لئے پچاس فی صد بیجت ہو گی
جناب اسپیکر! میری اگلی گزارش یہ ہے کہ جیسا کہ پہلے بھی میں نے عرض کیا تھا اور
اب بھی عرض کر رہا ہوں کہ شہر اور کنٹونمنٹ میں رہنے والے لوگ آئیں جائی ہیں
ہم کبھی بھی انہیں نظر انداز نہیں کر سکتے۔ لیکن ہمارا دیجی علاقہ تعلیمی امانت سے بہت پیمانہ سے
اور بیجت کا زیادہ حصہ آپ دیجی علاقہ پر خرچ کریں۔ کیونکہ شہر کا اور جھاؤنی کے علاقوں کے
علاقوں کیلئے دیگر مدد سے مجاہدمتی ہے اور ہر وقت ان کو سہولت میرسر ہے مراحت
ان کو حاصل ہیں۔ ہمارے دیباوں میں یہ ہے کہ اس کرمی کے موسم میں ہمارے پچھے گئی اور
وصوہ میں بیٹھے ہیں۔ جبکہ آپ پچھے اور اپر کنڈویں کے ساتھ گزارہ نہیں کر سکتے۔ کتنے
افسوس کی بات ہے دہان ان کے لئے سکولوں میں کوئی چحت میرنی ہے۔ اگر آپ اس
کا ثبوت چاہتے ہیں۔ تو آپ اس کیلئے ایک ٹیم مقرر کریں اور اس میں مجھے بھی رکھیں میں
اس کا ثبوت فراہم کروں گا۔ لہذا میری گزارش ہے کہ دیجی علاقوں میں تعلیم کی زیادہ سہولتیں
فرایم کریں۔

جناب والا! گزارش یہ ہے جیسا کہ کینٹونمنٹ میں فیصلہ کیا گیا ہے اور انشاء اللہ اس پر
عمل بھی ہو گا۔ کہ اساتذہ کو جو مراحت شہری علاقوں میں حاصل ہیں۔ وہ دیجی علاقوں میں
بھی ملیا کریں۔ تاکہ اساتذہ باہر جا سکیں۔ بلکہ ان کی مراحت تو شہر والوں سے زیادہ ہوئی
چاہئیے۔ کیونکہ اساتذہ دیبات میں اس لئے نہیں جانا چاہئے کہ ان کو دہان وہ مراحت کوڑ
والی مراحت حاصل نہیں۔ لہذا ہر باری فرما کر اس پر فوری طور پر عمل کریں۔ تاکہ ہمارے مسائل
حل ہو سکیں۔ میں نے تعلیم کے متعلق ایک اور تجویز بھی بیش کی تھی کہ ہمارے ہاں سکولوں میں یوز بیز
فیسبیس بڑھ رہی ہیں۔ اوجو بیان پر ایشویٹ ادارے ہیں اور حکومت ان اداروں کو فیڈر نہیں کر رہی
ہے، مگر اس کے باوجود افسوس یہ ہے کہ ان کی فیسبیس تیری سے بڑھ رہی ہیں۔ دوسری ایم ہائی
لندن کا داخلہ ہو وہ داخلہ دستی ہیں۔ اور جن کا نہیں چاہتے۔ ان کو داخلہ نہیں دستی ہیں۔

وزیر اعلیٰ:- جناب اسپیکر! میں وزیر مصروف کی خدمت میں عرض کروں گا کہ وہ اس واقع

ایم پا اے کی حیثیت میں نہیں بلکہ منظر کی حیثیت سے بات کر رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں ان کو اپنے حکمے کے متعلق بتانا چاہیئے۔ اس کی کارکردگی بتانا چاہیئے۔ اپنی ہی حکومت کی خامیوں کی نشاندہی کرنا میں سمجھتا ہوں۔ مناسب نہیں ہے۔ کون ضابطہ ہونا چاہیئے وہ اس کو منظر رکھیں۔

وزیرِ حج و اوقاف :- جناب والا! یہ تو مجھے افسوس ہے میں حکومت کی پالیسی کے خلاف توبات نہیں کر رہا ہوں۔ ہم اب سے نقائص کی نشاندہی کریں اور تجویز اس ایوان کے سامنے لاٹیں۔ اس لئے ہمیں اس کو محسوس نہیں کرنا چاہیئے کہ اگر کوئی ایم پل میرے یا وزیر یا اعلیٰ صاحب کے حکمے کے متعلق بولے تو ہم اس کو ذاتی مسئلہ نہ بینا لیں ہیں ہر حکمہ ہر وزیر اور ہر رکن کی قدر ہے۔ لیکن یہ ایسے مسائل ہیں۔ جن کا ذکر کرنا ضروری ہے دہان پر بچوں کو داخلہ نہیں ملتا۔ یہیں ان مسائل کو حل کرنا چاہیئے۔

وزیر اعلیٰ :- یہ حکومت کا پالیسی میری ہے اس پر کامیابی کی میٹنگ میں غور کیا جاسکتا ہے اس لئے میں معزز وزیر سے گزارش کر دوں کہ ایوان کے آداب کو سامنے رکھتے ہوئے یہ باتیں نہ کریں۔ البتہ کامیابی کی میٹنگ میں اس پر بات ہو سکتی ہے۔

مسٹر اسپیکر :- جام صاحب درست فرماتے ہیں۔ آپ ان کا ذکر کامیست میں کر سکتے ہیں۔

وزیرِ حج و اوقاف :- جناب والا! اب میں دیگر مسائل آپنو شخصی طرز کوں اور صحت کے لئے کافی رقم رکھی گئی ہے۔ جہاں تکہ آپنو شخصی کا تعلق ہے تو اگر میں بات کرنا چاہوں تو آپ کہیں گے کہ اس پر نریں، مریں، مڑکوں کے پارے میں گزارش ہے کہ میرانے فنڈر دیز کوہ روئے ہیں۔ لیکن چار جمیزوں سے کام نہیں ہو رہا ہے۔ جہاں تک آپنا شخصی کا تعلق ہے۔ یہ اس

حکومت کی اولین خدمت ہے جو اس نے کی ہے کیونکہ پہلے مارشل لا حکومت نے اپنا تھی کے طبوب دیلوں پر پانزدہ کالا دی تھی۔ مگر اس حکومت نے یہ پانزدہ تھاں اور آپنے شیخ کے طبوب دیلوں کا لگانے کی اجازت دے دی۔ کیونکہ بلوچستان میں آپنے شیخ کیلئے طبوب دیلوں کا نا خود رکا ہے۔ کیونکہ ہمارے پاس ڈیڑھ صد دلاکھ روپے میں ہے اور جیکہ ہماری کالا باری پنیتا لیس لا کھد ہے۔ اس طرح ہمارا ملک ترقی کرے گا۔ لیکن اگر ہم زمینداروں کو طبوب دیلوں ہمیا بھیا کریں تو یہ ہمارا صوبہ ترقی کرے گا اور یہ خود اپنے لئے زرمیاد رپیدا کرے گا یہ ایک ایم مسئلہ ہے کہ آپنے شیخ کیلئے جو طبوب دیلوں ہمیا کے جاتے ہیں وہ انفرادی ہوتے ہیں۔ ہم یہ پہتے ہیں کہ انفرادی ہمیں ہونے چاہیے۔ اس بلوچستان میں با غافت اور دیگر فضلات لوگوں کے اپنے انفرادی ہوتے ہیں۔ کوئی اجتماعی معاملہ نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کروں گا کہ آپ آپنے اور آپنے اپنا شیخ کو سرفہرست رکھیں۔

جناب والا یوریز کے معاملے میں ہماری حکومت نے جو قدم اٹھایا ہے یعنی ان کو پولیس فورس کے برابر لا کر انہیں تمام مراعات دی ہیں اور انہیں مستقلہ تر دیا ہے یہ قابل تحسین ہے۔ اس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ لیکن اس سلسلے میں اجامِ حدیث عرض کو دلائل کے ہمارے ضلع پیشیں میں بڑے اعلان کیا جا چکا تھا کہ جوہ سو ملازمتیں یوریز کیلئے دھکی گئی ہیں اور ایک رسالدار جبل پیر علیزی اور دسر اسر خاں کیلئے جمداد، حوالدار و غیرہ پیرقا کئے چاہیں گے۔ لیکن تا حال ان میں سے کوئی کو پیرقا نہیں کیا گی۔ اور یوریز کا جو کوئی تھا ذہ پورا نہیں ہوا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ کوئی نہ آفرید۔ یا کے وقت بعض لوگوں نے خلافیت کی تھی کہ اس میں تباہی جھکڑے ہوں گے۔ لہذا انہوں نے اس فیصلے کو مغلکر دیا۔ ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ ضلع پیشیں میں یوریز کے رسالدار، جمداد وغیرہ کی تعینات کے اعلان پر عملدرآمد کیا جائے اور جس کو بھی آپ مستحق سمجھتے ہیں اسے تعینات کیا جائے۔

جناب والا اصلاح کے معاملے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ڈاکٹروں کی ملازمت اور ڈبل شفعت کا مسئلہ ہے۔ یہ بھی قابل تحسین ہے۔ اور مجھے ابید ہے کہ ڈاکٹر صاحبان اس پر عمل کریں گے۔

خوب دالا روزگار کے سلسلہ میں جو اقدامات کئے گئے ہیں۔ یعنی جو ہر اس ایمان نکان اور اڑتیس ہزار پچھے مان میں کو مستقل کرنا۔ یہ ایک ایسا اقدام ہے۔ ان کیلئے جب تک بھی کوشش کی جائے کم ہے۔ ایک اور مسئلہ جس کا یہاں ذکر کیا گیا ہے وہ ایک پی اے کے حلقوں میں فنڈر زمینیا کرنا ہے۔ بعض مجبوروں نے یہ خیال کیا ہے کہ ایک پی اے کے حلقوں میں جو نہ ہے وہ ان کی صوابید میں پر ہے۔ لیکن ایسی باتیں نہیں ہے۔ لیکن یہ فنڈر زصرف اس کے حلقوے میں، ترقیاتی کاموں کے لئے ہیں۔ اس کا معنی یہ نہیں کہ ایک پی اے خود اسے خرچ کرنے کا مجاز ہے بلکہ ایک پی اے کا کام یہ ہے کہ اس فنڈر کو اپنے علاقے کے ترقیاتی کاموں پر خرچ کر کے اپنے حلقوے کے عوام کو مطلع کرنا ہے اور بڑی اچھی بات ہے اس سے کروہاں جو جیسوں اچھوں سمجھیں ہیں وہ صوبائی حکومت کو نہیں پہنچ سکتی ہیں۔ وہ وہیں سے ایک پی اے کے ذریعے صوبائی حکومت سے پہنچائی جاتی ہیں۔ اور اس کے بعد صوبائی کابینہ ان کی منظوری دیتی ہے۔ اس میں ایک پی اے کا کوئی ذاتی معاملہ نہیں ہوتا۔

جناب والا جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا کہ بجٹ اقتصادی اور معماشی اعتبار کے علاوہ ایک سیاسی مسئلہ ہے۔ کہ ایک جمہوری حکومت نے ایک پہلا اور اچھا بجٹ بنایا ہے۔ اور میں یہ بات دعویٰ سے کہتا ہوں اور بلوچستان کی تاریخ میں دیکھیں اور اندازہ لگائیں کہ کوئی مشتملہ چالیس سال میں جو مخصوصی بہت جمہوری حکومتیں بنی ہیں۔ پہلے تو میں سمجھتا ہوں جمہوری حکومتیں بننے نہیں۔ اور اگر جیسا ہیں تو ان کو کام کرنے کے لئے نہیں کہا گیا۔ اور جو گذشتہ سال سے یہ حکومت بخواہے۔ اس نے کتنے شاندار طریقے سے یہ بجٹ بنایا ہے اور کتنے محنت اور لگن سے یہ کام کیا ہے۔ اس سے قبل جو حکومت گزری ہے۔ اپنے نے یہاں پر عوام کو اور اسمبلی کو کام نہیں کرنے دیا ہے۔ ان کو بلا وجوہ ختم کیا بغیر کسی جواز کے ختم کیا ہے لیکن انہوں سے کہ اگر آج کوئی قوی اسمبلی میں عدم اعتماد کی خریک پیش ہوتی ہے۔ اگرچہ یہ اسمبلی کے جمہوری حق میں ہے۔ اگر دوست اس کے حق میں آتا تو وہ رہ سکتے ہو۔ اگر ان کے خلاف آیا تو ان کو نہیں چاہیئے تھا۔ یہ تو ایک جمہوری طریقہ ہے لیکن ہمارے بلوچستان میں بغیر کسی جواز کے یہاں کو حکومت کو تورڑا کیا تو کسی نے ادا نہیں اٹھا لی کہ ایسا کیوں کیا گیا۔

ادراج کل آپ دیکھ رہے ہیں، دبھی لوگ بھر ان کے سامنے اُر ہے ہیں اور پکڑ رہے ہیں کہ
ہم تو سیاست کر رہے ہیں آپ اس حکومت کی سیاست کو ۷۷ سے ۸۵ تک دیکھو
اور ملک کے حالات کا جائزہ لیں کہ اس ملک میں کیا ہوا ہے۔

آپ صحیح معنوں میں اپنے گربان میں دیکھیں ۱۹ اور میں کیا ہوا ۲۰۔ ۱۴ اور
میں کیا ہوا۔ اور میں کیا ہوا؟ اور آئندہ کیا ہوگا؟ میں یہ دعویٰ کے کہہ سکتے ہوں کہ یہ
الیکشن آزادا نہ ہوئے تھے۔ آپ دیکھیں ایک فوج جزو نے یہ الیکشن کروائے جب
ہم تعریف کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہچھ گیر ہے اور مخالفت کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ملک دشمن
ہے۔ آخر ہم کہاں جائیں۔ ہماری سمجھیں نہیں آتا۔ ہم کس راہ پر چلیں۔ یہ آزادا نہ اور متفقاً نہ
الیکشن کے نئے صدر جزوی محمد صینا راحن کو خراج تھیں پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے انتخابات
کروائے اور اقتدار ایک عوامی سول گورنمنٹ کو سونپا۔ اور وزیر اعظم جناب محمد خان زیرِ حسب
نے بھی اپنا وعدہ پورا کیا۔ وہ ایک پرانے مسلم بھی ہی انہوں نے کہا کہ ۲۱ دسمبر ۱۹۸۵ء تک
مارشل لارنسیں رہے تھا، انہوں نے اپنا وعدہ پورا کرتے ہوئے مارشل لارنسیم کیا۔ اس کے علاوہ
عوفی کر دیں کہ انہوں نے دیگر کافے قوانین جو عرصہ سے چلے آ رہے تھے، ختم کر دیئے۔

یہ رے بھائی! ہمارے سامنے ملک کا سلسلہ ہے ہیں لونا نہیں چھینیے۔ ہمارے سامنے خاران
چھین، خاران نہیں بونا چاہیئے۔ اگر ملک کے نہ رہا تو بھروسہ خاران نہ خاران اور نہ پیشیں یا قی رہیں
گے۔ ہمیں تحدیہ کر کر ان عناصر کا مقابلہ کرنا ہے۔ جو اس ملک اور انتخابات کے دشمن ہیں ہمیں اور
حکومت کوں کر اس ملک سے پہنچاندگی دو د کرنا ہے۔ یہ آپ کی حکومت ہے۔ وہ تو کبھی نہیں
مانیں گے۔ انہوں نے ۱۹ اور کے الیکشن کو نہیں مانا۔ وہ ترقی اتحادی بھی اکٹھے تھے۔ اس
کامی سچھر نکلا۔ اگر آئندہ الیکشن بھی ہوئے تو وہ نہیں مانیں گے.....

مسٹر فضیلہ عالیٰ فی - جذب اسیکری پر چنانچا ہتھی ہوں کہ کیا وزیر موصوف آج
کا کارروائی سے متعلق ہیں؟

مسٹر اسحیک - ج - وہ بحث پر اظہار خیال کر رہے ہیں۔ لہذا وہ متعلقی ہیں۔

وہ حکومت کی پالیسی کے خلاف کچھ نہیں کہہ سکتے۔

وزیرِ حج و اوقاف:

۱۹۶۷ء میں بھی یہی حال تھا جس کے نتیجہ میں مارشل لارڈ آیا۔ اب بھی یہ کہتے ہیں ایکشن غلط ہوتے۔ اب دوبارہ ایکشن کراؤ۔ حباب والا ایک کیا گا رنٹی ہے؟ اگر ایک سال بعد بھی ایکشن ہوں تو کیا وہ اسے مان جائیں گے۔ جو بھی ہو جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایکشن غلط ہوتے۔ یہی وہ عنصر ہیں جنہوں نے عک کو دھکڑے کر دیا۔ یہ صرف تنقید کرتے ہیں۔ جب ہر دوست برداشت نہیں کرتے۔ داشت گردی پھیلاتے ہیں انہوں نے لیگ روں کو تسلی کیا۔ اب پھر جمہوریت کا نعرہ لگا رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب ایکشن کراؤ۔ میں کہتا ہوں صدر صنیا راتھ، اور وزیر اعظم جو بھجوں تعریف کے سختی ہیں۔ یہ وزیر اعظم جو بھجوں صاحب کو جانتا ہوں۔ میں ان کے ساتھ گھنٹوں ان کے ذفتر میں رہا ہوں۔ وہ بڑے اچھے اور ملگھ صفت انسان ہیں (تایاں)۔ لیکن افسوس کہ یہ کہتے ہیں کہ یہ غیر جمہوری ایکشن ہیں۔ معزز میران سے گزارش کروں گا۔ کہ ہیں تک دوسرے کی خدمت کرنا چاہیے آئیے کہ ہم آئینی اور جمہوری طریقے سے مگر گھر جا کر لوگوں کو تک دشمن عنصر سے آگاہ کریں ان کا مقابله کریں اور گھرا نے کی ضرورت نہیں۔ حباب والا! ہماری قبائلی حیثیت ہے ہم صرف ایم پی اے نہیں۔ یہ سب کا احترام کرتا ہوں لیکن افسوس کہ ہم نے اس کا فرش نہیں دیا۔

باب اسپیکر آپ دیکھیں۔ اخبارات میں تعلیمیتی، دوست مار کا خبر تو پہلے صفحہ پر آتی ہے لیکن اگر صوناٹی حکومت نے یہ کہا کہ یہ ہم نے فویزا راسماں نکالی ہیں۔ ہزاروں ملازوں کو منفق کیا ہے۔ لیکن کسی اخبار کی شہرخیوں میں یہ نہیں آیا۔ لہذا ہم اخبارات سے استدعا کر سمجھ کر وہ صرف قلن و کیتی وغیرہ کی خبری شہرخیوں سے دیتے گی بجائے حکومت کے اچھے اندامات بھی نہیں طور پر شائع کریں۔ یہم نہیں چاہتے کہ وہ ہماری تعریف کریں۔ بلکہ وہ اپنے سامنے پاکستان کی بھا اور ساتھ کام کو دیکھیں اس کے علاوہ کسی کی ذاتی تعریف نہ کریں (تایاں)۔ اگر ہم نے حکومت نے اور فریمان نے غلط کام کیے یا صدر اور وزیر اعظم نے بھی غلط کام کی۔ تو اس پر تنقید کریں۔ یہم خوش آمدید کیجیے گے لیکن

ساتھ ہی اچھے کاموں کی تعریف بھی ہونا چاہئے لیکن افسوس کردہ نہیں کرتے وہ سمجھتے ہیں کہ شاید کوئی اور آجائے۔ ان کو سلام کرنا پڑتے تو میں کہتا ہوں انت، اللہ داد آئندہ چار سال نہیں آسکتے، کبھی نہیں آسکتے۔ ہم بحکمت کی تعریف کرتے ہیں تو کامیاب دستے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو جگہ گیرا ہے۔ ہم سب نے مل کر اس علک کی خدمت کرنا ہے۔ اپنے تمام معزز اڑکین اسلی سے عرض کر دیں گا۔ کہ ہم پر بھی تنقید ہونی چاہئے بیرون کے تنقید اچھی چجز ہے۔ ہمیں برداشت کرنا چاہئے اور اس کا جواب آئینی اور جہوری طریقے سے دینا چاہئے۔ بندوق اور غیر جہوری طریقے سے نہیں مثلاً سال گزر گبا۔ کتنے فقل ہو گئے۔ اور آئندہ بھی ایسا ہو گا۔ اگلے سال ہم بیشیں یاد بیٹھیں۔ جام صاحب یہ نہ کہیں لیکن یہ تو حکومت کی پالیسی کی بات کرنا ہو۔ بیری بات حکومت کی پہی کے خلاف نہیں ہوگی۔ حالات آپکے سامنے ہیں۔ کیا یہی جہوریت ہے کیا یہی قانون ہے۔ ہم کسی کے دشمن نہیں۔ بلکہ ہم باری اور حکومت کے ساتھ ہیں اور ایسا نداری سے ان کا ساتھ دیں گے آئینی اور جہوری طریقے سے تعاون کریں گے

جناب آپیکر، میں وزیر خزانہ ہماں بول مری صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اس کے ساتھ ہی وزیر منصوبہ بندی و ترقیات جناب سیف اللہ پر اچھے صاحب کو بھی مبارکباد دیتا ہوں۔ منصوبہ بندی اور ترقیات کے علک کی بات درمیان میں آگئی شاید کہا جائے کہ یہ شخص خوش آمد کر رہا ہے۔ شاید یہ ایڈڈی میں اس کا کام ہجی ہو گا۔ لیکن میرا کوئی ذاتی کام نہیں۔ پر اچھے صاحب نے علک و قوم کی خدمت کی ہے اس لئے وہ مبارک باد کے مستحق ہیں علک اور صوبہ کی ترقی کا دار اور مدار کا ہماب منصوبہ بندی پر ہے اگر منصوبہ بندی صحیح نہیں ہوگی۔ تو پر و گرام کا میاب نہیں ہوں گے۔ اور ساتھ اسی فینس کا میاب نہیں ہو گا۔ ساتھ ہی میں الجیلیشن چیف سکریٹری پونیگر صاحب کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں یہ سکریٹری علک خزانہ مختار عطا محمد عفی کو بھی مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے مل کر بڑی محنت رکھتے کوئے ایک اچھا اور صحیح بجٹ پیش کیا ہے۔ وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ سہا ہیو! میں اپنے لئے کوئی ثروت دیل نہیں دینا چاہتا۔ خدا نخواستہ یہ سبارک باد اور تعریف اسکے لئے نہیں کر رہا بلکہ ہم حقیقت سے آنکھیں نہیں پھینک رہے ہیں۔

میں نے چند گزارشات پڑھ کرنا میتھا۔ لیکن اسپیکر صاحب مجھے موقع نہیں دیتے اور ہماری گزارش نہیں مانتے کہ میٹنگ کو ایک سینئر کیا جائے۔ تاکہ ہم وضاحت کریں۔ بکر یہ گزارشات کیا ہیں۔ جیسا ہیں نے عرض کیا تھا۔ ایسی مات نہیں ہے، جذاب اسپیکر۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا۔ ہمارے اس بحث میں مکانات کی تعیر کا کوئی ذکر نہیں ہے مکانات کی تعیر کے لئے بلا سود اور آسان نسلوں پر قرضہ دیا کئے جائیں۔ یہ ہمارا بہت اہم منہج ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ مکانوں کے لئے قرضہ۔ یہ مرکزی سچ پر ہر یا صوبائی سطح پر ہو۔ سات مرد یادوں زر اسکیم کے تحت قرضے فراہم کئے جائیں۔ یہ نری گزارش سے اور نری یا دیکٹ نری زرے دزیر غلام صاحب نے کبھی آہاروں کو مالکاً حقوق دینے کا اعلان کیا تھا۔ لہذا ہماری بھی اپنے دزیر غلام سے گزارش ہے کہ ہاں پر بھی کچے مکانات میں رہنے والوں کو حق ملکیت فراہم کیے جائیں۔

وزیر اسپیکر ۔ ۲۵ منٹ برگئے ہیں آپ ذرا محقر رہیں۔

جاحجا ملک محمد یوسف پیر علیزی

دزیرِ حج و اوقاف

جاحجا دلا! بروپستان کے طالب علموں کو مرکزی حکمرات اور فارمان اپنی اسفارت خانوں میں کوئی کوئی کمی مطابق ملادہ تریخ دی جائے۔ ان کا حق بنائے تاکہ ہمارے بیرونی گارج و ان بھی ان ٹاؤن توسیں بنا جاسوں گے۔ اور اگر ایسا کیا جائے تو پروگرام کی اہمیت بہت حد تکسلم پر ہو جائے گی۔

جناب دلا! بیرخا میک اور گزر لوتی ہے۔ بنی۔ قوی مارے اور کیوڑی اسے کے بارے ہے اگرچہ بمعبدت گا کریں نقید کر، ہو۔ لیکن یہ اہم منہج ہے کہ کوئی نہ گزر۔ گلزاری کا شہر ہے۔ لوت کو ہم شہریوں کیسی سمجھے لہذا بھی قوی اسے اور کیوڑی اسے کوئی نایت کرنے کا فرورت حسینہ پوکن، ہر جوں احمد ثوبانگ کئئے توجی کی تقدیم تھے۔ کیونکہ ہمارے پاس حرف یا کمی خوش ہے۔ یعنی پہلے بھی علاقہ یا تھا۔ ہمارے ہاں سہ متزوں، چار متزوں، پانچ متزوں، عمارتیں تھے لیکن یہیں بھائی المفہوم بذریعہ کا روایت کرے۔ اپنے شہر کو بھیلا کر۔ سو را بے تکہ ایک رواجہ کا

شہر پھیل جائے۔ جب میں لا ہو رگی تو مجھے خوشی ہوئی کہ وہاں ایں ڈھی لئے کتنا کام کیا ہے اور
اگر ہم کہیں گے تو ناراضی ہو جائیں گے۔ اب جام صاحب تواڑ کر چلے گئے ہیں۔ اس لئے میں
کچھ بہوں گا۔ میں وزیر بلدیات سے گزارش کروں گا کہ ان اداروں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے
جناب اپنے صاحب! آخر میں آپ کا، وزیر اعلیٰ صاحب کا اور معز زار اکین اسمی کا شکر ریا
کرتا ہوں کہ انہوں نے میرے خیالات کو سنائے۔ دلالام (تالیان)

میر محمد نصیر مسٹر (وزیر صنعت و حرف) نیسم الہ اڑھن الرحمن الرحیم

خَمْدَةُ دُنْصِلَى عَلَى رَحْمَةِ الرَّحْمَنِ - جناب اپنے صاحب! معز زار اکین اسمیلی!
السلام و علیکم۔ میں سب سے پہلے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ۱۹۸۶ء کا جو بھجت اسالیان
میں پیش کیا گیا ہے۔ جس کی تشریع میں بعد میں پڑھ، کروں گا۔ لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ یہ بھجت اپنی
نواعیت کا ایک مثالی بھجت ہے۔ اس کے پیش کرنے پر میں وزیر خزانہ میر بہادرلوں خان
مری کو مبارکباد پیش کرتا ہوں (تالیان) ساتھ ہی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ دیگر خصوصیات کے
علاوہ یہ بھجت بلوچستان کے لئے ہے۔ یعنی بلوچستان کے عوام کی طرف سے اور بلوچستانیوں کے
لئے ہے۔ اس کی وضاحت میں اس طرح کہوں گا کہ عوامی نمائندوں کی طرف سے اسمیلی کے معز
زادکیں یعنی عوامی نمائندوں کے سامنے ایک ایسا بھجت پیش ہوا ہے۔ جو بلوچستان افسروں کے
ساتھ مل کر بنایا گیا ہے، جن کا بہلہ راست تعلق بلوچستان سے ہے یہ بھجت بلوچستان کے
مسئلہ کو مد نظر رکھتے ہوئے بنایا ہے۔ وزیر خزانہ، وزیر اعلیٰ جناب کی سرپرستی میں اور
قیادت میں یہ بھجت بنائے ہے۔ میں عرض کر دوں کہ جہاں تنقید کا موقع آتا ہے۔ وہاں ہم ہوں گے
خش ہوتے ہیں۔ تنقید کے ساتھ اگر کوئی اچھا کام ہوتا ہے۔ ہمیں ان کو شاش باش دینی چاہیے
وہ اس ملک میں ہیں۔ ہمارے ساتھ اس ملک کو چلا رہے ہیں۔ اس بھجت کو بنانے میں
موافق نمائندوں کے ساتھ ہمارے فرانس سیکرٹری جناب عطاء جعفر صاحب اور ہمارے
ایڈیشنل چیف سیکرٹری جناب پونیگر صاحب نے جس جانفشاںی اور محنت سے کام کیا ہم ان
کے نزدیک تھے۔ ہماری بارہا میٹنگیں ہوتی تھیں۔ ہمیں وہ براہین کرتے تھے۔ تجدیز پیش

کرتے تھے ملکیت پر چیزوں میں دہ ہماری رہنمائی کرتے تھے۔ اس کے بعد میں ان لوگوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ ان کی محنت کو بھی اس مثالی بحث میں اہمیت حاصل ہے اور ساتھ ہی بلوچستان کا یہ بحث جس کو ہم عوامی بحث کہ سکتے ہیں۔ اس مرتبہ براہ راست عوامی نمائندوں کو شعبہ کر کے بنایا گیا ہے۔ تھی مرحلہ پر کسی آرڈیننس کے ذریعے یا سول سیکرٹریٹ میں کتنا بھی شکل میر، بناؤ نہیں لایا گیا۔ ہر مرحلہ پر کیفیت اور عوامی نمائندوں کو آحمد میں یا گی ہے۔ بلوچستان کے موجودہ بحث کی اہم خصوصیات یہ ہیں کہ ہمارے دزیراعظم محمد خان جو نجوم صاحب نے جو پرانی نکات پر وکرام دیا ہے۔ اس کو اس میں اہمیت دی گئی ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ اس بحث میں اس کو بنیاد بنا یا گیا ہے۔ جو پر اس بحث کی تغیری ہوئی ہے اس اثر ان ترقیات پر وکرام کو پارٹی تکمیل تک پہنچانے میں یہ حکومت اہم کردار ادا کرے گی۔ اس میں اگر اس بحث کو دیکھا جائے۔

جناب والا انتقید برائے تحقیقیہ ہوئی رہتا ہے۔ لگر تحقیقید برائے تغیریہ تو پہتر ہے مگر یہاں اس کا فقدان ہے۔ اگر اس بحث کا مطالعہ کیا جائے اور اس کے تمام نکات کو دیکھا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے ہر مکتبہ فکر اور تسامم لوگوں کی ترجیحات کا اس میں احساس کے ساتھ اعتمام کیا گیا ہے۔ اور اس سے پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

جناب اسپیکر کا اس سے پہلے یوں کا مسئلہ ہے یہ یوں فوراً جو کسی کی حالت میں یہ سوں سے پڑی ہوئی تھی۔ یہ ایک فوراً ہے جس کی خواہ سراہا جانا چاہیے اس سے انحراف نہیں کیا جاسکتا۔ پہلے اس کی حزورت محسوس ہوئی کہ یہاں کے مقامی لوگوں کی اس فوراً کو باقی فورسوں کی طرح وہ تمام ہوں یہی جانی چاہیں۔ جو ایک فوراً سمجھدے ہے یہ عوامی حکومت جس کو ان مراحل سے گزرنا پڑتا۔ اس کا بھیت محیر مجید کو احساس ہے۔ اس کے سطح پر کمزی حکومت میں یا اس صوبائی حکومت میں کوشش کی گئی یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس یوں کو مستقل کو کے ان کے حقوق کا تعین کرنا ہے۔ یہ کریم بخشی اس حکومت اور اس اسلی کو جاتا ہے۔ کہ اسے باقاعدہ فوراً بنایا گیا ہے۔ اس میں دوڑکا چیزوں کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ بلکہ اس کو فوجبت دی گئی ہے۔ ساتھ ہی کئی ہزار لوگ

ایسے مختہ جو کچھے علازم تھے۔ ان کو بھی مستقل کر دیا گا۔ ہو گئی پڑھنی کی کیفیت اور بے طینا نی میں تھے ان کا اس سمجھتی ہی مستقل کر دیا گی۔ اس سے کمی خانہ اون کا مبدلہ ہو گا۔ میرے خیال میں ان کی دعائیں اس ہاؤس کے ساتھ ہوں گی۔ اس کے ساتھ ہیں جیسے میرے رفیق کا درست حقی حاجی صاحب نے کہا کہ چھی چزوں کی پیشی اس حکومت میں نہیں ہوتی ہے۔ چاہے حکومت کے ادارے ہوں یا دیگر ادارے ان میں خامی ہو۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دور میں گورنمنٹ کے سلار اور سترہ گرینے کے افسرو رواہ راست لئے گئے۔ ان کی احتی پیشی ہوتی ہے۔ جس کے لئے زین اور آسان کے نام قلبے ٹلاتے گئے میکن میں ساختہ ہی بتانا چاہتا ہوں؛ اس عوامی حکومت کے اسی محضرا در قبیل عوسمیں دو گوں کو سلار سترہ گرینے میں اور سترہ سے اختوارہ گرینے میں۔ اختوارہ سے انیس میں ایک فوج کی شکل میں ترقی دی گئی وہ بھی اسی دور میں ہوتی اور اسی کمہنست نے کاہل جس میں بھارے چیف سیکرٹری صاحب کی کوششوں کو بھی بہت اہمیت حاصل ہے کہ ان دو گوں کی ترقیاں بودھ سال سے رکی ہوئی مخفی ان تمام دو گوں کو اگلے درجے میں ترقیات دی گئی ہیں۔ تاکہ آسانا بان خالی ہوں، اور ان پر لے کر اگر بھروسہ میں کھپا پا جائے۔ مولودہ حکومت کا پہلے کام بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس بات کا اس حکومت کو کرپڑت ٹلانا چاہیے اور اس کے ساتھ میں یہ کہوں گا۔ کہ بہاں کے ہر لکھنہ لکڑے دو گوں کی خدمت کرنا ہمارا اولین فرض ہے اس کے ساتھ اس بات کا بھی اہتمام کیا گی ہے۔ کہ دو گوں کو روزگار فراہم کیا جائے۔ میرے خیال میں ہمارے اس ایڈجی اسے ذمی ڈپلہارٹ کرنا اس بات کا اہتمام کرنا چاہیے تھا کہ وہ اسی کے اسی سیشی میں بتائے کہ اس قبیل میں ہیں مختلف حکوموں میں کوئی شعبوں میں اپاں لگا پا گیا ہے۔ اور کہاں ان کو روزگار دیا بائیگا ہے۔ میں ایسیں اور چاروں سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر اس ریکارڈ کو پڑھ کیا جائے۔ تو اس سے اس احوال کو اور پڑھستان کے عوام کو ملیں کا جاسکتا ہے۔

ایک معلوم رکن نے کہا تھا کہ وزیر صفت صادب نے معافی کیا ہے۔ میں واقعی سے کہتا ہوں کہ صرف نشستند، لفستند، مخور وند و برخاستند والی بات پہلو ہے۔ بلکہ ہم نے ذہن عملی اقدام بھی کئے ہیں۔ ہم بتائے یہ اور میں ان معزز اراکین کو اہان سے جاکر

دکھا سکتا ہوں کہ اس قبیل عرصے یہی بہب کے ان اداروں میں جس کی طرف لوگوں کا اشارہ ہے
ہم نے وہاں کئی لوگوں کو کھپا یا ہے اور یہ لوگ اس کا بین ثبوت پیش کر ہم نے کن مراحل سے کسی
ٹریننگ سے ان لوگوں کو روزگار دلایا ہے۔ (تامیان) یہی کوئی اپنی تعریف یا اپنی حکومت کی
تعریف ہا اپنی کمپنی کی تعریف نہیں کر رہا ہوں۔ بلکہ ہمیں ہموم نے منتخب کیا ہے اور عوام
خواہ ہم پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ ہمیں دوستہ دیا ہے اور ہمیں کام سونپا گی ہے جو ہم اسے
اپنا فرمی ملکیتی سمجھتے ہیں، کہ ان کی خدمت کرتا ہمارا فوج اولین ہے۔ ہم جو کچھ کرو رہے ہیں
اور ہمارے ذمہ سے کتب لٹک کے لوگ اگر وہ اس کی تعریف نہیں کرتے ہیں تو انہوں ناہال کے
اہل ہمیں اس کا اجر ملے گا، کہ ان کے ان فرائض کو سمجھنے کے لئے ہم نے اپنی اولین کوشش
کیا ہے۔

جواب والا ہما ساختہ ہے پچھلے بہت سیشیں یہی ہے تجاویز پیش کی گئی تھیں کہ دیہی اور
شہری علاقوں میں تعلیمات درجے کے لوگ ہیں۔ شہر ویں میں غیر حضرات رہتے ہیں۔ وہ مسائل
حل کرنے میں مدد دیں۔ وہاں تری ہم اساتذہ ہیں اور دوہاٹی میں صحت کی ڈسپرڈیں ہیں
اور دیہا توں میں لوگ جانے میں چکچا ہوت محسوس کرتے ہیں اور جہاں ہمیں چاہتے ہیں۔ مگر
ہماری اس کوشش میں اب پیشہ فتح ہاورد ہما ہے۔ جیسے دلیر خزاد نے بھی کہا ہے کہ اس
تفاوتوں کو ختم کرنے کیلئے ہماری حکومت بہت کوشش کر رہی ہے۔ بیکھیت ایک بمریع ہے
جو یہ ہے کہ شہری علاقوں میں جو تعلیم کا نظام پہنچے یادی ہی علاقوں میں جو نظام تعلیم ہے۔ یادیا توں
میں صحت کے مراکز ہیں۔ شہری اور دیہاٹی علاقوں کا فرق ختم کر کے ان کو زیادہ مراعات دی جائیں
اور زیادہ الاؤشن دینے چاہیں۔ تاکہ لوگوں میں ایک کوشش پیدا ہو اور لوگ دیہا توں میں جائیں
اور خدمت کرنے کیلئے تیار ہوں۔ دیہی علاقوں میں جہاں کوئی ڈسپرڈیں میں تعینات ہو
یا جو کوئی اساتذہ دیہی علاقوں میں جا کر اپنی خدمات سر انجام دیں تو انہیں حضوری الاؤشن پر
جائیں۔ اس بدلے میری گزارش ہے کہ اپنے دسائل کے اندر مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں
اس کو چاہب بنائیں تاکہ تعلیم جو ایک بنیادی ضرورت ہے اور اس میں زیادہ اہمیت پر اکابری تعلیم
کو ہے اور جب تک بنیاد مخصوص نہ ہو وہ آگے نہیں چل سکتے ہیں۔ لہذا میری گزارش ہے کہ اس

سلسلے میں خصوصی اقدامات کئے جائیں۔ اگر ہمارے وسائل اجراست دین تو اس پر خصوصی توجہ دی جائے۔ غیرہ میں تو بغیر حضرات بھی رہتے ہیں۔ اور یہی حال دیبا توں میں صحت کا ہے۔ دیبا توں میں غریب لوگ رہتے ہیں۔ ان لوگوں کو بھی طبقہ ہمولیات دی جائیں اور دیبا توں کے لئے خصوصی ادیات اور کافی اشاف کا انتظام کیا جائے۔

جناب اپنیکرا علاوه اذیں بھلی کا جہاں تک مسوال ہے ہمیں کوئی سے بھلی پیدا کرنا چاہیے۔ کیونکہ ہمارے پاس کافی کوئی کے ذخائر ہیں جو استعمال نہیں ہو رہے ہیں کونکہ پنجاب اور نہروں کی بھیوں میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ جہاں جہاں ہمارے پاس کوئی کے ذخائر ہیں وہاں بھلی کے ذریعے کوئی پیدا کرے جائیں۔ جن علاقوں میں شکار مکان یاد ہوئے۔ علاقہ ہیں۔ جہاں بھلی نہیں ہے۔ اس سے بھلی پیدا کی جائے۔ ہم اس کے لئے کسی بخوبی علاقے کو تخصیص نہ کریں۔ اس کے بعد پھر مخصوص علاقوں میں ترجیحات مقرر ہوتی ہیں۔ اس لئے ہم ان علاقوں کا ذکر کرتے ہیں۔ مکران جس کا میں بھی ذکر ناچاہتا ہوں۔ جہاں نہ پکا رہا کیسی ہیں نہ بھلی ہے تو ہماری کوشش ہے کہ کوئی کے ذخائر کے ذریعے وہاں بھلی پیدا کی جائے۔ (رتایاں) اس سلسلے میں یہ رہے یا اس کی نیڈ میں بھی نہ تھے۔ میری ان سے ملاقات ہوئی ہے۔ اور میں نے ان کی نیڈ میں کی وزیر اعلیٰ صاحب سے ملاقات بھی کرائی تھی ہماری اس سلسلے میں پیش فرست بھی ہوئی ہے۔ بھلی پیدا کرنے کے سلسلے میں کامیابی بھی ہو جائے گی۔ موجودہ بجٹ جس پر مکمل بحث ہو چکی ہے اور سجاویز دی گئی ہیں۔ ساتھ ہی جناب اپنیکر صاحب کا حکم ہے کہ اختصار سے کام دیا جائے اور اس بجٹ پر تو ہمارے قائد ایوان صاحب سے پوری روشنی ڈالنی ہے۔ لیکن ہمارے کچھ مسائل ہیں۔ ان کو میں اختصار سے بیان کروں گا۔ ہمارے کافی لوگ بیرون ملک رہتے ہیں۔ بھیجا باہر ان کے پاس جانے کا موقع طاہر ہوں نے گزارش کی کہ باہر ملکہ میں بھی پاکستانیوں کیلئے دفتر ٹھوٹے جائیں تاکہ وہ اپنے مسئلہ پیش کر سکیں۔ ان مسئلے کی جو چیز چیدہ ہیں۔ ان کو پڑا شدید دی جائے۔ یہ نارمل بجٹ ہے اس میں ایک پالسے کی اسکیمات ہیں۔ میں ذاتی طور پر ایک پالسے کی اسکیم سے متفق نہیں ہوں۔

~ ~ ~ ~ ~

علاقے کیلئے ہوتی ہے اور ان کے حلقة انتخاب کے روپ میں مختلف علاقوں میں مختلف مسائل ہوتے ہیں جملہ ہوتے ہیں روڈ ہے۔ ہمارے علاقے میں آبادی دور دور تک پھیلی ہوئی ہے۔ اندر ورنی علاقے میں لوگ پینے کے پانی کو ترستتے ہیں۔ بلوچستان میں بہت سے پہنچنے والے علاقوں کا ذکر ہوتا ہے۔ لیکن میں بھی ایک ایسے علاقے سے تعلق رکھتا ہوں جو بہت پہنچنے ہے اور کھادی روڈ جو ہمارے علاقے سے گزر رہا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں۔ اس روڈ کے آنے سے وہ نلائقہ کافی ترقی یافتہ ہے۔ اکاس نے پندرہ سو لیکھ مغرب یا مرتفق کی طرف جائیں اور ارکان اسمبلی بھی میرے ساتھ چلیں تو وہ دیکھیں گے کہ لوگ کیسی کمپرسی کی حالت میں رہتے ہیں۔ وہاں پر پینے کو پانی نہیں ہے۔ کھانے کو روپی نہیں ہے۔ حالت ایسر ہے۔ ہمیں اس علاقے کیلئے کوشش کرنا چاہیے۔ اسی لاکھ کی اسکیحات، ایفیوز کو نہیں دیکھنا چاہیے۔ کہ اس سے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ اس کے لئے خصوصی فنڈز کا استہام کرنا پڑے گا۔ ان کے لئے آبnoxی کی اسکیحات بنانی ہوں گی۔ تاکہ لوگوں کو پینے کا پانی کا پانی ملنے جیسے صدر پاکستان نے سب سیل کے موقع پر تباہی تھا کہ جب کوئی گیس کو کوئی پینچانے کا ضروری بنایا گیا تھا۔ پسی کی خردورت تھی۔ پسی موجود انہیں تھا۔ تو انہوں نے ایک دوست ملک سے ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ گیس پینچانے کا انتظام کریں۔ جتنے پسی کی خردورت ہو گئی ہم دیں گے۔ یہ ساتھ کروڑ روپے کا منصوبہ تھا جو ایک ملک نے دے دیا اور گیس کو نہ کمپنی کی تو میری وزیر اعلیٰ اور رفقا سے عرض ہے کہ وہ دنیا کی حکومت کے لیوں پر کوشش کریں۔ آبnoxی یا کسی سڑکیں نیاز نہ کیلئے اس کا خصوصی طور پر انتظام کیا جائے۔ اس کیلئے جو چاری اسکیحات ہیں یا جو نارمل بجٹ ہے۔ اس سے ہمارے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ اس کے لئے دوسرے دوست ممالک سے اپنی عزت دائرہ کو برقرار رکھتے ہو شہ براہی کے لیوں پر اس علاقے کی ترقی کیلئے ان سے امداد مانگی جائے۔ اور اس علاقے پر خصوصی توجیہ بخواہیں کے متعلق بھی میں نے تجویز دی تھی کہ پاکستانی سطح پر تعلیم کو ترقی دینے کیلئے دانہنما کوشش کرنا چاہیے۔ تمام مہوسمیں ہم پینچانا چاہیے تاکہ بنیاد مبنی وظفہ ہو۔ اس طرح ہم آگے

چل سکتے ہیں اور اعلاء تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر! میں اپنے نوجوان طبائی سے، ان کے والدین سے اس معزازیوں کے پیش فارم سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کل انہوں نے ہی اس ملک کی باگ ڈور سنبھالنے ہے بہاں کے مقامی لوگوں کی قسمت میں صرف یہ تو نہیں لکھا کہ وہ کفر کی ہی کریں یا چھوٹی ہوتی ڈار متوں پس جائیں۔ لبذا لو جو الوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ محنت مشقت کریں۔ مقابلے کے اتحادوں میں شریک ہوں۔ اسلام تعلیم حاصل کر کے اعفیں عن ان انتدار اپنے ہاتھیں میں چاہئے تعلیم کے میدان میں ہمارے مقامی نوجوانوں کو یہ اہم روی ادا کرنا چاہئے اس میں غیر حضرات کے تعاون کی بھی ضرورت ہے۔

جناب والا! اب میں اپنے محمد بن عینی وزارت صنعت کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ہم نے سہب میں اندر سڑیل اسٹیٹ قائم کی ہوئی ہے۔ اسی کے علاوہ ڈبرہ مراد جانی اُنہل اور کوئٹہ میں بھی اندر سڑیل اسٹیٹ قائم کی گئی ہیں۔ مجھ سے سوال کیا جاتا ہے کہ لوگ صفتیں کیوں نہیں لگاتے۔ امرورنی علاقوں میں صفتیں کیوں نہیں لگائی جا رہی ہیں۔ ہم ہمارے صنعتوں کا مجال بچانا چاہتے ہیں۔ ہمارے مجرح حضرات آگے نہیں آتے۔ ان کو UNCERTINITY فراہم آگے آتیں۔ اور بہاں کے امرورنی علاقوں میں صفتیں رکھاتیں۔ وہ پہلے ہی صفتی شعبوں سے جو کچھ کارہے ہیں اللہ ان کے نصیب کرے لیکن عموم کی فلاج دہبود کی خاطر آگے ۲ ہندو، بیک کہیں۔ اور بلبریستان کے امرورنی علاقوں میں مزصرفتیں قائم کریں۔ ان کو چاہئے کہ ہبہ، ادمقی، ڈبرہ مراد جانی اور ڈوبڑیں ہبہ کو اگر دیں صفتیں قائم کریں۔ صنعت کے میدان میں آگے آییں تاکہ مقامی لوگوں کو درخواستیں کیا جاسکے۔ اللہ نے (ہمیں) ہی سے دیا ہے اس لئے مجرح حضرات آگے بڑھ کر اس راہ میں پیش رفت کریں۔ جناب والا! میں دسوی سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر ایسا ہوتا۔ تو صفتی میدان میں ہمارے مقامی کارکنوں کی تعداد سو فیصد برقی۔ اس لئے کہ مقامی لوگوں کو بہاں کے حالات سے داقفیت ہے۔ ہمیں لوگوں کی تحریت اور مجہوریوں کا احساس ہے ہمیں ان سے سبادردی ہے اس کے لئے ہم تک در

کہ رہے ہیں۔ تاکہ ہمارے صفتکار اس میدان میں پیش رفت کریں اس کے تیجہ میں ریک ایسا نظام و جو دیں آئے گا کہ لوگوں کو روزگار کے موقع فراہم ہو سکیں گے۔ مجھے امید ہے کہ ہمارے صفتکار ماہر کے لوگوں کے نقش قدم پر چلیں گے، جانب والا! جیسا کہ میں نے کہا، مجھے سے یہی سوال خلیج کی ریاستوں اسراب امارات پر پڑھا گیا۔ کہ آپ کے صفتکار کیوں اس اور میں پیش رفت نہیں کرتے۔ وہ آگے کیوں نہیں آگئے اور اندر دنی علاقوں میں صفتیں کیوں نہیں لگاتے؟ لہذا انہیں چاہیے کہ مہربانی فرمائ کر یہاں صفتیں لگائیں اس طرح لوگوں کو روزگار میراتے گا اور ان کا سعدنا ہو گا۔

جانب والا! مجھے آپ کے اشاروں کو سمجھنا چاہیے اور اپنی تقریب کو مختصر کرنا چاہیے۔ میں اپنے محکمہ کے ہارے میں مختصر اچنڈہ نہیں عرض کرنا چاہیں گا۔ مختلف ڈویژنیں مختلف سبیز کوارٹرز میں ہم صفتی تربیتی ادارے قائم کر رہے ہیں، خصندار، تربیت اور رورالائی میں۔ قائم ہو چکے ہیں۔ جبکہ سبی میں ہمارا ملصوبہ ہے کہ یہ ادارہ بنائیں۔ تاکہ لوگوں کو بڑی کرنے کے بعد مختلف شعبہ ہائے زندگی میں مدد کی جائے۔ اس طرح اسکلڈ اور ان سکلڈ لپبر کا مسئلہ حل ہونے میں مدد ملتے۔ اس طرح لوگ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں گے جو چاہتے ہیں کہ روزگار کا مسئلہ حل ہو جائے۔ اس کے تیجہ میں تربیت یافتہ افراد پیش کرنا پڑے اور اے قائم گریں جہاں لوگوں کو روزگار جیسا ہو سکے۔ **جانب والا!** اس طرح ہم پر روزگاری کے سامنے کو حل کرنے میں مدد دے سکیں گے اور ان راستہ ہمیں کامیاب ہو گی۔

جانب اسپیکر! اب میں جنبدائی سے مسائل کا ذکر کروں گا۔ جن کا تعلق دنیا قیامت سے ہے۔ میں جانب والا کی خدمت میں ہے مسائل اس معزز ایوان کے توسط سے پہل کرنا ہوں اور گزارش کرتا ہوں کہ پرسائل دنیا قیامت کے علم میں لا یں۔ ہمارے وزیر اعلیٰ دنیا قیامت کا پہنچنے کے اجلاسوں میں شرگت فرماتے رہتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ وہ مہربانی فرمائیے امور ایوان کے علم میں ضرور لا این گئے داضیح رہے کہ میں نے اپنے باہر فالک کے دورہ کے موقع پر دہاں کے لوگوں سے ملاقات کے دوران ان سے دعوه کیا تھا کہ میں یہ امور دنیا قیامت کو تک پہنچاؤں گا۔

جانب والا! خلیج کی ریاستوں میں ہمارے بلوچستان کے لوگ رہتے ہیں ان کا علاوہ

ہے کہ درجی ابوظہبی، سقط وغیرہ سے کوئی کیلئے براہ راست فلاٹ ہو، بجا ہے کراچی۔ ترتیب کے، اس سے ان کو سہولت ہوگی۔ ساختہ بی اہلوں نے مصلحتہ کیا کہ کار گورنمنٹ سہی براہ راست ہو، ان کو سماں بھجوانے میں دلت کامن کرنا پڑتا ہے۔ کار گورنمنٹ پہلے کروپی، گوارڈز پسندی دغیرہ سے ہوتی ہر قیمتی آئی ہے ہونے کچھ سوکیں کافی صدر دریان میں بہتر ہے وہ چاہتے ہیں کہ کار گورنمنٹ براہ راست ہو جانے سے ان کو کافی سہولت ہوگی۔

جناب اسپیکر! بیان ۶۴۱ کی مکان کا ذکر ہوا ہے۔ گوارڈز ۸۵۹ اریمیں ہیں ملاحتا خلیج کی مریاں میں ان کے عزیز داقتارب سالہاں سے آئے ہیں۔ ان کا تعلق کران سے ہے اور وہ پاکستانی ہیں۔ ان کو پاکسپورٹ کے حصوں میں دشواری کامن ہے۔ پیری گزارش ہے کہ حکومت پاکستان اپنے سفارتی فنون کو بدایت جاری کرے کہ ان لوگوں کو ہاسانی پاکسپورٹ دینے کا اجتنام کرنا چاہئے۔ براہ مہربانی و فنا تی حکومت سے رابطہ قائم کر کے ان کے لئے پاکسپورٹ کے حصوں کا آسان استظام فرمادیں۔

جناب والا۔ اب چند مقامی نعمیت کی تجہیزیں ہیں جن کا ذکر اس معروضہ ایوان میں کرنا مطلوب ہے۔

سابقہ گورنر بلوچستان جنرل حسین الدین ہدھن نے فرمایا تھا کہ خصوصاً ریس بھل پہنچنے کے بعد دفعہ، زبردی اور تالی میں بھی بھل پہنچا رہی جاتے گی۔ لیکن حالانکہ کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ جناب والا ہم نے اپنے لوگوں سے اس کا وعدہ کیا ہوا ہے کہ سال چھ ماہ میں بھل پہنچ جائے گی۔ ہم نے ان کو مندرجہ کیا ہوا ہے اس کے لئے بھاری عرصہ ہے، تو سمجھی آچکا ہے بلکہ اجلد کام شروع کیا جائے تاکہ بھل پہنچانی جاسکے۔

علاوہ ازیں لوگ غریب ہیں، فرانسیس اور سوریز کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے۔ پیری گزارش ہے کہ ان کو پہمیں نہیں ہزار روپے تک کے چھوٹے فرضیہ جوکوں کے قریب سے دیتے جائیں تاکہ دفعہ غریب لوگ بھل کے ذریعے اپنی اربعی زیستی کو آپا کر سکیں اس کے بعد وہ اپنا فرضیہ کیانے کے قابل ہو جائیں گے۔ جناب والا! اس طرح ان پر موجود نہیں پڑے گا۔

مسٹر اسکرٹر۔ برصاہب آپ کو پھیس منٹ ہو چکے ہیں۔ لہذا اپنی تقریر مختصر کرنے کی کوشش کریں۔

میر محمد نصیر دل خزیر حسن دوڑت و حرفت: جناب والا ام مختصر کرنے کی کوشش کرو رہا ہوں، جیسا میرے رفقاء کا رنگ کہا کہ ہم آپکی مہربانیاں، تعداد لے اور فقیہیں نہیں بھول سکتے۔ جناب والا بجٹ تو سال میں ایک مرتبہ پہنچ ہوتا ہے لہذا میری گذارش سے ہے کہ کٹا دھنی سے کام یا جائے، اور رواداری کا منظہ بہرہ کرنا ہائی اہم سہل نہیں کرنا چاہئے۔ رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے صب کا مطلب یہ ہے کہ ”انھیں دغیرہ جنت میں نہیں جائیں گے“

جناب والا تو گوں کی ہم سے امیدیں والبستہ ہیں ہم اس معزز ایوان کے پیش فارم سے شوام کے سائل کے متعلق بول سکتے ہیں کچھ تجھے ہم تو گوں کے شامندسے ہیں اور ہم شامنکوں کو ہزار کا ہائی

مسٹر اسکرٹر: سندھ یہ ہے کہ پہلے دو دن کوئی زیادہ صاحبان نہیں بوسے اور ہم اجلاس گزارہ بچے دن ختم کرنا پڑتا۔ جبکہ آج اپنے حضرات مکفر بر کر رہے یہیں کہ دو بچے رہے ہیں اور ہم پیٹھے ہو سئے ہیں۔

کوزیر حسن دوڑت و حرفت: جناب! جیسا میں نے عرض کیا، میں مختصر کرنے کی کوشش کرو رہا ہوں۔ اس کے علاوہ حضدار میں زین کامیاب ہے جو گورنر صاحب اور وزیر اعلیٰ صاحب کے علم میں تھی لایا گیا تھا۔ ہمارے حضدار میں ایک دو فتح سیٹمنٹ ہوتے ہیں مگر ان کا کوئی تیسرا نہیں نکلا ہے یہ ایک ام مسئلہ ہے اس سے ٹائپر آرڈر کا مسئلہ بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ اور یہ بے حد توجہ طلب ہے۔ لہذا میری گذارش سے ہے کہ اس سلسلے میں ایک کمیٹی منفر کی جائے۔ اس کمیٹی کے لئے خصوصی احکامات صادر کئے جائیں۔ ناکر زمینوں کا مید

ہو جائے اور جو اہل مالکان ہیں اگر ان کو زین ملنی ہے تو مل جائے اور ان کو یہ احساسِ محرومی نہ رہے۔ لیکن اس پر خصوصی توجہ ہوئی چاہئے ایس نہ بموکہ لاءِ اینڈ آر ڈر کا سندھ پیدا ہو جائے اور یہ کرتی دوسرا اقدام کرنے پر مجبور ہو جائیں۔

جناب اسپیکر! ہمارے لوگ باہر دوستی وغیرہ جاتے ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ ماہرِ جو کران کر کی رفتار میں ہیں۔ لیکن یہ لوگ باہر جو کمر مزد دری کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ سینٹ کی بر ری اسٹھانے سے ان کی پیغام کی کھال اتر جاتی ہے۔ اس گرسوں کی خدت میں جیکہ تم کروں میں پٹھوں کے نیچے نہیں بیٹھ سکتے ہیں۔ وہ وہاں ریگنر اردوں میں کام کرتے ہیں اور وہ وہاں سے تھوڑا سا پیسہ لاتے ہیں اور یہ پیسہ وہ بہاں افسوس کرنا چاہتے ہیں ملکان بناتے ہیں اور چھوٹی سی دکان بناتے ہیں۔ اس پر پراپرٹی میکس عایکر کی جاتا ہے تو یہ چونکہ ان کا انفرادی معاملہ ہے اور میں ان کا چشم دید گواہ ہوں اور وہ کس طریقے سے پتھروڑے سے پہنچے اپنے خون پیسنے کی کمائی سے ناتے ہیں۔ خفتوڑا اور سکران کے وہ علاقوں جو اس چیز کے متحمل نہیں ہو سکتے ہیں۔ لہذا میری گزارش ہے کہ اس پر سنبھالی گئے عذور کی جائے اور اگر ممکن ہو تو انہیں میکس وغیرہ سے مستثنی قرار دبا جائے۔ تاکہ وہ اس قابل تجویزی کو کوئی کاروبار شروع کر سکیں۔ اور گھر وہ پیسہ بھیجتے ہیں۔ وہ صنائع ہو جائے گا۔ اور وہ دل بردائشہ ہو جائیں گے اور اس پیسہ کا کوئی صحیح استعمال نہیں ہو گا۔ اس کا حصیاً جو جو ملے گا۔ مجھے ایم بے کہ اس سلسلے میں خصوصی اقدام کئے جائیں گے۔ اور ساتھ ہی ہمارے بیرون مالک کے میں کام کرنے والے پاکستانی یہ چاہئے ہیں کہ جب وہ داں کام کر رہے ہیں۔ ان کو بھی پلاٹ الٹ کئے جائیں۔ جیسے بہاں کے لوگوں کو الٹ کئے جاتے ہیں۔ وہ وہاں پر محنت و مشقت کر کے پہنچے لاتے ہیں ان کے لئے ایک مخصوص کوشش کے تحت بہاں پلاٹ الٹ ہونے جائیں۔ اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ جو متعلقات افریقی ہمارے پلانگ اینڈ ڈیپلمنٹ کے وزیر ہیں۔ وہ اس پر عذر کریں۔ اس پر توجہ دیں۔ تاکہ ان کو بھی کوئی پلاٹ وغیرہ ملنے چاہیں۔ جب وہ بیرون مالک سے آ جائے یہیں تو ان کو سرچھانے کے لئے کوئی مکان وغیرہ میسر ہونا چاہئے۔

مسٹر اسپیکر! آپ ذرا محض کریں۔ تو اچھا ہے۔

وزیر صنعت و حرفت میر محمد نصیر سینگھل:

جناب والا! میں آپ کا زیادہ وقت نہیں
لوں گا، تو پھر اس کا مکملہ ہو گا۔ ترجمہ کہہ دیں گے کہ ہم ذمہ دار نہیں تھے اس کے لئے ذمہ دا!
درستے ہیں

میان سیف اللہ خان پر اچھے وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

جناب اسپیکر! میری ایک سمجھوڑی ہے کہ بجاۓ تمام کا اجلاس کرنے کے تمام
اجلاسوں کو ایک ایک دن آگئے بڑھا دیں۔ اور اس کے لئے کل بھی اجلاس رکھ دیں اور
بجٹ پر بجٹ کیلئے ہو۔ پھر جم صاحب نے بھی دین گھنٹے تقریب کرنا ہوگی۔

مشرا پیسکرہ:- اگر جام صاحب اتفاق کرتے ہیں، تو اسا ہو سکتا ہے

وزیر اعلیٰ:- جناب والا! جیسا کہ آرڈر آف دی ڈسے چارہ ہوا تھا، اس کے
کام ضرور ہونا چاہیے پھر ہمیں کہی اور زیادہ صورتیاں ہیں۔ اس سلسلے میں مجھے کوئی اعتراض
نہیں ہے اگر اجلاس تمام کو بھی رکھ دیں تو اچھا ہے اور اگر آج فیلم کو بھی اجلاس ہو جائے
تو تمام میر تقاریر ختم کر سکتے ہیں۔

میر محمد نصیر سینگھل وزیر صنعت و حرفت

اس کے علاوہ بیشل بائی دے ڈیپارٹمنٹ
ہے اس کے تعلق لوگوں کو شکایت ہے۔ اور یہاں کافی محنت کرتے ہیں، مخصوصاً اردو کار
یں۔ اور اس طبقہ سے اپنی روزی کماں چاہتے ہیں۔ لیکن بیشل بائی دے کے ذریعہ
ٹینڈر اور پری کر انٹکیشن دیگر اسلام آباد میں ہوتے ہیں لوگ یہاں پر ہمچنانکے
انہیں اپنے کاموں کے لئے تو کڑٹ پہنچنا محال ہوتا ہے۔ سچاۓ اس کے کہ وہ اسلام آباد
چاہیں۔ اس سلسلے میں بلوچستان کے لوگوں کا حق ہے کہ ٹینڈر یہاں بہوں بیٹھا کریں آدم

بخار پڑھاتا ہے پہلے کو ششیں یہ کی جاتی ہے کہ وہ علاج سے اور دوائی سے سمجھ ہو اور اس کا
ناچہ پاؤں نہ کامنا جائے یا آنکھ میں کوئی نکھیف ہو تو آنکھ نہیں نکالی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں
اگر ہمارے کچھ لوگوں میں اس کی کم ہے تو اس کی اصلاح ہونی چاہئے اور اس خدمی کو دور کرنا
چاہئے۔ یہ نہیں ہے کہ ان کو اس حق سے محروم رکھا جائے۔ نو بربی بخوبیز ہے کہ نیشنل ٹائی بورڈ
میں جو ٹینڈر ہوتے ہیں پر بربی کو الفکیش ہوتے ہیں وہ بلوچستان میں کوئی ششیں کے مقام پر جوں
اور اگر ان کو بہاں سے اعلیٰ تضییک کیا رہیں تو ایں فرستت میں ان کا یہ حق بن جاتا ہے
کہ ان کو بہاں پر ملنا چاہئے تاکہ ان کو روزگار مل سکے۔ وہ کام کر سکیں اور ان کی معیشت بہتر ہو۔

جناب اسپیکر! کیونکہ آج وقت کم ہے جام صاحب کو بھی تقدیر کرنی ہے
اور کمی حضرات نے تقدیر کرنے ہے جیسے "حکم حاکم مرگ مفاجات" یعنی بھی کہا گیا ہے۔ بر
زیادہ تنقید بھی نہیں ہونی چاہئے۔ میں جناب وزیراعظم محمد فان جو بنیجہ کا بھی ذکر کردن گھا جھوپوں
نے صوبے کے سائل میں دلچسپی کی ہے اور آبیاری کی ہے اور انہوں نے فراہدی سے فائدہ
دینے کا اہتمام کیا ہے۔ وہ سائل کو مل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور سارک باد کے مستحق ہیں
اور سماحت ہی جرزاں محمد ضیار الحق صاحب جو بہاں آنکھ سال سے ہیں ان کا بھی ہم پر درست
شفقت ہے۔ وہ بہاں کے لوگوں کی حالت میں دلچسپی مل رہے ہیں۔

جناب والا سماحت ہی میں اپنے عوام اور لوگوں کا بھی شکر گزار ہوں ہم چور دوائی
سے نہیں آئے۔ ہم پر عوام نے اعتبار کا اظہار کیا ہے۔ عوام ہم پر اعتبار کریں جس سے قعادن
کریں یہ ان کی اپنی حکومت ہے ہم ان کی بہتری کے لئے کام کر رہے ہیں۔ وہ ہم سے قعادن کریں
ہم جوابدی کے لئے تیار ہیں۔ اور زمرداری مستہبی کرتے ہیں۔ انشاء اللہ ہم دامت طور پر
کوئی ایسا اقدام نہیں کریں گے کہ ان کے اعتبار اور اعتبار کو بخوبیس ہٹانے جائے۔ بلکن جب تک
ان کا قعادن ہم کو حاصل نہیں بھاگا۔ تو ہم بہاں ترقی کی رفتار کو تیز نہیں کر سکتے یہی ہم پر بربی
کو کوشش کریں گے کہ عوام کے اس اعتبار پر پورے اتریں۔ سماحت ہی میں جناب اسپیکر
صاحب، جناب سرور خان کا کردہ شکر ہوں کہ انہوں نے بربی تقدیر کو جبرا دھمل سے
سننا اور مجھے نہیں روکا۔ اور وہ جس علیعے سے دو، اس اپر ان کو علیارہبے ہیں۔ اسی

کے لئے میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی میں دوبارہ آپ سب کا شکر یہ
داکرتا ہوں۔ (نایاں)

مشائیں پسکر دے اب بیان سیف اللہ خان پر اچھے بحث پر اپنے خیالات کا
انہار فرمائیں گے۔

میاں سیف اللہ خان پر اچھے (وزیرِ منصوبہ نندی و ترقیات)

جناب اسپیکر صاحب با بحث کے متعلق بہت کچھ کہا گیا ہے میں اس کے لئے جناب
ہمایوں مری اور جناب وزیر اعلیٰ صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ میر بہادر میری کو
اس لئے کہ انہوں نے موجودہ حالات میں بہت اچھا بحث پیش کی ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب
کو اس لئے کہ یہ ان کی اعلیٰ تیاری میں ہوا ہے۔ جیسا کہ ابو ان کرتہ ہے کل بحث ۳۶۳ کروڑ
روپے کا تھا جس میں سے بغیر ترقیاتی اخراجات ۳۶۳ کروڑ روپے کا ہے اس میں پنچ سو کروڑ
روپے کا تھا جس کے لئے ہے اور ایم پی اے کی اسکیمات کے لئے چھٹی کروڑ روپے
ہیں۔ اب بیان ابو ان کے اندر دو قسم کے خیالات پیش کئے گئے ہیں۔ ایک یہ تجویز دی گئی
کہ دریافتی علاقوں پر زیادہ توجہ دی جائے اور دوسری طرف یہ بھی کہا گی ہے کہ کوئٹہ شہر کی حالات
بہت خراب ہے۔ اور اس کے لئے کبودی۔ اے اور کوئٹہ کار پور پیش کو بہارت کی جدی کردہ
اپنے کام بہتر کرے۔ اب موجودہ حکومت نے ایم پی اے سکیمات کے لئے ۲۶ کروڑ روپے
اس داسٹلے رکھے ہیں کہ زیادہ توجہ دیہات پر دی جائے۔ بلوچستان صوبائی اکسلی میں چار ایم
پی اے صنائع کوئٹہ کے ہیں جن میں سے ایک کا تعین دیہات سے ہے۔ اور تین کا شہر سے ہے
اس اکسلی میں دو ایم پی اے صاحبان اقلیت کی نمائندگی کرتے ہیں جو کہ سارے صوبہ پر مبنی ہے
اور دو ایم پی اے خواتین ہیں جو تم صوبے کی خواتین کی نمائندگی کرتی ہیں۔ اور ایم پی اے
سکیمات اس لئے شروع کی گئی تھیں کہ خاص توجہ دیہات کی طرف دی جائے۔ مثلاً پینے
کے پانی کی طرف توجہ دی جائے۔ ایک یہ بلوچستان کا بہت بڑا مسئلہ ہے اور اس پر بہت توجہ کی

ضدروت ہے اور دیگر ترقیاتی کاموں کی وجہاں کو اٹھانے پر کوئی کوڑا نہیں کر دیا جاتے ہے اسی وجہ پر جو چیزیں کر دیا جاتے ہے اسی وجہ پر ہے۔ میں بہت زیادہ رقم ہے اور اس کا بھی زیادہ تر خرچ دیبا توں میں واٹر سپلائی اسکیمات پر ہے۔ یا زراعت کی فروع دینے کے لئے بندات پر ہے یا ایریجیشن اسکیمیوں پر یا دیبا توں میں رالبیڈ سرکیس بنانے پر ہے۔ علاوہ ازین دو کر در دیپے گورنر اور چیف منسٹر کی صوابا بدی پر ہے جو کوہہ اپنے درود کے دروان جوستھ ہوتے ہیں ان کوہہ یہ گرانٹ دینے رہتے ہیں۔

یہاں پر پسندیدہ پرائیوریٹ اور یا کا ذکر کیا گیا ہے اپنے اس کے متعلق بھی

ستاہے اور اس کے لئے چار کر در دیپے خلق کئے گئے ہیں۔ روول ڈیپلمنٹ کے لئے پانچ کر در تر دیپے ہیں جس میں بربن کونسل ڈسٹرکٹ کرنل اور درمرے حکومت کے ادارے شامل ہیں۔ اس صوبے کی ترقی کے لئے ایشین ڈیپلمنٹ کی طرف سے ۰۸۰ کر در دیپے رکھے گئے ہیں۔ اور واقعہ اکی مختلف اسکیمیوں کے لئے ۳۰۵ کر در دیپے ہیں۔ بقا یا راستم ۲۹۰ کر در دیپے نہ جاتا ہے اور یہ بقا یا راستم سارے صوبہ بلوچستان کی اے ذی پیاس کے لئے رکھی گئی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! آپ کے توسط سے اس زیوان کی کوچہ دلاؤں گا۔ پہشل ڈیپلمنٹ پر دگرام کی طرف آپ کو پہنچے ہے آبادی کے لحاظ سے ہم کو جو فنڈ ملتے ہیں وہ بہت محدود ہیں۔ اور اگر ہمیں آبادی کے لحاظ سے فنڈ ز ملتے رہے تو یہ صوبہ ترقی نہیں کر سکتا ہے۔ اس کو مد لفڑ رکھتے ہوئے ہماری مرکزی حکومت نے نیشنل کونسل میں وعدہ کیا ہے کہ تمام اخراجات جو تعلیم سے متعلق ہوں گے۔ وہ لطور دیپلمنٹ گرانٹ دینے جائیں گے۔ لہذا ہم اس سہولت کو پوری طرح استعمال کر رہے ہیں۔ اور تعلیم کی طرف پر ای تو جدیدی جا رہی ہے اور یہ تعلیم سے متعلق بہت بڑی سہولت ہے اور ہم اس کے لئے وفاقی حکومت کے مشکور ہیں۔ مگر بڑی ایت یہ ہے کہ صدر جزیل مخدومیتی حق صاحب نے اپنے در حکومت میں یہ محسوس کیا ہے کہ صوبہ بلوچستان میں پہشل ڈیپلمنٹ پر دگرام کی بنیاد رکھی جائے۔ نیشنل فانس کمیشن کا جو حصہ ہے اس کے علاوہ بھی صوبہ بلوچستان کو رقم مل سکے۔ چنانچہ پہشل ڈیپلمنٹ فنڈ ہے یہ جو ہمارے درست مالک ہیں۔ جن کو ہماری ترقی میں دیکھی ہے۔ وہ اس پر دگرام کے لئے امداد دیتے ہیں اور یہماری

رقم سپیشل ڈبلپسٹ پروگرام کے تحت ہوتی ہے۔ یہ درست مالک سترنی صدر راستم
ہبیا کرتے ہیں۔ اور پاک ن حکومت اس کے ساتھ تبس فیصلہ رتم ہبیا کرتی ہے بہ اس طرح
سے سو فیصد ہو جاتی ہے۔ بخلاف اس کے کئی ہمارے درست مالک گرانٹ کی شکل میں ہماری
امداد کرنے یہیں۔ مثلاً جاپانیز گرانٹ (JAPANESE GRANTS) ہے ان سے بہیں تیرہ
کروڑ روپے کی امداد ملتی ہے۔ جس کے تحت ایک سو میں بلڈر دار منگانے کے لئے تھے۔ پھر دہا و
ہائی گرانٹ میں تھی۔ جو ۶۰،۱۱ کروڑ روپے کی تھی جس سے ہم نے ایک سو میں گرینڈر حاصل کئے
تھے۔ ان کے پر زدہ جات اور دیگر پیشہ پارٹ بھی حاصل کئے تھے۔ جیسا کہ اس ایوان میں ذکر ہی
گیا ہے کہ کوئی تکمیل کی ہمارے ساتھ خاص بہادر رہی ہے ان کی ہماری بڑی مہربانی ہے ہم ان
کے بے حد مشکور ہیں۔ ایک امداد کے متعلق تو ذکر ہو چکا ہے۔ اسی کروڑ روپے کی امداد سے
سویں گیس کی پاسپ لائن کوئٹہ نکل پہنچائی گئی ہے۔

جناب اسپیکر: جاپان کی امداد کے تحت ۶۸،۱ کروڑ روپے کی رقم سرانجام
واٹر سپلائی اسکیم مکمل کی گئی ہے یہ جاپانیز گرانٹ کا پراجیکٹ تھا جو مکمل ہوئا
اور یہ کے گرانٹ کے تحت گیارہ کروڑ روپے کی رقم میں ہے۔ جس کے تحت تلفعہ سیف اللہ تا
ڑوب ۱۲۲ کلروائٹ کی بجلی لائی لائی گئی ہے اور پھر ۳۲ کلروائٹ کی لائی خانلوڑی تازیارت
بھی لائی جائے گی۔ بھلی کے ہی سلسلے میں ایک اور ۳۲ کلروائٹ کی لائی کشیر تا سویں بھائی
گئی اور پھر دہ سویں سے ڈیوبجی لائی گئی ہے اس کے ساتھ صوبہ کے تین سو گاؤں کو بجلی مہیا
کی گئی ہے جو اس راستے کے قریب آتے ہیں اور یہ سارا کام اس امداد سے کیا گیا ہے
حالہ ہی میں ہیں ایک اور گرانٹ ۱۰.۲ ایلینین میں ملی ہے اس کے تحت ہیں آٹھ کروڑ ٹنگ ریگ میں
عملی پہنچ رہہ ہمارے صوبہ میں پہنچ چکی ہیں اور اب یہ کام کر رہی ہیں۔ اسپیشل پروگرام کے
تحت گلی اس وقت اکیس پروگرام ہیں جن کی لگت کا تھمیٹ ۸۰،۸۱،۸۲ کروڑ روپے کی لگت
ہے اور اس میں ہماری کئی اسکیمیں بھی شامل ہیں۔ سماں اریگیشن کی جائیں اسکیمیں ہیں جن
میں ۱۹ اریگیشن کا ملکہ کر رہا ہے اور اکیس اسکیمیں نہیں پاک داے کر رہے ہیں یہ ان
علاتری میں بورسی ہیں، تربت، ڈوب، خضدار، اپشین، چانی، نورالائی، کوئٹہ قلات

بھی اور کچھی میں شامل ہیں۔ ان میں سے ۲۶ اسکیمیں تکمیل بھی ہو چکی ہیں۔ جس کے نتیجے میں ایک لاکھ ایکٹر زمین زیر کاشت لائی گئی ہے اور اس کے لئے پانی مہیا ہو چکی ہے اور ان رال اللہ ان اسکیمیوں سے ۲۵۳۴ ہیکٹر قبوہ آبپاش ہو سکے گا اور زیر کاشت لایا جاسکے گا۔

جناب اسپیکر ا اپریل کچھ بیان کے متعلق عرض کر دوں گا۔ یہ پر د گرام بہترین پر د گرام ہے۔ افسوس یہ ہم سے صحیح چل نہیں سکا ہے۔ اس میں ہم ملامت نہیں ہیں۔ کیونکہ ہم تو ابھی آتے ہیں۔ اور یہ پر د گرام کافی سالوں سے چل رہا ہے یہ نیدر لینڈ، گینڈرا اور پونیفیٹ کی احمد آباد سے چل رہا ہے یہ بہترین پر د گرام ہے اور یہ پر د گرام صرف سور تون کے لئے ہے اور یہ کمال کی بات ہے کہ سور تون کا پر د گرام اس پر کام کرنے کے لئے برصغیرستان کو چنا گی ہے یہ نفید اور زرا لہ پر د گرام ہے۔ اس کے لئے برصغیرستان کو کیوں چنا گا ہے میں اس کا جواب نہیں دے سکتا۔ تاہم یہ پر د گرام بہترین ہے۔ اس میں پہلا پاؤ نٹ یہ ہے کہ ہماری خواتین جن پر پانی لانے کی روائی ذمہ دار ہی عالمدہ ہوتی ہے۔ مختلف طریقوں سے پانی لاتی ہیں۔ مشلاً دہ سیدوں دور گھنٹوں سفر کر کے سردار اور کنہ جھوں پر گھڑا رکھ کر پانی لاتی ہیں۔ صرف ان خواتین کی سہبتوں کیلئے اس پر کلیں پراؤ نٹ کی خاطر اثر سپلائی اسکیم کا آغاز کیا۔ حس میں نیتیں لکھنے کا چنانچہ چنانچہ گی۔ اس کے تحت پہلے فریضی پندرہ اور دوسرے فریضی انتہا رہ اصلیاً کو منتخب کیا گیا ہے اس وقت حکومت نے جو سلیکٹ کئے ہیں۔ ان میں پشین، کچھی، سید، تربت، قلات کوٹ، نصیر آباد، لورالن گنوار شامل ہیں۔ اور پونیفیٹ کی امدادی اسکیم کے تحت بن جوکی ہیں۔ ایک اسکیم اندر گی میں بھی جوں رہی ہے۔ جناب والاداڑ سپلائی اسکیمیوں پر کافی رقم خرچ ہو چکی ہے۔ اب تک بیانوں پر چور دبپے خرچ ہو چکے ہیں۔ جبکہ ٹولی رستم چوہتر کر درود پے ہے۔ اس کے خواتین کو دیکھا یہے ہنر سکھانا مطلوب ہے۔ مشلاً قابیں بانی، دری بنا وغیرہ تاکہ اس سے ان کا ذریعہ آمدن پیدا ہو سکے۔ اور وہ اپنے اخراجات پرے کر سکیں۔ ان اسکیمیوں کے علاوہ خواتین کو زوجہ بچپن کی تربیت تعلیم، بھگانی اور عورت کو خود اپنی اور بچپن کی دیکھو سماں کی تربیت دینا شامل ہے۔ دیہاتی علاقوں میں دائیوں کو تربیت دینا اور ان کو حفاظان صحت سے روشنیں کرنا اور سماں ہیں اور الیسی خواتین جو مابین بیٹھنے والی ہوں ان کو بھی بنیادی جنبی اصولوں

سے واقعہ کرنا۔ تاکہ وہ اپنی اور اپنے بچوں کی تربیت اچھی طرح کر سکیں اور ان کی غذا اور صحت کا مناسب خیال رکھ سکیں۔ جناب اسپیکر! میں پہلے بھی بت چکا ہوں کہ پہلیک بہترین اور نرالا پروگرام ہے، مگر اس کے علاوہ آہیں ہیں یہیں یہیں ڈسواری درپوش ہے جو استان کی کمی سے متعلق ہے۔ ہمیں استان بھیں مل رہا ہے ایریگیشن ہیلائٹ دیگرہ مذکورہ جات سے ہم نے پہلیک استان کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کی۔ کیونکہ ہمارے پاس فنی ماہرین اور افسوں اور عملہ کی کمی ہے۔ متعلقہ محکموں نے اس نئے رضامندی ظاہر نہیں کی اور کہا کہ ہم اچھے اور سچے بکار افسوں کی خدمات آپ کے حوالے نہیں کر سکتے اگر ہم ان کی خدمات بایاڑ کے حوالے کر دیں تو ہمیں خود اپنے کام نکالنے میں ڈسواری ہوگی۔ تاہم ہمارے چیف منٹر صاحب کی بہادیت ہے کہ اس قسم کے پروگرام خواہ بایاڑ کے ہوں یا بلوچستان مائز ایریگیشن کے ہوں ان کا جائزہ دیا جائے کہ یہ ہمارے اس صوبے کے لئے کس فائدہ مفید ہے۔ ہمارا سب کا مفاد اس میں ہے۔ اور یہ دیکھا جائے کہ ان کو مزید کیسے بہتر اور مفید بنایا جا سکتا ہے اور کیا کارروائی مکن ہے۔ ہماری صوبائی حکمرat بلوچستان اور جمنی کی حکمرat اس کا جائزہ سے گی۔ اور اس کا ہمیشہ

کریمی اور اسے مزید بہتر بنانے کی کوشش کرے گی۔

جناب اسپیکر! مائز ایریگیشن بلوچستان کا ذکر کرنے سے پہلے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ولاد بنک اور جمن بنک کے قرضہ سے امداد کے تحت ۲۸۶۳ کر رکم سے امدادیں سکیں بڑائے ایریگیشن پر عائد رہے گا۔ مگر اس کی ایک بنیادی شرط یہ ہے کہ اس کے لئے ہانی پیرسنل دہمیشہ بہنچے والہ کم ہونا چاہیے۔ اگر ایسا شہر تو یہ اسکیم کسی اور عدیگہ کا سایاب نہیں ہو سکتی۔ لہذا اس شرط کو مد نظر رکھتے ہوئے چند اسکیمیں منتخب کی گئی ہیں، مثلاً کان ہمہر زی، روڈ فیزی، اور گذ آری ہسپر کوئی، سہیان پلائی گٹان، ربانڈ عبد الرحمن لک روڈ یہ مختلف اصلاحیں ہیں ان پر کام ہو رہا ہے اور بلوچستان مائز ایریگیشن کا ایجاد یا لکچر ڈبلپیٹ کا ادارہ ان پر کام کر رہا ہے جناب والا! اس ادارہ کو بھی بلوچستان میں عدیگی کی کامیابی درپیش ہے۔ جس کا ذکر ہے بایاڑ کے ادارے میں پہلے کرچکا ہوں۔ ساختہ قبائل جگہ کے جھی ہیں جب کوئی اسکیم شروع ہوتی ہے تو دعویٰ اور قبیلہ کے لوگ خاصوش رہتے ہیں۔ میکن جب دیکھتے ہیں کہ اسکیم سے فائدہ ہوگا۔ تو

ان کا آپس میں جگہ اخراج بوجانا ہے لہذا اس کی پیش رفت بس یہ امر جو ایک رکاوٹ ہے۔
جناب والا اچشمہ اچڑی میں ایک پائیٹ اسکیم برائے دائرہ نجاست، ہے یعنی
بہتے ہوئے پانی (بیریشیل داٹر) پر گھاس مچھیلا کرائے بوجانا۔ سماں ہی ساخت گراونڈ دائرہ پرچار
کی کمپنیشن ہے یہ خصوصی طور پر بلوچستان مائنرا بریگیشن کا حصہ ہے۔

اس کے علاوہ وادی کوئٹہ میں کرتی کی امداد کے ساتھ ۱۸۰۸۸ کی لگتے دائرہ پلی اسکیم کی
ایک اسکیم ہے یہ اسکیم کوئٹہ کو سال ۲۰۰۰ درجک کی پانی کی ضروریات کے مطابق مکمل
کی جاتے گی۔ سن دو ہزار تک پہ شہر بہت بڑا ہو جاتے گا۔ اور اس وقت تک شہر کے برف کو کچھ میل
فی کس کے حساب سے پانی مہیا کیا جائے گا۔ دامن کر دینا چاہتا ہوں کہ اس کے تحت بس عدالتیں دین
لگتے ہیں۔ جن میں سے سولہ لگ چکے ہیں اور انھیں باہر ہیں میں اشارہ اللہ پر اسکیم مکمل ہو جائے گی
وادی کوئٹہ کے اطراف بہاؤ، کوہ مردار، کوہ تکتو اور کوہ ملجن کے دامن میں کام بورہ ہے۔

جناب اسپیکر، پانی کے استوائی کے لئے ایک اتحادی بلوچستان میں تشکیل دی گئی ہے
جو واسا کھلاتی ہے۔ یہ اس پروگرام کو اگلے بارہ ماہ تک مکمل کوہنچاۓ گی اور تاہم کام مکمل ہو جائیگے
گذانی دائرہ پلائی اسکیم کے ۹ سویں اس موقع پر بتا نا ضروری سمجھتے ہوں تاکہ عوام کو بتاؤں

جناب والا! میں نے یہ مناسب سمجھا کہ یہ ایک اچھا موقع ہے کہ ہم اپنے عوام کو اور براں
براں کو یہ بتائیں کہ ایشیل ڈبلیوپمنٹ فنڈ کتنا دستیع ہے۔ اب یہ دسری بات ہے کہ موجودہ بمراں
کا اس میں کتنا دخل تھا اور کتنا حصہ رہا۔ سینک میں صحیح بات یہ ہے کہ اتنا حصہ نہیں ملتا، اس کی وجہ پرحتی۔ کہ
اس وقت ارشل دا، کی حکومت ملتی۔ اور ان کے پاس لوگ باور بزتھی۔ اہم ہوئی نے ڈسٹرکٹ کوئسل کے چیزرین اور
صلح کوئسل کے آدمیوں کو لیا۔ اور ان کے ذریعے کچھ کرتے رہے۔ اب چونکہ اسیل بن گئی ہے، بمراں اسیل موجود
یہی۔ سینکر نیشنل اسیل کے بمراں اور عوامی مٹانے سے موجود ہیں۔ مگر یہ سے افسوس کی بات ہے کہ عوامی
مساندوں کی شرکت ہری محدود رہی۔ کیونکہ اس وقت ان کی حیثیت نہیں تھی۔ تاہم گذانی دائرہ پلائی
اسکیم ایک سات کوڑ روپے کی ہے۔ جو ہمیں کوتی برادریکے نے لطور امدادی ہے
یہ اسکیم مکمل ہو جکی ہے اس کے تحت گذانی گاؤں اور شہر بریکر زکر پانی ملے گا۔ اب یہ بایاد کی
طرف آتا ہوں۔ اس کا نام بلوچستان ابریا ڈبلیوپمنٹ ہے یہ پروگرام اسکھ ایکسٹر ایکسٹر سات کوڑ

رو پے کاہے اس کے کئی ذرائع ہیں۔ ایک ذریعہ تو یہ ہے ز سو کلو میر شنگل روڈ کے لئے رقم جیسا کی
جاتے گی۔ جو سی انڈر ڈیلیوری جیسا کرتا ہے۔ علاوہ وسی کے بیہدہ اداروں روڈ پے ہے جو کہ ستادن کلو میٹر
لبھائے اس کا بھی سروے ہو رہا ہے۔ اس بارے میں معلومات حاصل کی جائیں گی۔ جناب والا! امریکیوں کا یہ طبقہ کار بوتا ہے کہ وہ پلانگ پر کافی پسہ اور بہت وقت لگاتے ہیں اور مقامی
سروے کرتے ہیں۔ زین لانگ کرتے ہیں اور دیگر بہت سچرات کرتے ہیں۔ اور اس کے لئے
انہوں نے فی الحال ایک موٹی کتاب چھاپی ہے جس میں ان کی ساری کارروائی درج ہے۔ میں
اپنے معزز میران سے گزارش کروں گا کہ اگر وہ دیکھی رکھتے ہیں تو وہ ایڈریشنل چیف سیکرٹری
کے دفتر میں اس کا سلاعمر کر لیں۔ تو انھیں معلوم ہو جائے گا کہ کتنا پرنسپل سروے کا کام
ہوا ہے۔ کتنی ریسرچ ہوئی ہے۔ اور مختلف طریق کا بھی اندازہ لگایا گیا ہے کہ کون اچھا
رہے گا۔ کون دیر پا ہو گا۔ جناب والا! اس پر انہوں نے سارا کام کیا ہے۔ یہ بات صحیح ہے
کہ ان کی پر اگر دوسروں کے مقابلے سست ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ہر پر اجیکٹ
کے بارے میں تفصیل دیکھتے ہیں۔ تاہم وہ کام کر رہے ہیں۔ جن میں سفارالیں ڈیکے ایکشن ڈیم ہیں
بچانوں سے کار بڑی ہیں ان کی تعمیر نو سیع ہے۔ ایک پی سیچور پر اس کے علاوہ ارٹیس چوٹی چھنی
اسکیمیں بھی ہیں۔ ان کے متعلق ہمارے ذریاعی صاحبوں نے اپنے دورہ مکران میں ذکر کیا تھا
ان میں اسکول، ڈسپریان اور کپہ دائر پلائی اسکیمیں شامل ہیں۔ ان میں امریکن انڈر ڈیز کا
پر دگرام شامل ہے اور اس کے لئے اکٹھ اعشار یہ سات کرڈرو ہے کی امداد ہے۔ اس پر
کام ہو رہا ہے۔ ہمارا دل یہ چاہتا ہے کہ ان سب پر کام ہو اور جلدی جلدی ہو۔ سکر کیا کریں
وقت لگ رہا ہے۔ امریکیوں کا کام اس طرح ہوتا ہے اس پر ہی تفصیل سے بات کر جگا بوروں۔
جناب والا! اب میں پھر کوئی فنڈر پر آتا ہوں روول ایکٹر یونکیشن کے لئے
ٹھوارہ اعشاریہ فر کروڑ روپے ہیں۔ میرے معزز سامنہوں مجھے امید ہے کہ میری نفری سے آپ
لوگ سنتھک نہیں جائیں گے۔ جناب والا! اسچیل ڈیپرمنٹ پر دگرام کی رقم بہت
زیادہ ہے اور میں یہ بھی بتانا چکوں کہ ہماری اسے ڈی پی اسے بہت زیادہ ہے ان پر جیکلش
پر جو رقم خرچ ہو رہی ہے بہت اچھی طرح ہو رہی ہے۔ اس کی ہمیں بہت خوشی ہے ہم اس

کے نتائج دیکھ رہے ہیں اور اس سے ہم فائدے حاصل کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں کہیں پروگرام سستہ ہے اور کہیں بالکل (N/A) ہے میں اپنے معزز ایران سے کوئی چیز چھپانا نہیں چاہتا۔ براتات میں اپنے معزز ایران کو بتا دینا چاہتا ہوں اور علاوہ بر کردینا چاہتا ہوں کیونکہ ہم اور آپ نے مل جمل کراپیشل ترقیاتی پروگرام کی رفتار کو تیز کرنا ہے اور اسے مفید بنانا ہے۔ جیسا کہ اخبارہ اعشار یہ فوکر و فرادری پے کی رقم کویت فنڈز سے روپیں ایکٹر یونیکیشن کے لئے ہے۔ جن میں تین سو گاؤں اور آٹھ سو ٹوب دلیں ہیں۔ جس میں سے ایک سو بیس ٹوب دلیں کے کنیکشن مکمل ہو چکے ہیں۔ یونیکشن مفت دیئے جائیں گے لیکن سروس لائن کے پیسے نہیں جائیں گے۔ چاہے وہ ایم بی اے اسکیم کے تحت ہو۔ یا اس کا کوئی اور حل لیفہ کا رہ۔ دوسری بات یہ کہ ٹوب دلیں لگانے والے کا سلیکشن ہو گا۔ اس کے لئے جہاں جہاں ٹوب دلیں لگانا ہے، وہاں لائن سے جانا ہے۔ اس پر کام ہو رہا ہے یہ پڑا مفید پروگرام ہے۔ جس سے ہمارے ساتھی فائدہ اخثار رہے ہیں۔ اس کے لئے اگر کوئی معزز رکن تفصیل بینا چاہے گا۔ تو میں اسکیں مہیا کر دیں گے لیکن اس وقت میں ان کا وقت ضائع ہیں کر دیں گا۔ جناب والا اس کے بعد کینڈریں گرانٹ آتی ہے۔ سیداً طہرانی ٹرانسیشن اینڈ ایکٹر یونیکیشن پر اجیاد اس کا نام ہے یہ سینا کی امداد ہے اس میں تینیس کلووات لائن سرواب پازبری، تینیس کلووات کی لائن خضدارتا و ذرہ اس میں نصیر مدنگی صاحب پر رے ساتھ تھے۔ وہ اس وقت ایران میں اشریف نہیں رکھتے۔ شاید لاپی میں ہوں اور یہ سن رہے ہوں گے۔ بر تینیس کلووات لائن خضدارتا نال۔ علاوہ ازیں تینیس کلووات کی لائن درالائی نادکی بھی ہے۔ چار سو بیالیس ٹوب دلیوں کی ایکٹر یونیکیشن اس سے میں میڈر ہو چکے ہیں۔ محظی کیدار دل کو بلایا جائے گا۔ انہیں محظی کے دیئے جائیں گے انشاء اللہ اس پر علیہ کام شروع ہو جائے گا۔ ایمید ہے کہ معزز ارکین اسی بات کو پا درکھیں گے۔

جناب اسیکر اب میں آپ کے تو سطح سے اس ایران کو یہ بتانا چاہوں گا کہ پہنچنے نارن ایڈز پروگرام میں اس میں حکومت برہمان کو بک طرف کا رد اتنی کرنے کا حق نہیں ہوتا۔

اور اس میں ہمیں ایڈ دینے والی حکومت سے مشورہ کرنا پڑتا ہے۔ پر اجیکٹ پر ایکن درج کرنے والی کرنٹر نہیں ہے۔ کچھ بماری بات دو مانتے ہیں اور کچھ ہم ان کے کہنے پر عمل کرتے ہیں۔

جناب والا! اس میں کبھی کبھی دیر بوجاتی ہے۔ پر اگر سست بر جاتی ہے کبھی بماری غلطیوں کی وجہ سے کبھی ان کی غلطیوں کی وجہ سے۔ تاہم پر د گرام مل رہے ہیں اور پھر رو بارہ کوتی فنڈز۔ اس میں کنزٹریکشن آف رکنی، سبی روڈ جو رپر لنگ تک پہنچ گیا ہے اس کے لئے کوتی نے دس کروڑ روپے دیتے ہیں۔ یہاں پر کچھ سیاسی پہلو بھی ہیں۔ لہذا یہ ذریعہ اعلیٰ صاحب کی صراحت یہ ہے کہ یہ دس کروڑ روپے کہاں منتقل کرتے ہیں۔ اگر کوتی والے راضی ہوں تو چیف منٹر کی توجیہ میں اس طرف مندرجہ کرواؤ گا۔ یہ ایک منڈ ہے اس کے سبق وہ کوئی جیلد ہی فیصلہ کریں۔ کہ اس کا یہ ہو سکتا ہے، تاہم ہم کوتی گورنمنٹ سے مابطہ قائم کریں گے، اور ان کے کہیں گے کہ یہ رقم ہمیں فلاں روڈ کے لئے دے دی جائے۔ یا لیاری اور ماڑہ روڈ کے لئے جو کہ ۲۴۶ میل دور ہے۔ اس پر ہمیں رقم دینے کے لئے کوئی علیہ دیشے والا ملک نہیں ہلا ہے۔ مگر صوبائی حکومت نے اس پر کافی خرچ کیا ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہمیں کوئی علیہ دینے والا ملک مل جائے۔ اچھا تر یہ ہرگاہ کہ جو دس کروڑ روپے ہمیں کوتی حکومت سے ملے ہیں۔ وہ یہ رقم اس روڈ کے لئے دینے کے لئے راضی ہو جائے اور پھر یہ رقم اس پر خرچ ہو۔ یا پھر جہاں چیف منٹر صاحب چاہیں۔ وہاں یہ رقم خرچ ہو۔ بماری پاک ایک اور چھوٹا سا پر د گرام جوں ایڈ کا ۵۰۳ کروڑ روپے کا ہے۔ یہ پر د گرام اپنی مدد آپ کے تحت ہے۔ اور اس میں چھوٹی چھوٹی دائرے سپلانی اسکیم ہیں۔ اور اس میں چھوٹے چھوٹے ڈیم بھی شامل ہیں اور اس سلسلے میں جو من ہماری امداد کر رہے ہیں۔ اور یہاں دے رہے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ آپ اپنی مدد آپ کے تحت چھوٹے چھوٹے ڈیم بنانیں۔ بہت کریں۔

سینٹرل ہم دیں گے اور اس سلسلے میں دشت میں اس پر د گرام پر کام ہو رہا ہے،
جناب اسپیکر! ایک اور پر د گرام بوجستان فریز ڈبل پیٹ پر د گیکٹ
کا ہے۔ یہ ۲۳ کروڑ روپے کا ہے یہ پر د گرام ایشیں ڈبول پیٹ بیک کی طرف سے
ہے۔ اس سکھنی فش بار بار کو بنانا ہے اس کے لئے شندر ٹلب کہنے جا پکے ہیں اور اس پر

مزید کام بہنا ہے۔ پھر اس سے پہنچی فش ہار برپئے گا۔ اور ہماری فشرنیز کو بہت فائدہ ہو گا۔ اور اس کے لئے بنیادی طور پر فش ہار بر صوبہ بلوچستان میں بن جائے گا۔ جس سے ہم زریبادہ کی سکیں گے۔ اور اس پلانٹ سے کئی اور فائدے سمجھا جا سکیں گے۔

اس کے علاوہ ار ۱۶ اکر دُر رہ پے کی امداد کے ساتھ زراعت کا تو سیعی پروگرام ہے اس زراعت کے تو سیعی پروگرام میں ابیر یا اری گیشن اور ایریا ایکٹشن سروس پروگرام ہے اور اس کے ذمہ تحقیقات کا کام ہے۔ اور یہ ایکٹشن سروس ہاہر زمینداروں تک پہنچانا ہے۔ ہمارے تحقیقات کے جو فائدے ہیں وہ زمینداروں تک پہنچانا ہے اور ان کو دیکھانے کے تحقیقات کیسے زمینداروں تک پہنچتی ہیں، ہمارا الحکمہ زراعت اور دزیر زراعت بہت ہی ماہر آدمی ہیں وہ ان زراعت کے تو سیعی پروگراموں میں درج ہی سے کہاں کو کامیاب بنائیں گے اور اس سے ہم اچھا فائدہ اٹھائیں گے۔ اور یہ تحقیقاتی سروس ہم صحیح طور پر اپنے زمیندار سجانوں تک پہنچائیں گے اس کے لئے ۵ د۔ اکر دُر رہ پے کی جا پنیز گرانٹ (JAPANESE GRANT) ہے اور یہ یورپ میں شیزی کے طور پر دیتے ہیں۔ جاپان کی مشینزی بہت اچھی مشینزی ہوتی ہے اس کے لئے پٹ فنڈر بلانٹ پروجیکٹ ہے۔ پٹ فنڈر بلانٹ زبردست پروجیکٹ ہے اس سے ایک بزرگ ایکٹس سوچکا ہے ایکٹس ایکٹس ایکٹس کیا جائے گا۔ اس پروگرام کے لئے جاپان ہمیں جدید مشینزی دے گا۔ اور اس سلسلے میں ہمیں حکومت کی امداد کی بھی ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ بہت بڑا پروجیکٹ ہے اس کو مزید تو سیعی دیتے کی گنجائش ہے۔ گریٹر طایہ ہے کہ دنیا کی حکومتوں ہماری امداد کرے اور جو ہزار سو سک پانی صوبہ بلوچستان کو پٹ فنڈر سے دلا جائے۔ اس میں شامل ہے اس ہاں گرانٹ

کے آلات اور کھودنے کے لئے بڑی بڑی ڈرائیور میں خریدی جائیں گے۔ اور پروجیکٹ میں نیشنل ڈیولپمنٹ دون بھی شامل ہے۔ جس میں دنیا کی حکومت کی امداد بھی شامل ہے۔ اس کے لئے یعنی نیشنل ڈیولپمنٹ دون کے لئے ہمارے اسے سی ایس جناب پونگکر صادب اور سکریٹری خزانہ میندا گئے تھے۔ انہوں نے معابرے پر دمحظ کئے۔ اس پروگرام کے تحت بہر کوڈ صرف چوڑا کرنے کا مفہوم ہے۔ ملکہ فلڈ کنٹرول کے لئے بھی مفہوم ہے۔ اسی پروگرام سے پٹ فنڈر کیانیں کو سدات سے بچانے کا مفہوم ہے۔ سارے ٹک کی بندوں میں سدات بھر جانے کا مسئلہ ہے جو بہت بڑا مسئلہ ہے۔

اور اس کا حل تلاش کرنا بہت ضروری ہے
 جناب دالا! زراعت کے سلسلے میں ہمارا ایک اور پروگرام آن آف فارم وائز مینجمنٹ
 ہے۔ یعنی فارم کے اوپر پانی کا صحیح استعمال کیسے کی جائے۔ اگر چیل کچے ہوں اور ان میں پانی کا
 بہاؤ صحیح نہ ہو یا پانی صفائحہ کا استعمال ہو تو یہ پروگرام اس کے لئے ہے۔ ان کے کھالوں
 کو ایک طرف ہماری فضلوں کو فائدہ نہیں پہنچتا ہے دوسری طرف کچھ خرابیاں بھی ہو رہی ہیں۔
 اس پروگرام کے تحت چیل کو سمجھتے کرنے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اور یہ یقین دہانی ہیں یعنی صوبائی
 حکومت کو مرکزی حکومت اب تک نہیں دے سکی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ ہمارا پراجیکٹ پڑا ہوا ہے اور
 اس پراجیکٹ کی ہمیں خدید یہ ضرورت ہے کیونکہ ہیں یہ سیکھنا ہے کہ جدید سہیویات کیا ہیں اس طرح سے
 کتنی اور بھی بڑے بڑے پراجیکٹ ہیں۔ جو ہیں کثرت کے لئے اور قلات کے لئے چاہئیں کہ ہم فروخت
 کی پیداوار کو کچے تو سیع دے سکتے ہیں۔ تاہم ہمارا نصیر آزاد زرعی لحاظ سے کافی ترقی یافتہ ہے اور
 اس پراجیکٹ کا مستقبل اس ات پر ہے کہ یہاں دفاتر حکومت اس کے لئے امداد دے سکتے ہے یا ہمیں
 علاوہ ازیں ایک سوانحتر کر دُر رہ پے سے پٹ فیڈر کو چوڑا کرنے کا پراجیکٹ ہے۔ اسے ذی.
 پری سے علاوہ دیجیسیس یہ کر دڑھار دے پے کا پراجیکٹ ہے اور ہم اپنے اے ذی پی کی بات کرتے
 یاں جو حرف ایک سوانحتر میں کر دُر رہ پے کا ہے اور یہ فیڈر کیں ال کے لئے ملنے والی بہت بڑی
 امداد ہے۔ جو پرائم منشیر محمد خان جنبدھ صاحب اور صدر جنبدھ محمد صنیا، الحق صاحب کی دیپسیوں
 کا نتیجہ ہے۔ یہ سطور دزیرہ بلانگ و منصوبہ بندھی کے جناب جنبدھ صاحب سے درخواست
 کر دن گا۔ کہ وہ اس کے لئے امداد دیں۔ اور ہم اس پروگرام کو اور دیعہ کریں گے۔ ہم ان کے
 بے حد شکر ہیں۔ جناب اسپیکر ہم آپ کے توسط سے اس ایوان کی طرف سے جناب صدر
 محمد صنیا، الحق صاحب کا شکر یہ ادا کرتے ہیں (تباہی)

یہ ۱۲۹ کر دُر رہ پے کی پٹ فیڈر کو چوڑا کرنے کے لئے جاپنیز گرانٹ (JAPANESE GRANT)

مسٹر اسپیکر: — بیان صاحب آپ ذرا تقریب مختصر کریں تاکہ دوسرے ارکان کو بھی
 بھی مرتفعہ ملے۔

میاں سیدف اللہ خاں پر اچھے وزیر منصوبہ نہدی و ترقیات ۱۔ جناب دالا بیس نے

تو ابھی شروع ہی کیا ہے اور کم کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ جیسے آپ کی مرضی ہو
ایک اور ہمارا پروگرام ہے ملکہ سروس کے متعلق ہے اس کے لئے ہمیں بوکے سے
گرانٹ ملی ہے جس سے وہ سامان تھیں کریں گے۔ اور نیدر لینڈ گورنمنٹ کا سبوریج پراجیکٹ
ہے۔ اس کا قریباً ۱۰۰ ملکی مکمل بورچاک ہے۔ علاوہ اس کے ارگیشن میں ٹریکل ارگیشن پراجیکٹ
ہے۔ یہ اتحادیں کروڑ روپے کا ہے میں اس کو زیادہ تفصیل سے بیان نہیں کر سکتا۔ اور اس
علاوہ ایک اسکیم جاپانی حکومت کے تعاون سے تیلی بام سروس ہے میں آپ کو یہ کہتا ہوں
کہ آپ پریشان نہ ہوں اگر آپ اپنے باغات اور فصلوں پر ہمیں کا پروردیکھیں یہ پروگرام بھی
چاپنیز گرانٹ سے ہوگا۔ اس پروگرام کا نام ہمیں بام سروس سے ہے ان کا کام پانی کی نلاش کے
لئے سرفے کرنا ہے ایک اور پروگرام کے لئے جاپانی حکومت نے پسندی فش ہاربر کے لئے
سردی سے کاکام مکمل کیا ہے اس پر کام ہو رہا ہے۔ یہ ایس ایڈ کے تحت انکارڈ ڈیم پر کام کیا
ہے اس کے علاوہ ہم اور بھی کوشش کر رہے ہیں کہ کہیں اور سے ہمیں امدادیں جائے۔ مگر
نی الحال ہمیں کوئی امداد نہیں مل ہے ہم نے کچھ منصوبوں کو اپنے درست مالک کے
سامنے رکھا ہے۔ میں ایک دو چیزوں کا ذکر کر دیں گا۔ اور پھر اپنی تقریبی ختم کر دیں گا۔ ایک ذکر
ہماری بہن فضیلہ غالیانی نے کیا ہے دوسرا حاجی محمد رسول پیر علی زنی صاحب نہ کہا ہے
جو ہاؤ سنگ کے متعلق ہے ہاؤ سنگ کے تعلق میں آپ کو یہ بتاؤں گا۔ کذ کیوں ڈی
اے ایک سیدھی ہے لیک پ ادارہ ہے۔ اس کو پہنچا گیا ہے۔ کہ آپ کو اپنے تمام کام اپنی مدد آپ
سے کرنے ہیں۔ لبذا ایک ڈی اے آپ کو کسی فرم کی رعایت نہیں دے سکتا ہے۔ اور اگر یہ سرکاری
ادارہ ہے تو وہ آپ کو کچھ ملاقات دے سکتا ہے۔ مگر وہ نی الحال ایسا نہیں کر سکتا ہے ہم اس
کے پاس کئی اچھے پروگرام اور رہائش کے لئے اسکیں ہیں۔ ایک رخشاں ہاؤ سنگ اسکیم ہے اس
کے لئے جگہ اپنی کی حکومت نے منتخب کی ہے جو اس کا جواب نہیں دے سکتے ہیں کہ انہوں نے
اس جگہ کو کبھی منتخب کیا ہے۔ دہان پر بہت بڑا سندھ پانی کا ہے ہم اس کے لئے ہر ممکن کوشش

کریں گے کہ پانی کسی طرح سے مل جائے۔ اگر پانی لی جیا تو بڑی اچھی بات ہے اور اگر خدا نخواستہ پانی نہ ملا تو ہم داسا کے پراجیکٹ سے اس اسکیم تک پانی سے جائز گے
 جناب والا! ایک دور اسکیم چھاؤنی کے علاقے میں زرعون ہاؤنگ اسکیم ہے یہ بھی اپنی مدد آپ کے سخت ہو گی۔ اور اس کے لئے ہمیں محمد خزانہ حکومت بلوچستان سے امداد یعنی ہو گی اس کے وزیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ ان کا مشکور ہوں انہوں نے اپنی امداد دینے کا وعدہ کیا ہے کہ ہم آپ کے مالی امداد کریں گے وہ ادھار دیں گے۔ ہم برج فنا نگ
 (BRIDGE FINANCING) کریں گے۔ اس کے لئے ہم زمین حاصل کریں گے۔ چھوٹی زمین کو زرخٹ کریں گے۔ کل دوسرا سی ایکڑ رقبے پر ہو گا۔ اور ہم اس کو جلدی جلدی بیچنے کی کوشش کریں گے تاکہ یہ زمین بک جائے رقم مل جائے چھوٹی رقم والیں کریں۔ اور ادھار ختم ہو جائے زمین کی قیمتیں پڑھ رہیں ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے پاس چلتی ہاؤنگ اسکیم ہے۔ ایک چھوتا سا علاقہ ہے ۷۳ ایکڑ کا چلتی ہاؤنگ اسکیم ہے۔ اس کو بڑھانا ہے۔ اس کو دوست دینا ہے۔ اس کو کم از کم اٹھائی سو ایکڑ کی اسکیم بنانا ہے۔ کیونکہ وہیں اس کے قریب لا ری اڈا بننے کا، فروٹ مارکیٹ بننے کی اور اس سلسلے میں عنقریب علک محمد يوسف پور علی زیادی صاحب سے ملاقات کرنے والے ہوں اور جو شان پور ہوں ہمیں ان کی امداد کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے منصوبہ بندی کرنا ہے اس کے لئے ابھی تک زمین بھی حاصل نہیں کی ہے۔ زمین جاصل کرنے کے بعد چھوٹا نگ کا کام شروع ہو گا۔ اور چھوٹا نگ میں جس میں آدمی کا تعلق ہو گا۔ ہم اس سے امداد ضروریں گے تاہم ہم عنقریب زمین پیشے والے اس اس کے علاوہ ایک اور نیا حل اسٹیشن زرعون ہاؤنگ کے قریب بنانا ہے اس پر دیجیکٹ پر بھی کام کرنا ہے۔

جناب اسچیکر: پی اینڈ ڈی کے متعدد عرضی کرتا چاہتا ہوں کہ ہمارا محمد جو عننت کر رہا ہے۔ ہم نے اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے اس کو مزید بھیجا دیا ہے۔ اور کافی ہے کہ ہم اس کی مزید بانیشناگ کریں۔ کیونکہ ما صنی میں جو منصوبہ بیٹھے ان کا کیا حشر ہوا۔ یہ پی اینڈ ڈی دا سے نہیں جانتے۔ اس کا علم تو متعلق نگار کو ہو گا۔ ہمیں کچھ سچے نہیں کہتی رقم آتی۔ کہتی ترجمہ ہوئی آپ بھی جانتے ہیں کہ ہم کسی بھی دیجیکٹ کا مالی پہلو دیکھتے ہیں کہ ہمیں کتنا فائدہ ہوا۔ اس کا

اندازہ لگانے کے لئے ہمارے ہاں اب تک کوئی ادارہ نہیں ہے تاکہ یہ معلوم کر سکیں۔ کہ مختلف پر اجیکش کے کی فوائد بھرے یا جو ناجاہیں۔ لہذا ہم ایک مانیشنگ ایلو بیو ایشن میں خاتم کر رہے ہیں۔ جسم فی الحال لشنسیوں یعنی ڈریٹن سطح تک ہو گا۔ اور بعد میں دیگر صوبوں کی مانند صنعتی بیوں تک پھیلاتیں گے۔ جیسے دکل گورنمنٹ کے استاذ ڈائیکٹر ہوتے ہیں۔ اسی تباہ پر ہمارے استاذ ڈائیکٹر مانیشنگ ایلو بیو ایشن، ہری گے۔ ہمایاب مقصود بندی کے لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ اچھے پنجاد منصوبہ بندی کی تیاری ابھی کے کریں اور اس مقصد کے لئے ہمیں اپنے آپ کو فعال بنانا ہو گا۔ چنانچہ ہم نے پی ایڈڈی کو اور ہمال اور ایکسٹنڈ کرنا ہو گا۔

جناب اسپیکر! جیسا کہ پہلے بھی اس معزز ابوان میں کہا گیا ہے کہ ہمارے پاس اچھے لائق اور قابل افراد۔ پونیگر صاحب ہیں، عطا عجفر صاحب ہیں۔ اللہ کا فضل ہے اگر یہ دونوں حفراں موجود نہ ہیں تو ہم ان کے ہر سے ہمیں بہت کچھ کہتا۔ اس کے علاوہ ہمارے دیگر محکموں کے افران ہیں ایرجیکشن دیکٹر کے افراد ہیں۔ کامینس میں بھی ان کا ذکر ہوا تھا خدا کا فضل ہے ہمارے پاس اچھے افراد ابھی بات نہیں کر سب کے سب خدا نخواستہ خلاف ہیں۔ معیار اچھا ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ ہم معیار کو ٹوپل بیوں تک بڑھائیں۔ مجھے فوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے پاس ایک سو سو دس سیسیں ہیں، تمام مراحتات موجود ہیں۔ لیکن ازاد نہیں ہم امریکن لوگوں سے کہہ رہے کہ جدائی اس ٹوپل بیوں کو کم کر دے تاکہ ہمارے افسر آسکیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ مراحتات تو ہیں لیکن اب یہ ہمارا کام ہے کہ ان مراحتات سے استفادہ حاصل کرو۔ ادا اچھے افسر پیدا کرو۔ ہمارے کچھ افسروں بہت اچھے ہیں لیکن ابھی ہم نے اس تعداد کو بڑھانا ہے

جناب اسپیکر! ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرنا ہوں کہ آپ نے بڑے تحمل سے میری باتیں سنیں۔ شکریہ

ڈاکٹر محمد حیدر بلوج و میڈیا اسٹریٹ ٹائمز ایجاد جناب اسپیکر صاحب! اب سے پہلے وضوری

سمجھتا ہوں کہ بعض حضرات خود تو لمبی تقریبیں کرنا چاہتے ہیں مگر دوسروں کی نہیں سننا چاہتے
تاہم میں تختراً اپنے خیالات کا اٹھا کرنا چاہتا ہوں۔

جناب آسپیکر، و معزز ارائیں اسیل اور حاضرین! السلام علیکم: جس طرح میرے بعض
اصحیوں نے سمجھت کی تعریف کی ہے میں بھی اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکت۔

جناب والا! آپ اگر بلوچستان کی ضروریات کو دیکھیں۔ بہاں جتنا روپیہ خرچ برا ہے
وہ کچھ بھی نہیں۔ بلکہ اس کے لئے تو اربوں ڈالسکی ضرورت ہے لیکن جس کوشش اور عملمندی کے
ساتھ پیسہ خرچ ہوا۔ میرے خیال میں اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا (تایاں) اس لئے ایک
متوازن سمجھت پیش کرنے پر میں ذریرعالیٰ اور وزیر خزانہ ہماریوں مری صاحب کو اور ان کے عمل
کو مبارکہ بارپیش کرتا ہوں۔ اور یہ مبارکہ بارے مبارک باد نہیں۔ میری نظر سے کچھ چیزوں گزروں
اور جیسا کہ میرے دیگر سماحتیوں نے بھی ذکر کیا کہ اس سمجھت میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا۔ میں نے
تو کوئی ایسا سمجھت نہیں دیکھا جس میں ٹیکس نہ لگایا گی ہو۔ اس کے علاوہ اسکو کیش اور لیسوں کو فائدہ
ہوا ہے۔ میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔

جناب آسپیکر! میں نے دو تین اہم پاؤں فٹ فٹ کئے ہیں۔ ان کا کچھ ذکر کرنا چاہتا ہوں
میں لمبی تقریب نہیں کروں گا۔ اپنے پاؤں پیش کرنے کے بعد آپ سے اجازت لے کر خشم کر دنگا
ا مید ہے کہ آپ مجھے اس کی اجازت دیں گے۔ بہاں بعض معاملات ڈسکس ہوئے۔ پہلا سوال
جس کا ذکر میں لفظی عالمانی صاحبہ نے بھی کیا وہ ڈپلمہ ہولڈرز کی ترقی کے پارے ہیں سمت
محکمہ اری گذشتیں اور سی ایڈڈ ڈبلیویں ان کو تعینات کیا گیا لیکن ان کو پر دبوش نہیں دی گئی۔
وہ ان کو گرڈ پرستہ اور گرڈ ایچارہ نہیں دینا چاہتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کے ساتھ نہ اضافی ہوگی
جناب والا! آپ کے پاس انجنئریگ کوٹیل ایکٹ ہے وہ حکمرت بلوچستان کو نہیں کہہ سکتے
کہ آپ فلان آدی کو ترقی دیں یا نہ دیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکمکہ کا سربراہ کیمپنی کو اس کی سفارش
کر سکتا ہے لیعنی گرڈ پرستہ کا ایکسیں یا ایس اسی اس کی کارکردگی کے مقابلہ پورٹ دے سکتے
ہے۔ کہ یہ قابل شخص ہے تھجڑہ کا رہے لہذا اس کو ضرور ترقی دی جائے۔ یہ قریب نہیں کرو وہ اتنگا بھر
گرچہ سور پرستہ میں تریں اور آٹھے ترقی نہیں کر سکس گے۔ میرا خیال ہے کہ یہ ڈپلمہ ہولڈرز کے

ساتھ زیادتی ہوگی۔

جناب اسپیکر! دوسری بات ایں یہ گیش اور اس اینڈ ذبلیو کے انہیں از کے بارے میں ہے۔ ان مکملوں میں پہلک سروس گیش کے توسط سے مختسب ہو کر آتے ہیں بیری تجویز ہے کہ سروس گیش کے قبل ان کی تعیناتی ایڈھاک بنیادوں پر کی جائے اور بعد میں ان کی کفیریش اور پر دو شن پہلک سروس گیش کے ذریعے ہو۔ کیونکہ موجودہ طرفی کا رکے تحت جب تک وہ پہلک سروس گیش کے توسط سے ذکری حاصل کرنے ہیں۔ ان کی عمر ٹڑھ جاتی ہے تین چار سال بیرون گار رہنے کے بعد حبیب وہ گیش میں جاتے ہیں قوان کو فر کری میں یعنی سے اس لئے انکار کر دیا جاتا ہے کہ ان کی عمر یہ جو ملکی ہے۔ اور ان کو سرکاری نوکری نہیں ملتی۔ لہذا اگر ان کو آپ ایڈھاک بنیادوں پر تعینات کریں۔ تو ایک طرف ان کو بیرون گار میں جائے گا۔ تو دوسری طرف ان کی عمر کی حد نہیں ہو رہے گی۔ اس میں ریاضی گیش کی خود رت نہیں پڑے گی۔ اس لئے میں اس باؤس کے توسط سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ بکہ بیڑی اس تجویز پر غور کی جائے۔ کہ وزیر اعلیٰ یا مستخلف رخیہ با جس طرح منصب بتوان کو ایڈھاک بنیاد پر تعینات کریں۔ اور بعد میں پہلک سروس گیش گل منظوری حاصل کر لے کریں۔

جناب اسپیکر! اس میں ایک اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔ جو اسپیشل فنڈ سے متعلق ہے میں سارے بھرپوران کا ذکر نہیں کروں گا۔ اگرچہ بیری بات تفصیلی ہے گز زیادہ بھی نہیں جناب والا! مکران کا خاص طور پر ذکر کروں گا۔ کیونکہ ہمارے مکران کے ناشدوں نے بار بار اس کا ذکر کیا۔ غفور بلوچ صاحب، ناصر بلوچ صاحب بیرونی مل رند صاحب، اور سید داد گیرم نے بھی کہا کہ مکران میں بھی نہیں، پانی نہیں، مردیں نہیں اور فلاں چیزیں نہیں اور ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی تفصیل دیتے ہوئے فرمایا کہ اتنے کر مرد فلاں فنڈ سے ملے۔ اتنے کر مرد کویت فنڈ کے نئے دیجڑہ دیجڑہ۔ جناب والا! اس اسپیشل فنڈ کا نہیں کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ ہمارا پڑھ اس سے نہیں ہوا۔ اس کی شان صرف ایک خزانہ بھی کی ہے۔ کہ خزانہ بھی میختا ہے۔ ڈالر پڑھے ہیں ہیں اس سے کچھ نہیں ملتا۔ ہیں اس کا کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ ہیں اپنے سامنے میختیں سے ملتا

آرہا ہوں۔ لیکن آپ کو قیمتی دلانا چاہتا ہوں یہ صرف کہا نیاں ہیں۔ عمل طور پر مکران میں کچھ نہیں ہوا اور ایک روپے کا فائدہ نہیں پہنچا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح ہمارے پر اچھے صاحب نے فرمایا کہ دوستِ مملکت ہمارے علاقوں کے لئے اور بھارے لوگوں کے لئے اور وہاں کے ایمپری لے کے لئے جو فنڈ جیسا کرتے ہیں۔ اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا فیصلہ تو اسلام آزاد ہیں جو تابے یا چھر سیکریٹریٹ کے پی اینڈ ذی ڈپارٹمنٹ میں ہیں آج تک نہیں معلوم کہ بیان کیا کر رہا ہے۔ کویت فنڈ کیا کر رہا ہے۔ اور فلاں کیا کر رہا ہے۔ فنڈ کو ہر جاری ہے یہی ہے ان فنڈز کو کون فتح کر رہا ہے۔ جنابِ دالا! بیانِ دالے یا پی اینڈ ذی دالے میں سے کوئی یہ آگر بتائے۔ کہ ہم نے پر اجیکٹ مکران میں بتایا ہے۔ اور اس سے یہ فائدہ ہوا ہے بہاں پانی جاری ہے اور اس سے یہ فائدہ ہوا ہے۔ سات آنھ سال سے بلوچستان گورنمنٹ سے ہیں کوئی فنڈ نہیں ملا۔ اور اس میں بھی خاص کر روڈز کے لئے جس میں سپیشل فنڈ ملتا ہے۔ آپ مجھے ایک سیل سڑک بتائیں۔ سپیشل فنڈ سے کسی دستِ لٹک نے اس سڑک کو بنایا ہو۔ یہ تو ایک بات ہے۔ درسری بہت یہ ہے جس طرح انہوں نے نیشنل ہائی وے کے متعلق بتایا ہے۔ کہوں گا کہ ہائی وے کا بھی یہی حال ہے۔ پر سوں جام صاحب نے مجھے بتلا یا کرنیشناں ہائی وے کے لئے مرکزی حکومت داسے تھیکیدار رکھا رہے ہیں۔ ان کے تمام خرچ اور تنخواہیں دی دیں گے۔ ہماری سڑکوں کا تھیکیدارہ دہان سے دیتے ہیں۔ اس کے حقن ہیں بالکل معلوم نہیں ہوتا۔ اور نہ ہم سے کوئی مستورہ کرتا ہے۔ اپنی صرفی سے کام کر رہے ہیں۔ اگر وہ سرشاریت کرتے ہیں کہ ان کے تھیکیدار بہتر ہیں۔ اور بلوچستان کی اچھی سڑکیں بن سکتے ہیں۔ وہ ہم سے اچھا کام کر سکتے ہیں۔ یہ شک وہ کام کریں۔ ہیں کوئی اعزاز نہیں ہے لیکن اگر آپ ان کا رکارڈ دیکھیں تو وہ ہم سے بدتر ہیں۔ اس کے باوجود دلکشی وہ ہیں پیسے نہیں دیتے ہیں۔ بلکہ اس جام صاحب سے اپیل کرتا ہوں کہ مرکزی حکومت نیشنل ہائی وے میں ہمارا حصہ دے اور اس سلسلے میں مجھے عینہ جیں یا اسکے شری کو تجویں یا اچھر جس کو وہ چاہیں۔ وہاں تجوادی۔ تاکہ وہ ملک جا کر بات کریں۔ ہم لوگ بیٹھ کر پیغامدہ کریں کہ یہ ہماری سڑکیں یا اس اور اس پر فیصلہ بھی ہم ہی کو کرنا ہے۔ تیسری بہت بچھے ہے کہ مکران کی جو سڑکیں ہیں۔ اس کے لئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے ان سڑکوں کو پہاڑیں بنانیں گے۔ میں جیران ہوں کہ حکومت نے یہ فیصلہ کیوں کیا ہے وہاں پر سچی سڑکیں

بہس بنائی جائیں گی۔ کچی ایک بھی سڑکیں نہیں گی۔
جناب والا! جب بھی بجھت آتا ہے۔ تو یعنی کہا جاتا ہے کہ سڑکوں کی حالت تجھک نہیں
بھے ہیں یہ کہوں گا کہ آپ کوئی بھی سڑک مکران کی لئے لیں وہ دو سو میل سے کم نہیں ہو گی۔ اگر آپ
ان سڑکوں کو پکا بنانے کی کوشش نہیں کریں گے۔ تو ہو سکتا ہے کہ ہماری آنے والی نسلیں ہیں
گالیاں دے کے یہ کیسے ہمارے آباد اجداد تھے۔ جنہوں نے یہ پالیسی بنائی تھی۔ کہ یہاں کچی سڑکیں
نہیں بنی تھیں۔

جناب والا! جو لوگ پالیسی بنار سے ہیں ان کی اولاد تو امریکہ اور کینیڈا میں جاکر رہے
گی۔ یہ بات بخوبی معلوم ہے۔ لیکن ہماری اولاد کہیں نہیں جائے گی۔ ہیں خدا کیلئے ان سے
گالیاں مت دلائیں۔ کہ ہم پر وہاں کوئی پالیسی بنائیں کرو وہاں پر کچی سڑکیں ہی نہیں۔ اگر
وہاں کوئی پالیسی ہے یا کسی نے پالیسی بنائی ہے تو آپ اس پالیسی کو تبدیل کروادیں۔ یہ
قرآن مجید میں نہیں لکھا ہے کہ یہ پالیسی کبھی بھی نہیں بدال جاسکتی ہے۔ لہذا آپ مہربانی فرمائیں
اس پالیسی کو تبدیل کروائیں۔

جناب والا! جس طرح کاظمینگل صاحب نے ایشور پورٹ کے متعلق فرمایا ہے میں
یہ عرض کر دیں گا کہ اگر تربت کے ایشور پورٹ کو مزید اچھا بنایا جائے اور وہاں پر بومنگ فلاٹیں
جادی ہو جائے تو ہمارے علاقے کے لوگوں کو باہر آنے جانے کیلئے تکلیف کم ہو جائے گی۔
اس طرح پنجگورہ کا ہزوی الہ بن رہا ہے۔ آپ اس کو ایک ہی دفعہ سے بومنگ فلاٹیں کیلئے بنوادیں
تاکہ لوگوں کو تکلیف نہ ہو۔

دور اسوال ناظمینگل صاحب کا پاسپورٹ کے متعلق تھا۔ گلف میں ہمارے لوکل لوگ رہتے
ہیں۔ ان میں اکثریت یہاں کے بلوجوں کی ہے۔ لیکن ہماری لمبیسی میں ایک بھی بلوج نہیں۔ اور
وہ وہاں لاوارثوں کی طرح ہیں۔ جب یہ لوگ وہاں جاتے ہیں۔ ان کا کوئی پاسپورٹ نہیں نہیں۔
لوگوں کی وہاں پر کوئی بات نہیں سنی جاتی اور نہ ہی وہاں کوئی اور سنبھالنے والا ہے۔ اس لئے میں
گوارش کرتا ہوں کہ اگر ہو سکے تو چنانچہ پر ہمارے مقامی لوگ ہوں وہاں کی لمبیسی میں ہمارا ایک
لوکل آدمی ضرور ہونا چاہیے۔ جو ان لوگوں سے بات کر سکے۔ انہیں سمجھا سکے اور وہاں ان

کی مشکلات کا ذرا کر سکے۔ جناب والا! اس کے ساتھ ہی میں آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے
بیٹھ چاہتا ہوں۔ (تایاں)

مسئلہ پیغمبر: اب سردار احمد شاہ کھیزان تقریر فرمائیں۔

میر احمد شاہ کھیزان روزیہ بلدیات) (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جناب اسپیکر! جناب وزیر اعلیٰ بلوچستان و خوب وزیر خزانہ ہمایوں مری و معزز لاکھیں
اصلی! السلام علیکم۔ آپ نے جو اس دفعہ شاندار بجٹ پیش کیا ہے۔ میں آپ کو صدارتی پیش
کرتا ہوں۔ کیونکہ یہاں بلوچستان کے دسالیں کم ہیں اور مسائل زیادہ ہیں۔ اس کے باوجود حس
طریقے سے آپ نے اس بجٹ کو بنایا ہے اور وزیر اعظم کے پارچے نکالت کی روشنی میں اس
بجٹ کو آپ نے ترتیب دیا ہے وہ خراج تحسین کے قابل ہے۔ (تایاں)

جناب غالباً اس بجٹ کو عوامی نمائندوں کے ساتھ پیچھہ کر بنا لیا گیا ہے اور اس میں بہت
سی عوامی ضروریات کا خیال رکھا گیا ہے۔ اس میں ایک پالے کی اسکیمات بھی شامل کی گئی ہیں جملہ کہ
یہ ایک پالے کی اسکیمات نہیں ہیں۔ یہ عوام کی اسکیمیں ہیں اور عوام کی خواہشات اور ان کی بیساادی ضروریات
کا خیال رکھا گیا ہے۔ اور ایک پالے اسے اپنے ملائقے میں رہتا ہے اور وہ ان علاقوں کا دورہ
کرتا رہتا ہے۔ وہاں کے عزیب عوام کی ضروریات کو جا کر اپنی انتکھوں سے دیکھتا ہے تو وہ
ان علاقوں کیلئے اسکیمات پیش کرتا ہے۔ جو نکد وہ اپنے ملائقے کی ضروریات سے واقع
ہوتا ہے۔ اس سلسلہ دہا، کی ضروریات کے مطابق اسکیمات پیش کرتا ہے

جناب والا! اس بجٹ میں سب سے پہلے جس پیش کو ترجیح دیا گئی ہے وہ تعلیم ہے
کیونکہ کسی ملک اور صوبہ کیلئے تعلیم کی جگہ اہمیت ہے۔ اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا
جب تک کسی ملائقے کے لوگ تعلیم کی روشنی سے آشنا نہ ہوں وہاں ترقی ناممکن ہے۔ اس بجٹ
میں تعلیم کیلئے خاطر خواہ پیسے رکھ کر یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ یہاں اس صوبے کے محض پہاڑ اور

ریگزاروں میں علم کی روشنی پھیلانی چاہی ہے۔ جو علاقے صدیوں سے تاریخی میں ڈوبے ہوئے تھے۔ تعلیم عام کر کے ان کو روشن کرنا مقصود ہے۔ میں اس پروگرام کا صاحب کامیاب کرتا ہوں۔

جانب خالی دوسرے بذریعہ جیز کو ترجیح دی گئی ہے۔ وہ پانی ہے۔ جب تک کسی علاقے میں صاف سخت اپنی میراث ہو وہ علاقہ ترقی نہیں کر سکتا ہے۔ یقین کریں جب ہم اپنے علاقوں میں حلقہ ہیں۔ وہاں کے جو ہڑوں سے آدمی مولیشی، درندے، پرندے اور چونہ سے ایک ہی جو ہڑ سے پانی پہنچتے ہیں۔ اور اسی جو ہڑ سے ہمارے علاقے کی عورتیں، ہماری امیں بہنیں دس دس میل جبل کر دہ اس علاقے سے پانی بھر لاتی ہیں۔ وہ اس پانی کو گھٹوں میں، مشکیزوں میں کسی سواری پر پایپلیٹ لاتی رہتی ہیں۔ اور اس پانی کو نہیت ہی قیمتی چیز سمجھ کر استعمال کیا جاتا ہے۔ ایسی قیمتی چیز جیسے کوئی عطر ہو اس طریقے سے سنبھال کر رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ گرسنگیں میں دس بارہ میل سفر کر کے دور سے پانی لانا اور کندھوں پر امضا کر لانا سرپر لانا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس لئے میں گداش کرتا ہوں اس عمومی حکومت کے دور میں بسلم بیگ کے شورے سے ہر علاقے میں پہنچ کے پانی کی اسکیسوں بن رہی ہیں اور کئی اسکیسوں پر کام مکمل ہو گیا ہے۔ اور لوگوں میں اطمینان برواء ہے اور اس سے کافی عذتک لوگ مطمئن ہو رہے ہیں۔

جناب والا! میں اس ایوان کے توسط سے آپ کی توجہ صفت کی خرف مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ یہ صورہ بہت دسیع و عریض علاقہ پر چھپتا ہوا ہے بہاں کی سب سے بڑی ضرورت چاہتا ہوں اسی صفت نہیں ہے۔ بہاں پر زمین ناہموار ہے۔ اس علاقے کی سب سے بڑی ضرورت زمین کی نہمواری اور بندات ہیں جب سے ہمارے رحم پی اسے صاحبانِ شخص بھوکر آئتے ہیں اور ہمارے ایم پی اسے صاحبان نے بلڈزروں کی اسکیمات دے کر بندات بنانے ہیں۔ پہلے بہاں پر پارٹی برقی تھی سچے علاقوں میں جا کر سیلاپ بناتا تھا۔ نقصان دینا سچا اب بہاں اچھی آبادی ہمہ رہی ہے اور سچے علاقوں سیلاپ سے نکل گئے ہیں۔ اسم جنرل محمد فیصل صاحب کو صارک بار دستے ہیں۔ کہ انہوں نے ہماری اس ضرورت کو دیکھا اور سمجھا۔ اور انہوں

نے ہماری اس اشہد ضرورت کو دیکھ کر سو بڑو وزیر دینے کا اعلان کیا۔ جو بھاریے علاقے میں آتے ہیں اور جلد اسی زمینداری کے میدان میں سبز القاب آجائے گا۔ اس طرح سے ثابت ہوتا ہے کہ جنرل جنرل محمد ضیا رامنے صاحب، اس صوبے کی ترقی کئے لئے بہت دلچسپی رکھتے ہیں اور اعلیٰ کی دلچسپی سے اس علاقے میں ترقی ہو سکتی ہے۔ نہ کہ صرف اسی لاکھ کی ایم پی ۱ سے ترقی ہو سکتی ہے۔ ابھی جیسا کہ آپ نے سننا ہے کہ ہمارے وزیر منصوبہ بندی و ترقیات نے فرمادا ہے کہ دوست مالک کی خصوصی امداد سے ۲۱ مددوں میں رقم رکھی گئی ہے اور مرکوزی حکومت کے لیوں پر بلوچستان حکومت کی بات چیت چل رہی ہے یہ سب وزیر اعظم محمد خان جو نجیح صاحب اور صدر پاکستان کی خصوصی دلچسپی سے بلوچستان میں ہوا ہے (نامیاں)

جناب اسپیکر! موجودہ بجٹ میں چھہ ہزار نئی آسامیوں کی گنجائش رکھی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ چھہ ہزار افراد کو روزگار مل سکے گا۔ تو چھہ ہزار تعلیم یافتہ ہے روزگاروں کو روزگار ملے گا۔ اور ان تعلیم یافتہ افراد کو روزگار ملنے سے بے روزگاری میں بہت کمی آجائے گی۔ جو ہمارے ملک میں بیرونی طبقہ ہے جن کی نکاحیں آس پاس کے مالک کی طرف ہیں۔ حب وہ روزگار میں بھروسے دہ اپنے ملک اور صوبے کی خدمت کر سکیں گے۔

دوستینا اللہیں دہلانوں میں دوست مالک کی امداد سے سبیل فراہم کی جائے گی۔ تو اگر ۲۲۳ دینا میں اگر سبیل آگئی۔ تو ہر میدان میں انقلاب آجائے گا۔ سبیل بلوچستان کی نہایت ہی اہم ضرورت ہے۔ سبیل کی ضرورت اور اہمیت تو ہر ملک میں ہے میکن بلوچستان میں خاص طور پر اس کی اہمیت ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بلوچستان میں کوئی دریا نہیں ہے۔ نہیں صرف نظریہ اپاریس میں ہیں۔ باقی صوبوں سب باللی ہے سبیل ہے جس کے زیر زمین سیٹھا پانی بہت ہے جب سبیل پہنچے گی۔ اس پر شریب دل یگیں گے اور یہ صوبہ ہمارے چار پانچ سال کے اندر ہی اندر جہاں آج کل پختہ ریت اور شجر علاقہ ہے انش را اللہ سبز علاقہ میں جائے گا اور ایک سبز القاب بلوچستان جناب والا! اس بجٹ میں دونئے دو دوڑنوں کا بھی اعلان کیا گی ہے۔ یہ عوام کی پرانی خواہش تھی۔ میری اس ایوان کے تروط سے جناب اسپیکر سے گذاشتہ ہے کہ دو رالائی اور ٹرولی کے دو اضلاع پر ایک نیا دوڑن بنایا جائے۔

کا سب سے پرانا اور بہت بڑا سب ڈویٹریٹ ہے۔ ۲۳۔ ۱۹۶۷ء کو جب وزیر اعظم صاحب تشریف لائئے تو لوگوں نے ان سے گزارش کی کہ اس کو ضلع بنایا جاتے۔ کیونکہ لورالائی ہم سے ڈیپرچر مو میں دور ہے۔ سامنی، شفا قی اور سماجی طور پر ہم سب سے علیحدہ ہیں۔ لہذا اس کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔ چنانچہ وزیر اعظم پاکستان نے فرمایا ہے کہ اس پر غور کیا جائے گا۔ فہریانی فرما کر اس پر غور کیا جائے۔ کیونکہ ضلع لورالائی ہم سے دور میں دور ہے اس کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔

جانب والا! کسی دور میں بھی ۸ سو سال سے سرکاری ملازمین کو اس قدر ترقی نہیں دی گئی۔ حرف ایک وقت میں ۱۱۰ ملازمین کو ترقی دی گئی تھی۔ جس کا اچھا اثر بلوچستان پر بھی پڑا ایکن تینا بھی اس کم وقت میں موجودہ حکومت کے دور میں سرکاری ملازمین کی خلاف وہیود پر کافی توجہ دی ہے پاکستان مسلم لیگ کی حکومت نے یہاں کے سرکاری ملازمین کی خلاف وہیود پر کافی توجہ دی ہے۔ آج تک کسی دور میں اتنا توجہ نہیں دی گئی۔ اس کا سہرا اور مبارکباد کے مستحق وزیر اعلیٰ اور چیف سینکڑہ اور ان کی کابینہ ہے۔ انہوں نے کافی سرکاری ملازمین کی پہتری کیلئے کام کیا ہے۔ اس لئے مبارک باد کے مستحق بھی یہیں ہیں۔

ضختوں سے متعلق عرض کروں گا کہ ۳۱۔ ۳۱ نئے کارخانے بلوچستان میں لگائے جائیں گے۔ ۳۱۔ نئے کارخانے کا نئے کا مطلب یہ ہے کہ یہاں بلوچستان میں بہت بڑا تعداد کارخالوں کی لگائی جائے گی۔ اور اگر آپ۔ ہر آدمی فی کارخانہ رکھیں تو بہت بڑے پیروزگار طبقہ کو روزگار دے گا۔ اس سے بلوچستان کی ترقی مستحکم ہو جائے گی۔ اور مستقل آمد فی ہو گی۔ اس سے بلوچستان کی پہمانگی دور ہو جائے گی۔ جو روزگار کی کمی ہے وہ دور ہو جائے گی۔

صحت: - کسی قوم کا بھی دارود مدار صحت نہیں پھوپھو پر ہے۔ جب تک کسی قوم کے بچے صحت نہیں ہوں گے۔ تب تک وہ قوم دنیا کے کسی میدان میں ترقی نہیں کر سکتی اور نہ اگر کسی بڑھو ہے۔ اس بچت میں صحت کیلئے دھننا پیسہ رکھا گیا ہے ہم اس سے مطمئن نہیں ہیں۔ اس سے زیادہ پیسہ اوناچا پہنچے سیکن یہاں میڈیکل افسروں کا سونٹی آسامیاں رکھی گئی ہیں۔ ان کو وہاں تعینات کیا جائے گا۔ جہاں پر ڈاکٹر نہیں سمجھے اور لوگوں کو سو سو سیل اور ڈیگر ٹریننگ سو میل کا سفر کرنے آتا پڑتا تھا۔ ان کو اس سے بہت سہوںت پہنچے گی۔ اور ان کو اس دور کا سفر نہیں کرنا پڑے گا۔ یہ ایک بہت اچھا قلام ہے۔

مواصلات: کسی ملک میں مواصلات کی ترقی ایک بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔

ہمارے صوبہ بلوچستان میں ۲۰۰۸ء سال سے آج تک ایک اپنے ریلوے لائن نہیں بنی ہے آپ دیکھیں گے کہ ملک میں کتنی ترقی ہوئی ہے اور دوسری جگہوں پر ریلوے لائن اور ریلوے بننے کی ہیں۔ اگر مواصلات کا نظام صحیح ہو تو ہم سامان ایک علاقے سے دوسرے علاقے تک بٹھ جاسکتے ہیں۔ یہاں پر ریلوے لائن بچھانا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اسی وجہ سے کہ اس کو حل کیا جائے گا۔ ہوا فی اڈے مختلف علاقوں میں بنا شے جاری ہے۔ اور ہم اسید کرتے ہیں جیسے اب تو سیچی پر دگرام بنار ہے ہیں۔ اس کے ساتھ لورالائی کے ہوا فی اڈے کو بھی شامل کر دیا جائے گا تاکہ اس علاقے کے لوگوں کو بھی سہولت ہمیا ہو جائے گی۔ ہر بانی فرما کر لورالائی کے ہوا فی اڈے کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔

زراعت ہر ملک کی روایتی حد کی بھروسہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر کسی ملک میں زراعت کا پیشہ صحیح راست پر نہ کیا جائے۔ وہاں ترقی نا ممکن ہے۔ ہمارے بلوچستان میں نو سے خصہ لوگ زراعت سے والبست ہیں۔ اس کی ترقی کیلئے بڑی رقم کی ضرورت ہے۔ اس کیلئے ایک اسی مثل قدر ہونا چاہیے۔ جس کیلئے موجودہ زرعی کالج کھولا جا رہا ہے۔ یہ ایک پہلا بڑا قدم ہے اور یہ ہمارے صوبے کی زرعی ترقی کیلئے ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہم ذریز زراعت کو آپ کے قو سط سے گزارش کریں گے۔ کربارخانے ہمارا دو دو لاڑ علاقہ ہے۔ یعنی جب بھی درچار درخت لانا پڑتے ہیں۔ تو یہی سویل کا سفر کرنا پڑتا ہے کوئی اگر دور میں پھرنا پرتا ہے۔ جبکہ یہاں ٹرانسپورٹ کا نظام نہیں ہے۔ لہذا ہمارے لئے ایک نرسری کا دیں۔ جناب والا بارخان زرعی علاقہ ہے آپ یہاں کاریگار ڈیکھ لیں تو معلوم ہوگا۔ لورالائی، بڑوب اور ڈی جی خان کو غله کی سپلائی یہیں سے ہوتی ہے یہ مددوار کا علاقہ ہے۔ اس لئے نرسی قائم ہونی چاہیے۔ جب درخت بڑھ جائیں گے۔ لوگوں کی حوصلہ اذانی ہوگی اور ہماری خوشحالی آئے گی۔ (تایاں)

مسٹر اسیکر: سردار صاحب صہر بانی فرما کر ذرا محقر کریں۔

وزیر پلیکیت: بہت بہتر جناب۔

جناب اسیکر! بلدیات ہمارے ملک میں بڑی اہم حیثیت رکھتا ہے۔ یہ نظام

صدیوں سے چلا آ رہا ہے۔ اور مختلف طریقوں سے لوگ اپنے وسائل سے اپنی مدد آپ کے تحت کام چلاتے ہیں اور جھوٹے جھوٹے مسئلہ علاقائی سطح پر حل کرتے ہیں ہمارے صدر حملت جنرل محمد حسین احمد صاحب نے اپنے وقت میں بلڈ یا قیائلیشن کروائے عوامی نمائندے آئے اور انہوں نے اپنا کام سنبھالا (تاپیاں)۔ جہاں تک صدر صاحب کا تعلق ہے تو اج اس ایمبلی میں ہم بیٹھے ہیں۔ یہ ان ہی کی مرہون منت ہے۔ ہم صوبائی ایمبلی میں عوام کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ اسی طرح قومی ایمبلی بھی کام کر رہی ہے۔ مسئلہ پر غور ہو رہا ہے۔ یہ سب ایک ہی شخص کی مرہون منت ہے۔ اور وہ صدر پاکستان جنرل محمد حسین احمد صاحب ہیں۔ (تاپیاں) انہوں نے اس ملک میں جمہوریت لائی ہے۔ اس نظام کو جتنا بھی آگے بڑھایا جائے۔ اتنا کام ہے۔ یہ عوام کا اپنا دیبا ہوانظام ہے۔ میری گزارش ہے کہ بلڈ یا قیائلی نظام کو کامیاب بنانے کیلئے اور عوام کے مسائل حل کرنے کیلئے زیادہ سے زیادہ قدم دی جائے۔ تاکہ سارے علاقوں کے لوگ جھوٹی جھوٹی ایکیں خود چلا سکیں۔

جناب والا! میں وزیر اعلیٰ چاہم میر غلام قادر خان کا بہت شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے دیگر دس بارہ علاقوں کے ساتھ بار بھان کو بھی پر اجیکٹ ایر پا قرار دیا ہے اور قرقی کرنے کا موقع دیا۔ صوبے میں امن و امان کی صورت تحال پر بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اگر یہاں امن و امان نہ ہوتا تو گذشتہ ایک سال میں اتنی ترقی ممکن نہ ہوتی۔ امن و امان قائم رکھنے کا ہمراں ان کے سر ہے۔

جناب اسیکر امیں آخر میں دو تین گزارشات پیش کروں گا۔ ایک تو یہ کہ مختلف علاقوں میں جنک کی سہولتی دستیاب ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں صرف ایک نیشنل بنک ہے باقی بینک جو قومی ملکیت میں ہیں۔ ان کی کوئی شاخ نہیں۔ میری گزارش ہے کہ بنک کو اس سے کہا جائے کہ وہ بار بھان میں اپنی شاخیں بخوبیں اور لوگوں کو بیچ، کھاد اور دیگر صورتیات کیلئے جھوٹے جھوٹے بلا سود قرضے فراہم کریں۔ سہیں دد سو میل دو روپالی آنا پڑتا ہے۔ اب تو لو رالی ڈوپنل سہیڈ کوارٹر بن گیا ہے۔ اور رائش دغیرہ کے بندہ دبستہ کا سوال ہاں پیدا ہوئی ہوتا۔ لہذا وفاقی حکومت سے اپنی کروں کا کردہ قومی بنکوں کو ہدایت کرے کہ وہ دوسرے علاقوں میں اپنی شاخیں بخوبیں۔ نیز زرعی بنک کی شاخیں بخوبی جائیں۔ تاکہ عزیب زمینداروں کو قرضے حاصل کرنے کا موقع مل سکے۔ جناب والا! وہ کہیں گے کہ نقصان ہو گا۔ لیکن پاکستان

میں تو اور بہت سکھ گئیں ہیں۔ جہاں بنک نقصان میں چل رہے ہیں۔ لہذا میری اس گزارش پر غذرا کیا جائے۔

مسٹر اسکمکم : سردار صاحب - مختصر کریں - شکریہ -

وزیر بلدیات : اچھا جناب۔ آخر میں میں ایک اور گزارش کرنا چاہتا ہوں جو یہ ہے کہ وزیر اعظم جو نجی صاحب اپریل میں بار بخان تشریف لائے تھے۔ تو گوں کے دیرینہ مطالبات انہوں نے منظورِ زمانے تھے۔ وزیر اعظم صاحب نے چند اعلانات کئے تھے۔ مثلاً یوب و یلوں کی تضییب، کامیج کا اجراء، ہستیان اور غریب زمینوں کے سارے ہے بارہ ایک زمین کی قیمتی کیلئے دفعہ فرمایا تھا۔ میری گزارش ہے کہ ان پر عملدرآمد کروایا جائے۔ شکریہ۔

جناب اسکمکم اخیر میں وزیر اعلیٰ صاحب اور آپ سب حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے بڑے حوصلے کے ساتھ میرجاہات میں نہیں۔ والسلام۔ (تمالیاں)

سردار بہادر خان بھٹکڑی (وزیر خوارک) : بسم اللہ الرحمن الرحيم

جناب اسکمکم صاحب! وزیر اعلیٰ جامیر غلام قادر خان صاحب، وزیر خزانہ میر بہادر خان مر کا صاحب اور میرے محترم ساختیو! السلام علیکم! بجٹ پر میرے ساختیوں نے بڑی تفصیل سے بجٹ کی ہے۔ میرے خیال میں ایوان بھی اب اس موڑ میں ہے کہ مختصریات کی جانبے اور ان کو بخانا کھانے کیلئے فارغ کیا جائے۔ بجٹ کے بارے میں اس حکومت کی فراخدا لانہ دیرانہ اقدام کی میں تعریف کرتا ہوں۔ بلاشبہ سرکاری ملازمین اور میوریز ملازمین کی مستحقی کی صورت میں اور نئی آسامیاں جو پیدا کی گئی ہیں۔ یہ سب نہایت قابل تحسین اقدام ہے۔

جناب والا یونیورسٹی کے بارے میں ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ یونیورسٹی کو نکل رہا تھا اس کی وجہہ میلت کو ضرور برقرار بخوا جائے۔ کیونکہ مستقل ہونے کے بعد ممکن ہے الجیہہ اقدامات کئے جائیں۔ کیونکہ یونیورسٹی کو اپنے اضلاع سے دیگر اضلاع میں تبدیل کیا جائے گا۔ اس طرح یونیورسٹی کی افادت ختم ہو جائے گی۔ میری گزارش ہے کہ اس ملازمت کو اس کمیکر کیا میں نہ لایا جائے۔ بلکہ اس کا جو راستی طریقہ کار ہے اس کو برقرار بخوا جائے۔

اس کے علاوہ دوسری اہم بات ملک میں امن و امان کے قیام سے متعلق ہے۔ کیونکہ امن کے بغیر ترقی کا ہونا ناممکن بات ہے۔ اور محل ہے۔ اس سے قبل بلوچستان میں گزشتہ ادوار میں جو دور آشوب گزرا ہے۔ وہ آپ سب پر عیاں ہے اور اس کی وجہ سے بلوچستان کی ترقی میں بہت بڑی رکاوٹ آئی۔ کیونکہ عوام اور حکومت پہلیشہ سیاسی نفرہ بازی کی وجہ سے بوس پہنچا رہے ہیں۔ اور اس کی وجہ سے جو ترقیاتی عملی میں رکاوٹ آئی۔ اور یہ صوبہ پاندہ ہوتا چلا گیا۔ اور اس وقت صوبے کے عوام سے گزارش اور سفارش کرتا ہوں کہ وہ سیاسی نفرہ بازی سے گزینہ کریں اور جو امن و امان کی موجودہ صورت حال کو برقرار رکھیں۔ اور موجودہ حکومت سے بھرپور تعاون کریں۔ تاکہ اس وقت جسم کی ترقی رفتار جباری ہے۔ وہ جباری رہے اور اس میں مزید تیزی آجائے۔ میں امید کرتا ہوں کہ بلوچستان کے لوگ امن و امان کی حورت حال کو برقرار رکھیں گے اور موجودہ حکومت سے بھرپور تعاون کریں گے

جناب اسپیکر! میری چند گزارشات میں جو میں عرض کروں گا کار جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس صوبے میں دوڑے میدانی اضلاع پر آباد اور کچھ ہیں۔ لفیر آباد میں نہروں کی وجہ سے آبادی ہوئی ہے لیکن کچھ کاڈار و مدار سیلا یہ پالی پر ہے۔ لہذا یہ توجہ کاظلگار ہے کیونکہ سیلا ب کے علاوہ کوئی اور ذریعہ آپا خی نہیں ہے کہ اس میدانی علاقہ کو سیراب کیا جائے۔ میں حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ اس پالی کو جس طرح بھی مکن ہو۔ انجینئرنگ کے نقطہ نظر سے منصوبہ بندھا کر کے زیادہ سے زیادہ قابل استعمال کیا جائے اور اس میدانی علاقے کو آباد کیا جائے۔ اس کے علاوہ یوں ایسی سیلا یوں کے نتیجہ میں آب برداشت چکا ہے۔ اس سے ہزاروں ایکڑ آباد ہوا کرستھے۔ لہذا میری سفارش ہے کہ اس کی دبارہ تغیر کی جائے۔

جناب والا یہ ملک اللہ کی نعمتوں سے مالا مال ہے۔ کئی اقسام کے میوه جات پیدا ہوتے ہیں۔ یہاں کوئی ایسا کارخانہ لگایا جائے۔ اور ان چیزوں کو محفوظ کیا جائے۔ تاکہ صوبہ کی آمدی میں اضافہ ہو۔ ساحلی علاقوں کے بارے میں گزارش ہے کہ ان پر خاطر خواہ توجہ دی جائے۔ اور وہاں منصوبہ بندی عمل میں لائی جائے۔ اس سے بلوچستان کی آمدی میں خاطر خواہ اضافہ ہو جائے گا۔ میں یادِ اس کے تو سط سے دزیر خزانہ اور اس کے عمل کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی کاڈخون سے اچھا بیٹ پیش کیا ہے اور اپنے قائد مسلم لیگ کے صدر محمد خان جو شجوں کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے

خاص طور پر بلوچستان کا طرف توجہ دیا سپتامونی دریماں کئی سکھوں کے لئے فنڈز فراہم فرمائے ہیں۔ دالسلام شکریہ (تاییان)

مسٹر اسپیکر: اب سردار دینار خان کرد اپنے خیالات کا انہمار فرمائیں گے۔

سردار دینار خان کرد: جناب اسپیکر اب بحث پر بات کرنے کے بعد میں مختصرًا دیوانی مقدمات کے بارے میں کچھ عرض کروں گا۔ بحث پر بیان کئی تقریبہ میں ہو گیا۔ آپ نے بلا حظ لیا ہو گا کہ وہ پہلے تو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ میکن ساختہ ہماق پر بھی کرتے ہیں۔ جیسا کہ بخشن خود صاحب نے صاف اعتراف کیا کہ میں مسلمان ہوں ہیں ہوں۔ بات سیدھی بھی بھی۔ بحث پہلیہ دسال کے مطابق بتا سہے۔ مسلک استثنے میں کہیے بحث اسرا کو پورا نہیں کر سکتا۔ میکن بہت لوگ اس بحث کو پسند نہیں کرتے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ بہترین بحث ہے اور میں سوارکے باد دیتا ہوں (تاییان)

جناب دالا! میں دیوانی معاملات کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے مقدمات تفصیل اور ڈیسیسپ کی عدالتون میں چلتے ہیں۔ اس کے علاوہ کمشنر پورڈ اف روپونیو، سیشن کورٹ اور بانٹ کورٹ میں ہمارے مقدمات چلتے ہیں۔ یہ لپتوں تک چلتے ہیں اور ان کے خصیلے نہیں ہوتے۔ علاوہ اذیں شریعت میں بھی مقدمات چلتے ہیں۔ اس کیلئے میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں کہ ہمارے جتنے بھی دیوانی مقدمات میں شریعت کورٹ میں چھٹپتیخواہ اور کسی اور عدالت میں نہ پیش کئے جائیں۔ کیونکہ لوگوں کو اس کے لئے دکیل اور جکہ دو ہیں کرنی پڑے گی۔ اب سردار بہادر خان بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کو پتہ ہے ایک مقصد ہے۔ جو چین سال سے چل رہا ہے۔ جس کیلئے میں اور سردار بہادر خان اور کچھ نمائندے قلات کے اور اس کو صحیح دس بجے سے شروع کروا دیا اور اس کے دس بجے تک ختم کر دیا۔ اور یہ مقدمات جب عدالت میں جانتے ہیں تو طول پکڑتے رہتے ہیں۔ حد آرڈیننس کے مقدمات ان عدالتون میں چلتے رہتے ہیں۔ دس دس اور بیس سال تک لگ رہتے ہیں کئی سال تک پیسیں چل جا رہتی ہیں۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ دیوانی مقدمات خاصاً عدالتون میں چلیں اور اس کی اپیل شریعت کورٹ میں ہو۔ ابھی جو فیصلہ فاضل کی عدالتون کے خلاف ہوتے ہیں۔ وہ سیشن

کوڑٹ میں ہوتے ہیں۔ عدالتوں میں تا خنا کو قوانین کا پتہ نہیں ہے۔ اور سیشن جج کو شریعت کا پتہ نہیں ہوتا ہے۔ اور اس کی مشکلات کا سامنا اپنی کنون ہو چکتا ہے۔ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اسلامیت کا ضرور ازالہ کیا جائے۔

جناب اسپیکر! ایک اور عرض میں بھی آرپی اور پولیس کے متعلق عرض کروں گا کہ کس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ پٹ فیڈر، ڈیرہ مراد جمالی اور خضدار کیلئے اور بھی کے علاقوں میں ان کیلئے کوئی بارکوں کا انتظام نہیں ہے۔ یہ سارے لوگ خیوں میں ٹھٹے ہو رہے ہیں۔ اور موجودہ شدید گری کا تصور کر سیا کر دہ کیلئے گزارہ کر رہے ہو رہے ہو رہے ہیں؟ اگر یہ واقعی صحیح ہے تو اس پر شدید توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جتنا جلد ممکن ہو اس کے لئے بارکوں کا انتظام کیا جائے تاکہ دہ اپنے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دے سکیں۔ اور اگر وہ اپنے فرائض صحیح ادا نہیں کرتے ہیں تو اس کی دھیر یہ ہے کہ ان کیلئے سرچیز کیلئے جگہ نہیں ہے۔ یہ میرے گزارشات ہیں۔ جو میں نے پیش کر دیا ہیں۔ میں آخر میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ السلام و علیکم

مسٹر اسپیکر: اب نصیر احمد باجا تقریر فرمائیں گے۔

مسٹر نصیر احمد باجا: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جناب اسپیکر صاحب! وزیر اعلیٰ بلوچستان و محوزہ ارکین ایسیلی السلام و علیکم! بلوچستان کا اس حال کا تاریخی بجٹ ہے۔ جس کے لئے میں حامی میر غلام قادر خان وزیر خزانہ ہمایوں میر کو مبارکباد پیش کرتا ہوں (تمالیں)

جناب اسپیکر! میں اپنے علاقے کے مسائل اور پختہ تجادیز پیش کرتا ہوں جس کیلئے مجھے امید ہے کہ آئندہ سال کے بجٹ میں ایسی شامل کیا جائے گا۔

جنادا! اگذشتہ سال چین کیلئے ڈیویسٹمن بورڈ ون کی عظیوری ہوئی تھی۔ لیکن ابھی تک کام خرید نہیں کیا گیا۔ لہذا اس پر کام جلد از جلد خرید کیا جائے۔ جناب اسپیکر چین ایک کاروباری شہر ہے۔ جس کا گیلیوں ڈائریکٹ سسٹم کے تحت نہیں ہے۔ اس کو ڈائرکٹ ڈائریکٹ کے نظام کے تحت لایا جائے

جناب والا! چن آبادی کے لحاظ سے ایک وسیع علاقہ ہے۔ لیکن تا حال چن کو ضلع کا درجہ نہیں دیا گیا۔ میری بھتوئی ہے کہ چن کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔ چن میں عدالت نہ ہونے کا وجہ سے پر لشائی کا سامنا ہے۔ میری بھتوئی ہے کہ وزیر اعلیٰ میں چنان رہوئے کی ہے کارپوری ہوئی ذمین کیلئے رقم مہیا کر دیں۔ تاکہ اس پر سٹیڈیم بنایا جائے۔ تاکہ اس کے لئے چن کے عوام وزیر اعلیٰ صاحب کیلئے پیشہ دعا گور ہیں گے۔

جناب والا! کوئٹہ تاچمن روڈ کی حالت خراب ہے۔ لہذا اس پر کام تیز کا اور صحیح معنوں میں کیا جائے۔ تاکہ اس کیلئے چن کے عوام وزیر مواصلات کو وعدائیں دس اور سکون سے سفر کریں۔ آبادی کے لحاظ سے چن ایک بڑا شہر ہے۔ لیکن اندر کا بچ کو دُکری کام کا درجہ نہیں دیا گیا۔ لہذا میری بھتوئی ہے کہ اس کو ڈگری کا بچ کا درجہ دیا جائے۔

جناب والا! میں وزیر اعلیٰ صاحب کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے وعدہ کیا ہوا ہے۔ کہ چن کو صحیح معنوں میں چن بناؤں گا۔ اسید ہے جو وعدہ کیا ہے اسے وہ بخاطبیں گے۔

ہم وزیر اعلیٰ صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ چن شہر کو سیالاب سے بچانے کے لئے کویت فور کے تحت بند بنانے کا کام بخوبی ہو چکا ہے۔ اور اگر فور مہیا رکیا گیا تو شہر میں سیالاب آنے کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ لہذا اس بند کو مکمل کیا جائے اور آخر میں میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں لشکریہ (تالیاں)

ہسٹری پیپلز: اب اسمبلی کا اجلاس شام ساڑھے چار بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔ اس وقت وزیر خزانہ صاحب اپنی جوابی تقریر فرمائیں گے اور حام صاحب الیان سے خطاب کریں گے۔

راسمیلی کا اجلاس دوپہر دو بجکرن پر منٹ پر شام ساڑھے چار بجے تک کر لے۔
ملتوی ہو گیا)

اجلاس دوبارہ سائز سے چار بجے سے پہلے زیر صدارت مسٹر اسپیکر شروع ہوا

مسٹر اسپیکر: اب ذریخزانہ تقریر کریں گے۔

میر ھمامیوں خان صری (وزیر خزانہ) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جانب محمد صردار خان کا کڑا صاحب اسپیکر صوبائی اسمبلی! جانب جامیر غلام قادر خان صاحب وزیر اعلیٰ بلوچستان۔ ذرا نئے نزام اور محترم ارکین صوبائی اسمبلی۔ السلام و علیکم میں نے ۱۳ اگوست کو آپ کی خدمت میں بحث تقریر پیش کی تھی۔ میں آپ کا مشکور ہوں۔ اس موزع ایوان نے ۱۴ اگوست کو ضمنی بحث کی منظوری دی۔ ۱۴ اگوست سے آج تک یعنی چار دن بحث پر موزع ارکین اسمبلی نے بھرپور بحث کی۔ آپ کی بحث میرے لئے مشعل راہ رہے گی۔ میں اس موزع ایوان کو تین دلاتا ہوں کہ ہم وہ بات جو میرے لیس میں ہے آج کی رہنمائی میں اس صوبے کے عوام کی خدمت کیلئے کروں گا۔

عام بحث ختم ہونے کے بعد آپ سے پھر مخاطب ہونے کا مقصد یجا ہے کہ میں ان سب موزع ارکین کا تدقیق دل سے شکریہ ادا کروں۔ جنہوں نے بحث کے مطابق کے بعد مجھے اپنا تجاذب سے مستفید ہونے کا موقع دیا۔ ہماری حکومت نے خلوص دل سے بلوچستان کی ترقی اور عوام کی خوشحالی کو مد نظر رکھتے ہوئے اگلے سال کا بحث تشکیل دیا یہ بحث انسانوں کا بنایا ہوا ہے اور یہ سوچنا کہ اس میں کوئی خامی نہ ہو تو فلسفہ ہمی ہو گی لیکن میں آپ کو اس بات کا تین دلاتا ہوں۔ کہ اس بحث کی تیاری میں ہم سب کا خلوص شامل ہے۔

بحث کی بحث میں ہمارے ساتھیوں نے تعریفی کلمات کہے۔ جو حکومت کیلئے باعث اٹھنا ہیں۔ ہمارے بعض ساتھیوں نے چند امور پر تفہید بھجو کی۔ ہمیں ان کے خلوص پر کوئی مشکل نہیں۔ یہ تنقید سے صرف ان کا حق تک ملکہ فرض ہتا۔ میں نے عدیہاگر اپنی بحث تقریب میں کہا تھا کہ میں بلوچستان کو ترقی دے کر کم سے کم حدود میں ملک کے دوسرے صوبوں کے برابر لانا ہے۔ اس لئے مزدوری ہے کہ ہم میں سے ہر شخص جتنا عمل ہو سنکل حکومت سے تعاون کرے۔ میں اپنے لئے بلوچستان کے خدمت کے موقع کی

فراتری کی اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان تصور کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے احساسات تو شاید بھروسے بھی زیادہ ہوں۔ اس صوبے کی حکومت میں اگر ہم سب لوگوں کا خلوص شامل ہو تو کوئی دچھنیں کر ہم بلوچستان کو جلد ہی ایک عظیم اور حوزہ شمول صوبہ بنانے میں کامیاب نہ ہو سکیں۔

میں موجودہ بجٹ میں حکومت کی سب سے بڑی کامیابی جو سمجھتا ہوں وہ یہ کہ ہمارے کسی بھی میرے یہ فضلاً یافتہ میں کی کہ، ہوں نے پچھلے سال بجٹ میں بحث کے دوران جو مسائل اٹھائے تھے۔ ہم نے انہیں حل نہ کئے ہوں۔ میں نے اپنی بجٹ تقریر میں یہ عرض کیا تھا کہ پچھلے بجٹ سیشن میں وہ تمام نکات جن کی معزاز ارکین اسمبلی نے نشاندہی کی تھی۔ ہم نے خلوص دل سے ان پر پورا پورا عملدرآمد کرنے کی کوشش کی۔ ہم نے تقریباً ہر ماہ صوبائی کامیونیٹی میں ان نکات کا جائزہ لیا اور آج میں خیریہ کہہ سکتا ہوں کہ ہمیں ایسے تمام معاملات کو حل کرنے میں سو فصل کامیابی ہوتی ہے۔

حقیقتاً پچھلے بجٹ میں اٹھائے گئے تعین مسائل تو ایسے تھے جن کا حل اتنا آسان نہیں تھا۔ یوئیز کو مستقل کرنا۔ نور الائی اور پیغمبر آباد ڈوڈن کا قیام، ۱۴ ڈیسیس ہزار طاز میں کی اسامیوں کو مستقل کرنا، تین ہزار سنتی بخوبی طاز میں کوہ بیکو لکرنا۔ صوبائی سول سروں کے طاز میں کی دسیع پہیا نے پر ترقیاتی عمل میں منتخب نمائندوں کی خلویت خضدار اور تربت مادل سکول کا قیام۔ نور الائی مادل سکول اور کیدڑت کالج مستونگ میں کلاسیں مشروع کرنا، اور اساتذہ کیلئے خصوصی الاؤنس صوبائی حکومت کے ایسے فیصلے ہیں۔ جنہیں بلوچستان کے عوام پڑے عرصہ تک یاد رکھیں گے۔ ہمیں ان فیصلوں میں کامیابی اس لئے ہوتی ہے کہ ہمیں اپنے ساتھیوں کا پورا اتعاون حاصل تھا۔ اور ہمیں اپنے وزیر اعلیٰ خباب جام میر غلام قادر خان صاحب کی رہنمائی حاصل ہے۔

موجودہ بجٹ میں بجٹ کے دوران ہمارے معزاز ارکین اسمبلی نے کئی مسائل کی نشاندہی کی۔ یہ مسائل دو قسم کے ہیں ایک تو وہ جن کا تعلق مرکزی حکومت سے ہے اور دوسرے وہ جو صوبائی دائرہ اختیار میں آتے ہیں۔ ہم نے ردزادہ بجٹ کے اجلاس کے بعد ان مسائل کا جائزہ لیا۔ آخر میں ۱۹ جون کو وزیر اعلیٰ خباب جام میر غلام قادر خان کی حضورت میں اجلاس ہوا۔ اور ان تمام نکات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ ۲۱ جون کو

اتحاد نے لے گئے۔ مل پر محی دوبارہ اجلاس منعقد ہوا۔ خیاب وزیر اعلیٰ صاحب اپنے خطاب میں ان مسائل کی نشانہ بھی کریں گے۔ وزیر اعلیٰ میری اختلافی تقریر کے بعد آپ سے خطاب کریں گے۔ انشاء اللہ ہماری پوری کوشش ہو گئی کہ اگلے مالا سال میں ان مسائل کے حل پر خصوصی توجہ دیں۔ تاکہ جب آپ کی حدمت میں دوبارہ حاضر ہوں تو یہ مسائل حقیقی اوس حل ہو چکے ہوں۔

آپ کو علم ہوا کہ مرکزی حکومت نے بھلے سال قومی مالیاتی کمیشن کی تشکیل کی تھی آئین کی دفعہ ۱۴۰ کے تحت صوبائی اور مرکزی حکومت کا مالیاتی رشتہ قومی مالیاتی کمیشن کی سفارشات کے تحت ہوتا ہے۔ مرکزی حکومت ہر بار پنج سال بعد قومی مالیاتی کمیشن کی تشکیل (و کرتا) ہے اور اس کمیشن کی سفارشات کے تحت صوبائی حکومت کو اپنا خراحت پورے کرنے کیلئے وسائل ملتے ہیں۔ حکومت نے ۱۹۷۲ء میں جو کمیشن تشكیل دیا تھا اس کی سفارشات کے تحت انہم طبق، سیدن علیکم اور کپاس پر برآمدی میکس سے حاصل ہونے والی آمدنی کا بیس فیصد مرکزی حکومت اپنے پاس رکھتی ہے۔ اور اسی فیصد صوبوں کو ان کی آبادی کے تناسب سے تقسیم کیا جاتا ہے۔ ۱۹۷۹ء میں، حکومت نے ایک نیا کمیشن تشكیل دیا تھا۔ لیکن کمیشن کی سفارشات پر عذر آمد کا فیصلہ نہ ہو سکا اس لیے ابھی تک صوبائی حکومت کو ۱۹۷۸ء کے ایوارڈ کے تحت رقم مل رہی ہیں جو نکے یہ ایوارڈ کیا رہ سال پر اتا ہے۔ اس لئے صوبائی حکومت کے وسائل اخراجات کے مقابلے میں بہت کم ہیں۔ اگلے سال کے بیجٹ میں صوبائی حکومت کے اخراجات اور آمدنی کا تفاؤت ایک سو چالیس کروڑ روپے ہے۔ مرکزی حکومت نے سال ہوا کہ کمیشن تشكیل تو دیا لیکن ابھی تک اس کمیشن کا صرف ایک اجلاس ہوا ہے۔ اس کمیشن میں میں خود اور سردار عیقوب خان ناصر بلوچستان کی نمائندگی کرتے ہیں۔ میں اس ایوان کے توسط سے مرکزی حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ کمیشن کی سفارشات جلد مرتب کی جائیں تاہم ہمیں اگلے پانچ سالوں میں اپنی ضروریات کے مطابق وسائل مل سکیں۔

آپ نے بیجٹ بحث کے دوران اپنے علاقہ کے مسائل کی نشانہ بھا کی ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ آپ کے بہت سے مسائل ایسے ہوں جن کا جائزہ لینا ضروری ہو بجھت پر بحث ختم ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ اس کے بعد بات چیت کے دروازے بند ہو جائیں

لگے۔ ہماری حکومت کو آپ کے سشوروں اور بخادین کی ہر وقت ضرورت ہوگی اس لئے آپ جب چاہیں اپنے مسائل حکومت کے علم میں لا سکتے ہیں۔ اس صورتے کو ہم نے مل جالا کہ ترقی دینی ہے۔ میں آپ کو لقین دلاتا ہوں کہ آپ جو اس صورتے کی امکانوں کے پاس مدد ہیں۔ آپ کی عزت اور احترام ہمارے لئے سب سے زیادہ اہم ہے۔ آپ کا دھار اور آپ کی عزت ہم سب کا دھار اور عزت ہے۔ ہمیں بلوچستان کے رائے دہندگان کو یہ بتانا ہو گا کہ آپ نے ہم پر جو اتفاق دیکھا ہے ہم اس پر پورے اترے ہیں۔ ہم نے رائے دہندگان کے مسائل کو حل کرنے میں ایمانداری اور خلوص دل سے کام کیا ہے۔ ہمارے لئے کسی قسم کی گروہ بندی کی کوئی حیثیت نہیں۔ ہم سب با ایک ہیں ایک ہو کر ہمیں گے اور ہمارا مقصد ایک ہو کر اس قوم کی خدمت کرنا ہے۔ میرجا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب کرے۔ آ میں۔ شم آ میں۔ پاکستان زندہ یاد (تایاں)

مسٹر اسیکر : میں وزیر اعلیٰ صاحب سے ہوں گا کہ وہ اب آخ میں بجٹ پر اپنے خیالات کا اٹھار فراہیں۔

جام میر غلام قادر خان روزیر اعلیٰ

جناب والا! میر سے لے کر باعث عزت کا مقام ہے کہ میں ۱۹۸۷ء کے بجٹ پر تفصیلی جائزہ پیش کر رہا ہوں۔ اور اس کے مطابق میں تمام میران جہاں تک بھروسے ممکن ہو گئے ان کے انتہائی کٹے نکالت کا جواب دے سکوں۔ جنہوں نے بجٹ پر تنقید کی ہے یا تعریف کیا۔ یا اعڑاض کیا ہے اور ہمیت کا جواب ہمیت سے مطلقاً اور تنقید کا جواب تنقید سے دون گا۔ لیکن میں یہ کوشش کروں گا کہ تنقید کا جواب محبت اور خلوص سے دوں۔

جناب والا! یہیشہ یہ روایت رہی ہے اور بھی شاعر کے وہ الفاظ اور آرہ ہے ہم کہ

”وہ قتل بھی کرتے ہیں تو جو چاہیں ہوتا

”ہم آہ جی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں یہاں“

جناب والا! وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے منہ سے اگراف بھی نکل جائے تو وہ نہ

نکلے۔ لیکن اگر وہ قتل بھی کریں تو ان کے لئے کوئی بڑی بات نہیں۔ میں ان انتہا پسندوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اصل یا صحیح جمیوریت کا مقصد کیا ہے اور یہ جو مذاہدے منتخب ہو کر آئے ہیں۔ ان کا مقصد کیا ہے۔ ہمیں عوام نے کس مقصد کیا ہے۔

جناب والا مجھے یہ سچتے ہوئے افسوس ہوتا ہے اور جب بھا افظ افسوس کہتا ہوں۔ اس پر بھی مجھے افسوس ہوتا ہے۔ بات یہ ہے کہ جب ہمہ مت کرتے ہیں۔ اور خلوص نیت کے ساتھ خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں ہمارا یہ خلوص بھی جرم نظر آتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ اپنے دل کی بات بھول گئے ہیں اور انہوں نے اپنے گریبان میں جھینگ کر نہیں دیکھا۔ انہوں نے اپنا الحجہ بھر نہیں کیا۔ میں اس تفضیل میں جانا نہیں چاہوں گا۔ لیکن میں اپنے نمبر ایک کو یہ لقین دلانا چاہتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارا کام صرف خدمت کرنے پر اور بلوچستان کے عوام کی خدمت کرنا ہے۔ میں تمام حرز ارائکین اس بیل کو یہ لقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہمہ جمیوریت کا بکار روان چلتا ہے گا۔ اور ہمیشہ ردال دوال سچتے ہیں میں کہتا ہوں کہ جمیوریت کے بکار روان ہے۔ اور انہیں ہم نے انہوں سے باہر نکالنے پر۔ جیسی اس بات سے بھی کوئی ہیں نہیں ہے کہ سچتے داں کیا رہے گا۔ (تایاں)

عززار ارائکین اس بیل آپ سمجھ طلاق کریں۔ جناب اس پیکر صاحب آپ نے بھی سمجھ کو پڑھا ہو گا۔ سمجھا ہے۔ لیکن مجھے تو یہ سچتے ہوئے ڈڑا افسوس ہوتا ہے کہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ یہ بیٹ عوامی نہیں ہے۔ میران کا بنیادی ہوا سمجھ نہیں ہے۔ میں اس چیز کی پروردگار دید کرتا ہوں۔ یہ سمجھ پاکستان مسلم لیگ میں جو شامل ارائکین ہیں۔ انہوں نے مل بیٹھ کر تیار کیا ہے۔ انہوں نے اس کے ایک ایک لفظ در ہر حصہ کو دیکھا ہے۔ پڑھا ہے۔ جو بھی ترقیاتی اسکیمیں ہیں۔ اران ساتھ ساتھ غیر ترقیاتی اسکیمیں نہیں اس کو نہ صرف ہماری کامیابی سے نظر کرے۔ بلکہ ہماری مسلم لیگ کے پارلیمنٹ

پارٹی کے ارکان نے بھی منظور کیا ہے۔ اور میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان کے کن کن اراکین کو آپ عوامی نمائندہ کہتے ہیں۔ آپ موجودہ اراکین کو عوامی نمائندہ کہتے ہیں ان کو عوام نے منتخب کیا ہے یا ہمیں کیا ہے۔ چونکہ ان کو عوام نے منتخب کیا ہے اس لئے یہ عوامی نمائندے ہیں۔ ان کو عوامی نمائندہ نہ کہنا بڑا خلਮ ہوگا۔ اور اس سے بڑا خلماں پر کیا خلਮ ہو سکتا ہے۔ یہ تو عوامی حکومت ہے۔ اور جمہوریت کی یہ آپ کو بلوچستان میں پہلی نظریتے گی۔ آپ پنجاب میں جا کر دیکھ دہم سے زیادہ جمہوریت پسند ہیں وہ لوگ جو رشتہ نواز ہیں۔ آپ فرنٹ میں جا کر ریاستیں۔ اس کے بر عکس میں دعوے سے کہلاتا ہوں کہ یہ چھٹے جس میں براہ راست عوام کا تعینت ہے اور عوامی نمائندوں کا داخل ہے اب تک کو ایسا بجٹ نہیں بھی ہمیں ملے گا۔ میں اس چیز کو دعوے سے لہتا ہوں اور الیوان کے لامپے صاف کہتا ہوں کہ یہ عوامی بجٹ ہے۔ لیکن کہتے والے چھڑجھی کہ جاتے ہیں۔ کیونکہ تنقید تو تقدیر ہو تا جیسے اور وہ صرف تنقید کرتے ہیں۔ آپ بھی اچھا ہمیں سمجھتے ہیں۔ آپ مجھے پسند نہیں کرتے ہیں۔ خواہ میں آپ کو کس قدر خوبصورت ہو گر نظر آؤں۔ آپ کویری یہ خوبصورتی تلقین ہمیں آئے گا۔ اور میرا رنگ آپ کو کالا نظر آئے گا۔ (تایاں)

میرے محرز اراکین اسلامی میں آپ کو تین سے کہہ سکتا ہوں بلوچستان ہر لحاظ سے سب سے آگے ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ بلوچستان پہاڑ ہے اور کہتے ہیں کہ بلوچستان پچھے ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ جہاں تک جمہوریت کا اور اس کے استحکام کا سوال ہے۔ اور جمہوریت کی پاسبانی کا اتفاق ہے۔ یہ مجھے بڑی خوشی ہے کہ بلوچستان سب سے آگے ہے یہ فرنگ کا مقام ہے۔ یہاں پر جتنے بھی اراکین اسلامی میٹھے ہوئے ہیں۔ میں ان سب کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔ یہ بجٹ آپ نے بنایا ہے اور اس سے آپ نے ترتیب دیا ہے یہ آپ کا کام ہے۔ آپ اس کے اصل منبع اور محور ہیں۔ اور آپ واقعی اس مبارکباد کے مشتق ہیں بجٹ تو کوئی نئی بات نہیں ہوتی ہے۔ بجٹ پر تبصرہ بھی ہوتا ہے۔ کیونکہ آپ نے یہاں اس بجٹ کو بنایا ہے اور ترتیب دیا ہے، اور اس بجٹ کے دو حصے ہیں۔ ترقیاتی بجٹ اور غیر ترقیاتی بجٹ۔ غیر ترقیاتی بجٹ کو بھی آپ نے ہی ترتیب دیا ہے۔ اس کو آبادی کے لحاظ سے آپ نے ترتیب دیا ہے۔ اس میں کوئی ایسا بات نہیں ہے جو رہ گئی ہو۔ اور کوئی مبرہ نہیں کہ سکتا ہے کہ میرا علاقہ رہ گیا۔ اب کوئی علاقہ نہیں رہ گیا۔ کوئی تحسیل نہیں رہ گی ہے۔

جن کو آبادی کے لحاظ سے آپ نے ترتیب نہیں دیا ہے۔ یہ جمہوریت کی اولین نشانی ہے۔ آپ کو ریجیکٹ کسی اور علاقے یا صوبہ میں بنیوں ملے گی۔ اور یہ ایک اچھی روایت ہے جو ریجیکٹ کے بہانے نہ ڈالی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں یہ قابل مبارکباد اور قابل تحسین اور قابل فخر اقدام ہے کہ آپ نے اس پنجت کو عوامی بیکٹ بنانے کیا ہے۔

جناب والا! اس بیکٹ میں ایک اور جیزرا اسی اسکالاکھر و پیے کی ہے۔ یہ ایک پیارے کی اسکیات ہیں۔ یہ اسی لاکھر ہر ببر کو اسکیات کیلئے دیا ہے۔ لوگ اس کو یہاں جو شہر دے رہے ہیں۔ لوگ شاید یہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ کوئی سیاسی رخوت ہے۔ یہ اسی لاکھر کسی کی جیب میں چلا جائے گا۔ یا کسی فرد خاص کا جیب میں جائے گا۔ میں اس کی تردید کرنا چاہتا ہوں آپ کی اس حکومت نے یہ محسوس کیا ہے اور آپ نے محسوس کیا ہے کہ آپ عوامی نمائندے ہیں۔ آپ کو عوام نے منتخب کیا ہے۔ یعنی آپ عوام کے ذمہ سے منتخب ہو کر آئیں اور آپ اپنے علاقے کی بہتری کیلئے سورج سکتے ہیں۔ آپ اپنے علاقے کی بہتر نشانی کر سکتے ہیں۔ اور ان رقومات کو صحیح ضمیروں پر خرچ کرنا ایک بہت بڑا چیز اور بہت بڑی ذمہ داری ملتی ہے آپ کے کندھوں پر ہے۔ مجھے امید ہے ہمارے ان عظیم رہنماؤں نے اس ذمہ داری کو سنبھالا ہے۔ میں آپ کو عظیم رہنماؤں اسی نمائندہ کندھوں کو جو بھی عوام سے نمائندہ منتخب ہو کر آتا ہے وہ عظیم ہوتا ہے اور یہ عظیم ذمہ داری آپ نے اپنے کندھوں پر اھانتی ہے۔ مجھے امید ہے تمام اراکین اسکی نے اس کو جا بخی یا ہو کا اور آپنے علاقوں پر ضمیروں کو پورا کیا ہو گا، اور آپ سے یہ پوری توقع ہے۔

اب میں ان تمام اراکین اسکی جنہوں نے یہاں بات کی ہے ان کا تفصیل سے ذکر کروں گا اور یہ ضلیع اور علاقے کی طرف آؤں گا۔ میری یہ کوشش ہو گئی کہ کسی بات کو نامکمل نہ چھوڑوں اور اگر وقت زیادہ ہو گیا تو آپ مجھے معاف کریں گے۔ کیونکہ آج ایک ایسا موقع ہے میں اپنے تمام بھائیوں کی ایک ایک بات کا نہ کرہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ عوام کو اور آپ کو معلوم ہو کر ان کے ضلیع کیلئے دلیک پچھے کیا گی ہے۔ عوام کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ عوامی نمائندے کے حرف یہاں رجسٹر بن کر نہیں بیٹھتے ہوئے ہیں۔ میں آپ سب کو یہ کہ چاہتا ہوں کہ آپ پاکستان کی تاریخ کو دیکھیں اور اس صاریحان نے بھی اپنے آپ کو نہیں بخشتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور یہاں جمہوریت ہو سکتی؟ (تالیف)

کا بینہ کے لوگ تو بیٹھ بنتے ہیں اور بیٹھ کا نظروری کا دینتے ہیں۔ لیکن پھر جو
تشہر لب رہ جاتے ہیں۔ کہ شاید ان کی بات رہ گئی سے جو دہ کا بینہ میں نہیں کہہ سکتے ہیں
تو یہاں اسیلے کے دوران بیٹھ یہ بہتر سمجھا کہ یہاں پر بھی کچھ کہہ ڈالوتا کہ لوگوں کو معلوم
ہو کر وزیر حاصلان یہاں پر فارغ نہیں بیٹھتے ہوئے ہیں۔ وہ کا بینہ میں بھی بات کرتے ہیں
اور اسیلے میں بھا بات کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ کچھ اصولوں کے مطابق بھی نہیں ہے۔ مگر جووریت
ہے سب کچھ کہا جاسکتا ہے اور میں نے یہ مزدوری سمجھا ہے کہ اس کا ذکر کروں اور آپ
بھائیوں کے سامنے تمام تفصیل پیش کروں۔ آپ کو اپنی طرح معلوم ہے کہ تو جو دہ
۱۹۸۶-۸۷ء کا بیٹھ چھاربجھ دہ کر دڑ کے قریب ہے۔ اب میں اس کی اہم باتوں
کا ذکر کروں گا۔ اس سے پہلے ہمارے معز زاداں اسیلے ۱ پہنچیات کا انہما رکھ چکے ہیں
اہنوں نے بیٹھ کے ایک ایک صفحہ کو پڑھا ہے۔ یہ ان کی ذمہ داری بھی ہے اور آپ نے بیٹھ
کے ہر پہلو پر عذر کیا ہو گا۔ میں یہاں بیٹھ کی چیدہ چیدہ پر کہنا فروری
بھجن ہو رہا۔

جناب والا! اس بیٹھ کا اہم خصوصیت یہ ہے۔ کہ اس میں کسی قسم کا ٹیکس نہیں لگایا
گی ہے۔ اس صوبہ بلوچستان کو سب بیچ کہتے ہیں کہ یہ ایک رفاقتی صوبہ ہے۔ میں اس کی
کمراٹی میں نہیں جانا چاہتا ہوں یہ ایک واحد صوبہ ہے کہ یہاں پر پانی کا ٹیکس نہیں ہے جیلی
کا ٹیکس بھی ہوتا ہے۔ لیکن یہاں بھی بھلی کا مصرف نہایت احتیاط سے کیا جاتا ہے یہاں
آپ تعلیم کو لیجھتے، صحت کو لیجھتے۔ خواہ کسی شعبہ ذمہ دکی کو لیجھتے۔ بلڈ دوز کے ٹائم یہاں زیادہ
ہیں۔ ارگیشن اور زراعت کی اسکیات کو دیکھتے۔ میں کن کن اسکیات کا آپ کے سامنے ذکر کروں
اس سے بڑھ کر حکومت کیا کر سکتی تھی۔ اس بیٹھ کے متعلق مجھے کہتے ہوئے خوشی ہوتی ہے
کہ اس سے بہتر کون سا بیٹھ ہو سکتا ہے۔ جس کا براہ راست اثر فائدہ فریب عالم تک پہنچے
کہتے ہیں یہ امیر کا بیٹھ ہے۔ میں آپ کو بلوچستان کے متعلق کہنا چاہتا ہوں۔ باقی علاقوں
کا تو میں ذکر نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن بلوچ ایریا کی مثال دینتے ہوئے دعوے سے ہوں گا کہ وہاں
آپ کو ہزار آدمیوں میں سے ایک لکھا تا پیٹا ملے گا۔ جناب والا! تو یہ حالت ہے وہاں
عزمت اور پہاڑگی کی ہمارے فلاں کی یہ حالت ہے۔ آپ ملاظہ فرمائیں۔ اس غربت
کو ملاحظہ رکھتے ہوئے یہ بیٹھ ٹیکس سے بیڑا ہے۔ آپ اندازہ کیجیے کہ جس قدر ترقیا قائم ہیں

آپ کو طیں گی۔ خدا کے واسطے قلم اور کاغذ پر ذرا تحریر کیجئے۔ ایک ایک اسکم سامنے لائے آپ نو شکا، آپا شکا، زراعت کا اسکمیں سامنے رکھئے اس طرح تعلیم کو دیکھئے تو آپ کو کہنا پڑے کہ آپ کی حکومت نے کس فراخ دلی کے ساتھ خزانے کے مذکور ہوں دیا ہے صرف اپنے عوام کیلئے جناب اپنیکر! جب کوئی اسکول بھولا جاتا ہے۔ مرکز بنائی جاتی ہے جملی پہنچانی جاتی ہے۔ تو اس کی فیزا بیلیٹی کو دیکھا جاتا ہے۔ اس کا مالی جائزہ دیکھا جاتا ہے۔ لیکن بلوچستان کی حکومت نے کبھی بھی فیزا بیلیٹی کو نہیں دیکھا، پیسے کو نہیں دیکھا یہ نقطہ انظر ہم نے صرف بلوچستان کے عوام کی سہولت کیلئے اپنایا ہے۔ ہمارا یہ نظریہ اور اصول ہے۔ اور انشا اللہ کیا رہے گا۔ ہم نے اپنے نظریہ اور اصول کے مطابق لال فیڈ کو کاٹ ڈالا۔ ہم نے چاہا کہ عوام کی خدمت کے خاطر لال فیڈ کو کاٹ ڈالیں۔ میرے ہمراں بھائیو اور دوستو! اگر میں اعلان کرتا کہ میں نے چھ سو ملزیں کو برخاست کر دیا ہے۔ تو یقین کیجئے کہ یہ الفاظ اخبار میں ٹھہر جاؤں گا شہ سرخیوں میں آپ کو نظر آتیں۔ لیکن چونکہ میں نے دیکھا کہ بلوچستان کے افراد کو جو گزشتہ دس سال سے نظر انداز کیا گیا تھا۔ ان کی ترقیوں پر عملدرآمد نہیں ہو رہا تھا ان کی پرواز رکی ہوئی تھی۔ ان کے والدین، بیوی، بچے تھے جب وہ گھر جانتے تو ان کا سوال ہوتا کہ بیٹا پر دوشن کب سطھ گی۔ جناب والا! میں ان کو وقت تو نہ لوم سکتا تھا۔ کم از کم ان کو اضافہ فرود د سکت تھا۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا کہ پر دوشن ان کا حق ہے۔ لہذا ان کو ان کا حق ملتا چاہیے۔ اس میں دیر کی کوئی گنجائش نہیں۔ لہذا میں نے اس کی فیزا بیلیٹی کو نہیں دیکھا پیئے کو نہیں دیکھا اور کہا کہ میں اس کا اعلان کرتا ہوں۔ میں ان کو پر دوشن دیتا ہوں۔ آپ میری اس خوشی کا تصور نہیں کر سکتے یا آئندہ بھی تصور نہیں کر سکیں گے۔ (رتایاں) آپ نے تعاون فرمایا اور حکومت نہ ان کو یہ حق دیا۔

جناب والا! یو زیر کو سمجھیں۔ یہ صدیوں پر ان تنظیم ہے۔ میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ یہ چبری اچھی بات ہے کہ ان کو بیشن اپیل کر دیا گیا ہے۔ یہ ایک چبری خدمت تھی۔ جب میں پہلے بھی چیف منسٹر تھا۔ تو اس کے متعلق میں نے سوچا تھا۔ لیکن بدقتی ہے کہ ملزیں ہوتی رہتی ہیں۔ کام کی قدر نہیں ہے۔ یہ دستور ہے کہ کام کی قدر نہیں۔ لیکن ہم نے کبھی صد کا تو قرعہ نہیں کا۔ ہم نے صرف رب العزت سے صد کی طلبہ کی ہے۔ میں بلوچستان کے عوام سے صد کا طالب ہوں۔ اور مجھے امید ہے کہ عوام کھرے اور حکومتے کی پہچان کریں گے۔ میں

سمجھتا ہوں کہ عوام ہی فیصلہ کروانے کا منبع ہیں۔ اس کا فیصلہ میں عوام پر چھوڑا ہوں اور عوام کا فیصلہ درست ہوگا اور بہتر فیصلہ ہوگا۔ انشا اللہ اس لئے میں جمہور بیت کو وہ حق طے گا، رجومیری آپ کی اور ہم سب کی تھا ہے۔

جناب والا! ہم نے پیر نیز کو مستقل کیا۔ اس کے علاوہ سوں سوں کے اوقتیں خزار کشین ہیز ماز میں کوکی لخت مستقل کر دیا۔ ان کو اپنے مستقبل کا تھیں نہیں تھا کہ کیا ہوگا جناب والا! آپ اندازہ فرائیں حکومت نے یہ نہیں پوچھا کہ اس کا اثر کیا ہوگا۔ ہم نے حالات انہیں دیکھیے۔ وقت نہیں دیکھا۔ ہم نے حرف ایک چیز کو دیکھا کہ یہ ان کا حق ہے آخوند کب تک یہ لوگ غیر مستقل رہیں گے۔ اس لئے ہم نے یہ قدم اٹھایا۔ حکومت نے ان کو مستقل قرار دے کر ایسا کارنا مہ اسجام دیا۔ تاریخ نے بڑے بڑے فیصلے کئے ہیں۔ چنگیز خان اور نادر شاہ نے بھی بڑے بڑے فیصلے کئے جو تاریخ میں موجود ہیں۔ لیکن مجھے اسید ہے کہ میں نے صحیح فیصلہ کیا اور کم یہ تاریخ کا ایک حصہ رہے گا۔ جناب والا! اس سلسلے میں کا بینہ کے اراکین کا، اور میران اسمبلی کا شکر یہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ میں جب بات کرتا ہوں۔ آپ کی بات کرتا ہوں۔ آپ کے تعاون کے پیغمبر نیز نہ ممکن تھا۔ میں آپ کو تھیں دلاتا ہوں کہ ہم عوام کی فلاں چاہتے ہیں۔ اور ہمارا یہ تعاون برقرار رہے گا۔ میرا آپ کے تعاون اور اعتماد کیلئے مسنوں و مشکور ہوں۔ اور آپ حضرات کو تھیں دلاتا ہوں کہ انشا اللہ آپ کے اس اعتماد کو کسی موڑ پر ٹھیک نہیں پہنچاؤں گا۔ (تائیاں)

جناب اسپیکر! سال ۱۹۱۴ء-۱۹۲۷ء کے بیچ میں ہم وزیر اعظم کے پانچ نکات کو نہیں بھولے ہیں۔ اس بیچ کا اگر آپ جائزہ لیں گے۔ اور خود کہیں گے تو یہ بیچ وزیر اعظم صاحب کے پانچ نکات کے تحت ترتیب دیا گی ہے۔ اس میں کچھ آبادیوں کی حرفاً اسکیم اور دیگر ترقیاتی کام ہیں۔ جن کا براہ راست اثر عوام پر پڑے گا۔ اور یہ اقلم وزیر اعظم کے پانچ نکات کی خممازی کرتا ہے۔

جناب والا! میں آپ کو تھیں دلاتا ہوں کہ ہم جناب وزیر اعظم صاحب کے پانچ نکات کو عملی حماہ پہنچائیں گے۔ ذہ ستم لیگ کے صدر بھی ہیں اور ہم عوام کی بجلانی کے پر وگر اموں کو حزدروں کا میاب نہیں گے۔ اور اسی میں پاکستان کے عوام کا کامرانی پوشیدہ ہے۔ جناب اسپیکر۔ ہم پاکستان کو تعلیم کی دولت سے مالا مال کرنا چاہتا ہے۔ اور

اس کیلئے کوشش کر رہے ہیں۔ تاکہ یہاں شرح خواندگی زیادہ ہو سکے۔ اس کے لئے اچھی تجارتی اور تدریسی ہونی چاہئیں۔ میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں اور مجھے یہ سچتہ ہوئے خوشی ہوتی ہے کہ ہم نے تعلیم کیلئے ایک جام پر وکرام دیا ہے۔

جناب والا! تعلیم کی مدد میں ہمارا بیٹھ گذشتہ سال کے دوران بیالیس کروڑ روپے تھا اور سال ۱۹۸۶-۸۷ کیلئے ماشا اللہ یہ چون کروڑ روپے کا ہے۔ آپ اندازہ فراہم کر عوامی حکومت نے آپ کے تعاون سے یہ کیا۔ کیونکہ بلوچستان کو ہم تعلیم کے زیر سے الاماں کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے تو پہاڑ توڑے ہیں اور خدمتِ خلق کی ہے۔ جناب والا! تعلیم سے بڑھ کر اور کوئی خدمتِ خلق نہیں ہوتی۔ کیونکہ تعلیم لوگوں کا اسماندگی دور کرتی ہے۔ اور ترقی کی منزل لاتی ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ ملک کے اندر اور بلوچستان کے اندر اچھے اچھے اسکول بنائے جائیں۔ پہلک اسکول بنائے جائیں۔ اڈل اسکول بنائے جائیں۔ ہمارے صوبے میں اچھے اساتذہ دستیاب ہوں تاکہ ہماری تعلیمی مزروعیات پوری ہوں۔ اس تقدیم کے لئے کوچھ کام بنا دیا۔ ہمارے لوگ وہاں نہیں جا سکتے تھے۔ ان کو داخلہ نہیں ملتا تھا۔ کیڑوں کا تج کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اور آپ کے انجینئرنگ کا تج کا قیام عمل میں لایا گی ہے۔ آپ کے لئے اڈل اسکول بنائے گئے ہیں۔ جناب والا! میں بڑے ادب سے کہتا ہوں اور ان تنقید کرنے والے بھائیوں سے کہتا ہوں تنقید کا لفظ میں اس لئے استعمال کر رہا ہوں۔ کیونکہ ہمارے ہاں تنقید ہے۔ اس تنقید کے بارے میں پہلے بھی کہہ چکا ہوا کہ میں تنقید کا جواب ہمارے ہاں تنقید ہے۔ اگر خدا خواستہ ان سے بہ لفظ بھی نکلا جائے گا تو میں ان کے محبت اور خلوص سے دوں گا۔ اگر خدا خواستہ ان سے بہ لفظ بھی نکلا جائے گا تو میں ان کے اس پر سے لفظ کا بھی خیر مقدم کروں گا۔ کیونکہ مجھے ان کے اس پر سے لفظ میں محبت نظر آ رہی ہوگی۔ جناب والا! ہم یہاں پر کام کرنے کیلئے آئے ہیں یہ آپ کا حق ہے۔ ہم یہ آپ کا حق بھی غصب نہیں کریں گے۔ اور جو یہاں ہمارے مجرمان صاحب بیٹھے ہیں۔ ان کی تنقید کا خیر مقدم کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ تنقید سے بہت کچھ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے مقابلے میں ہنیت سے کچھ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ جتنا کہ تنقید سے۔ اگر اس تنقید میں جذبہ حب الوطنی ہو۔ پاکستان سے محبت کا انہصار ہو۔ تو یہ تنقید ہمارے لئے مفید ثابت ہو لیکن اگر ہم نے پاکستان کی تھا کیلئے کچھ نہ کیا اور ہمیں پاکستان سے محبت نہیں ہے۔ اس سے پیار نہیں ہے تو جناب والا! میں یہ کہوں گا۔ تو ہم اس تنقید کا خیر مقدم نہیں کریں گے۔

جناب والا! ہم نے تو اس پاکستان کیلئے بازی کا دعما ہے۔ ہم پاکستان سے اتفاق ہے کرتے ہیں کہ کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرتے۔ یہ وجوہ ہے کہ ہم پاکستان کو سلام کرتے ہیں۔ پاکستان کو پیار کرنا اگر جرم ہے تو میں کہوں گا کہ ایسے ہزاروں لاکھوں جرم کرنے سے ہم دریغ نہیں کریں گے۔

جناب والا! جیسا کہ کہا گیا ہے کہ خواتین مردوں سے تعلیم میں پتھر ہیں۔ لہذا ان کیلئے بھی ہم نے طریقہ کارروائی سے۔ اس سلسلے میں ہماری بہن فضیلہ عالیانی نے جو ایک منصوبہ بنایا ہے۔ جو ہمیں دل بھی تھا۔ میں نے اس سلسلے میں وزیر تعلیم کو کہا ہے۔ تعلیم کے سلسلے میں ایک جامع منصوبہ اور اپنی چادر میں رہتے ہوئے بنائیں۔ یعنی جتنے ہمارے دشوار ہیں۔ ان میں رہتے ہوئے ہم اس منصوبہ پر عمل کریں۔ کیونکہ ہمارے پاس جو وسائل ہیں ماس سے ہم بلوچستان کی تعلیم اور بلوچستان کے تعلیم کے منصوبوں کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں گے۔ میں نے وزیر تعلیم صاحبِ حکومت کو اپنے آئندہ آپ کے پاس اس سے اچھے اور بہتر منصوبے آئیں۔ اور آپ کو یہ بات ماننی پڑتے گی کہ ہم بلوچستان کیلئے کام کر رہے ہیں۔ ہم کام چھوڑ نہیں ہیں۔ ہم کام کرنے والے ہیں۔ جیسا کہ آپ جانتے، ہمارا بلوچستان کا علاقہ بہت وسیع و عریض ہے۔ کوئی مراقبات نظر نہیں آتیں۔ سیلاب سے در برانہ علاقوں میں بکھری نہیں ہے۔ سڑکیں نہیں ہیں۔ تاکہ آمد و نعمت ہو سکے آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ ایسے حالات میں اس آئندہ وہاں کس طرح جانا چاہیں گے اور یہی وجوہ ہے کہ ڈاکٹر وہاں جانا ہیں چاہتے۔ اور نیٹھی ڈاکٹر وہاں جانا ہیں چاہتیں۔ ایسے دور افتادہ علاقوں کا حال کیا ہوگا۔ رچران دور دراز علاقوں کی کی تعلیم کا معیار کیا ہوگا۔ میں یہ کہوں گا کہ اس تعلیمی معاشرے کو اور بڑھانے کیلئے وہاں پیدا و رہ پاکستانی سکول بنائی جائیں۔ وہاں پیدا رہانے ہو تو تبدیل دسی جائیں اگر کہیں ہستیان تعمیر کیا جاتا ہے تو وہاں پیدا ڈاکٹر اور نیٹھی ڈاکٹر کیلئے وہاں کا خود راستہ ہو جائیں۔ اس کے ساتھ میں نزدِ کپوں گا کہ آپ انشاء اللہ دیکھیں گے کہ آئندہ جو بچت آپ کے سامنے پیش ہو گا میں یہ بات آپ سے دعوے سے کہ سکتے ہوں۔ وہ اس سے بہتر اور اچھا بچت ہو گا۔ جو لوگ یہ بیخیت پس کر کل کیا ہو گا۔ ہم نے قوت کیجھی نہیں سوچا کہ کل کیا ہو گا۔ کیونکہ آنسے والا کل اللہ کے پیر دا اس شے میں آج کی بات کرتا ہوں۔ کیونکہ آج کا دن تم ہمارے ہاتھ میں ہے اور کل کا دن تو کسی کے ہاتھ میں نہیں ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے کل اور پرسوں کا اختیار کسی کو نہیں دیا۔ جو وقت میرے ہاتھ میں ہے۔ میرے محاذ ارکین کے ہاتھ میں ہے۔ اس وقت میں ہم عموم کی صدق دل سے

خدمت کریں گے۔ ہم ہرگز یہ نہیں سوچیں گے کہ کلام کیا ہوگا۔ الشا' اللہ ہم اگر خدمت کرتے رہے اور آپ کی بہتر خدمت کی۔ تو کلام ہمارا حشر بھی بہتر ہوگا۔ ہم آپ لوگوں کی نظر و میں سرخو ہوں گے ڈریں وہ لوگ جنہوں نے چور بازاری کی ہو۔ لوٹ مخصوص کی ہو۔ لوگوں کو ظلم و تشدد کا نشانہ بنا یا ہو۔ وہ لوگ ڈریں جو ظالم کرتے ہیں۔ یہ ضرور کہوں گا کہ ظالم کی زندگی مخصوص کیا ہوا کرتی ہے۔

الشا' اللہ ہم ظالم کے ذمہ سے میں کبھی نہیں آئیں گے (تاںیاں)

جناب والا! صحت کو آپ سے لیجئے۔ اس کا بھی یہی حال ہے کہ ابھی میں نے تعلیم کے پار سے میں کہا۔ دیکھا حال صحت کا بھی ہے۔ میرے سمجھانے بھی اس پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اور اس پر تقریر میں کی ہیں۔ اس پر تو میں بعد میں آؤں گا۔ اور الیسا نہیں ہے کہ ہم اس اس اہم موضوع کو چھوڑ دیں گے۔ میری کوشش ہوگی کہ ہر تقریر پر اپنے خیالات کا اظہار کروں۔

جناب والا! میر کایہ کوشش ہوگی کہ میں اپنے ہر بھائی کو مطمئن کروں۔ جیسا کہ یہاں ہوا گیا ہے کہ صحت مندرجہ ہے نا ضروری ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر ماں صحمدہ نہیں ہوگی تو وہ کسی حرج صحمدہ بچہ پیدا نہیں کر سکے گی۔ لہذا اس کے ساقطہ میں یہ صحبت ہوں کہ صحت مندرجہ پاپ کا ہذا ضروری ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس پر دو نوں کا صحمدہ ہے نا ضروری ہے۔ ان کے جو بچے ہوں گے انہوں نے آگے چل کر اس ملک کی پاک ڈری کو سنبھالنا ہے۔ اگر خدا نخواستہ بچہ صحمدہ نہ ہو تو سعادت سے کیلئے ایک بوجہ بن سکتا ہے۔ جناب والا یہ جو نقشہ میں آپ کے سامنے لیش کر رہا ہوں۔ اس پر میں مزید نہیں یوں گا۔ کیونکہ ایسی تقریر دوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ اس بات کا انہاؤ کرنا ہیں، مناسب سمجھوں گا کہ اگر میرے منہ سے کوئی غلط بات نکل جائے۔ جیسا سے میرے کسی بہن بھائی کی دل آزاری ہوا درود اس پر پواست اف آر دراٹھائے۔ تو ان سعیں اس کیلئے معافی کا خواستگار ہوں۔ جناب والا یہ پہلی مثال نہیں ہے کہ ہمارے سمجھانے کا بلوجستان حکومت سے تعاون رہا ہے۔ میں اس پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے بجٹ پر جس اچھے انداز سے تقریر میں کی ہیں۔ میں شاید اتنے اچھے انداز سے تقریر نہ کر سکوں کیونکہ اردو میری اداری ادا کرنے کی دلیل ہے۔ لیکن جو لوٹ ملے پھر ٹگے الفاظ بجھے آتے ہیں میں کوشش کروں گا کہ بہتر انداز سے تقریر کر سکوں۔ اس کے ساتھ میں اپنے اخبار نویسیوں کا بھی یہ احترام کرائیں اور یہ بات آج واصح کر دینا چاہتا ہوں کہ بلوجستان کے اخبارات نے ہماری حکومت کے ساتھ

جو تعاون اور سلوک کیا ہے۔ اس کیلئے میں ان کا شکر یہ ادا کرے بغیر ہمیں رہ سکت۔ لہذا میں
ان کا شکر یہ ادا کرتا ہوں۔

جناب اپنے! اگر میں اس بجٹ کا تھفیض کی جائزہ پیش کروں تو مجھے کہہ اکتم چار دن چاہیں
اگر آپ یہ کسی لحاظ سے بھی دیکھیں تو یہ اتنا ذخیرہ ہے کہ یہ ختم ہی ہمیں ہوتا۔ لیکن یہری کو خشنی
ہوتی ہے کہ میں اس کا چند نبایادی باتوں کا ذکر کروں۔ تاکہ آپ کا وقت بھی صاف نہ ہو۔ آج
ہمارے چینی بھائی بھی آئئے ہوئے ہیں۔ ان کا ثقافتی مظاہرہ ہے۔ جسے آپ بھی دیکھنا
چاہتے ہوں گے اور اس مظاہرے کو ہمارے مسلم بیگ کے ارکان بھی دیکھنا چاہتے ہوں گے
لہذا میں اپنی تقدیر ذرا محض کر دوں گا۔ اور میں اس ثقافتی شو سے کسی کو محروم نہیں کروں گا بلکہ
ساقط میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ بجٹ سب سے زیادہ اہم ہے۔ مجھے امید ہے اگر میں اس بجٹ
کی اہمیت کے پیش نظر کچھ زیادہ وقت سے لوں تو آپ مجھے معاف فرمائیں گے۔ اور یہ ایوان بھی
مجھے معاف کرے گا۔

جناب والا! آپ بلوچستان کے ذر علا شیخ کو بیٹھو۔ سارے بلوچستان کا خاکہ اپنے سامنے
رکھیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ خدمت کرنے والے شخص کی خدمت کو ہمیں بھوننا چاہیے۔ اس سلسلے
میں ایوان کے توسط سے جیز مخدصیاً الحق صاحب کو بھی مبارکبا دپیش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں
نے خاص طور پر بلوچستان کو یاد رکھا اور اپنے ارشل لار کے دروازے بھی جب کسی وہ بلوچستان آئے ہیں
ابوں سنیہ کہا ہے کہ میں جو بھی اچھا بات کی بتدا رکتا ہوں وہ بلوچستان ہی سے کرتا ہوں۔ اس
چیز کی مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اور میں اس پر فخر محسوس کرتا ہوں۔ آپ کو بھلی کی ترسیں نظر
آرہی ہے اور یہ سوچ لگیں یعنی ہوئی نظر آرہی ہے۔ سوچ لگیں کے متعلق کہنے والے یہ کہتے
ہیں کہ یہ الحق لگتا ہے۔ اس اتنی لگنگا کارروائی کسی اور طرف ہے۔ لیکن جب ہمارے جیز
مخدصیاً الحق صاحب نے محسوس کیا کہ سوچ لگیں بلوچستان کے عوام کا حق ہے۔ بلوچستان کے
عوام کو ملتا چاہیے تو آپ آج یہ دیکھو رہے ہیں۔ آپ کے اس بلوچستان میں کوڑھ میں اور سی کے
ددر سے علاقے اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اور اس کے بعد جن ددر سے علاقوں تک لگیں ہیں
ہمیشہ سکی۔ پہنچا لی جائے گا۔ ہمیں اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ہر کام وقت پر ہو گا اور ہم کہاں کے
نوگوں کو بھی مالوں نہیں کریں گے کہ وہاں اللہ تعالیٰ کوئی چشمہ ہی نکال دے اور یہ کرم اور
لذاء پہنچ کرے جو دمر سے علاقوں پر کریں گے۔ میں آپ کو یہ بتا دوں کہ یہ سوچ لگیں کامنہ لھی

احسن طریقے سے حل ہو جائے گا۔ اب آپ بھلی کے مسئلے کو لے لیں تو حباب والا! آپ نے بھی دور سے کشہ ہوا گے۔ میں نے بھی دور سے کٹھا ہیں۔ جھانیوں نے بھی دیکھا ہو گا کہ میاں بھلی بھبھے نہیں تھے تو اس علاقے کا کیا حال تھا۔ آپ اس وقت جس علاقے میں جاتیں۔ ذوب جانیں بھلی آپ کو بیڑا دیں میں بھاسٹے گی۔ ایسے بیباں علاقوں میں ملے گی۔ جس سے مکران کو بھی رنگ آتا ہے۔ جب وہ ان روشنی کے تمثیلوں کو دیکھتے ہیں اور ان روشن چراغوں کو دیکھتے ہیں ان ٹیوب ویلوں کی روانی کو دیکھتے ہیں۔ ٹیوب ویلوں سے دجود میں آئے والے بزرہ زاروں اور باغات کو دیکھتے ہیں تو ان کا دل بھی بھرا آتا ہے۔ اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ ان کا بنیادی حق ہے۔ انشا اللہ ان سیلے پوری کوشش کو میں گے اور یہ حکومت بھی پوری کوشش کرے گی اور ہم مرکزی حکومت سے مانگتے رہیں گے کہ ہماری یہ مانگ پوری کا جائے۔ جن علاقوں میں ابھی تک بھلی نہیں پہنچی ہے دہاں تکھا کو پہنچایا جائے تاکہ بیوچستان کے عوام اور ان کے تمام علاقے ایک ہی ترقی کی منزل پر پہنچ سکیں۔ جیسے کوئی پہنچ چکا ہے۔ ذوب پہنچ چکا ہے اور لورالاپی پہنچ چکا ہے۔ اس میں مکران اور خاران کو بھی مزدود پہنچا ہے۔

حباب والا! میاں روزگار کے مسئلے کا ذکر کیا گیا ہے۔ ہمارا یہ بنیادی مسئلہ ہے۔ اور ہر آئندہ والی حکومت یہ کہتی رہی ہے کہ اس بنیادی مسئلے کو حل کیا جائے گا۔ کسی حکومتیں نہ بجٹ میں عوام کو یہ پیغام دیتی ہیں اور کئی اچھے پیغام ہوتے ہیں۔ میں ان کا کیا کیا ذکر کروں۔ میں صرف ایک بنیادی بات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ بات وہ کرد جو کر سکو۔ ایسی بات نہ کر جو تم نہ کر سکو اور میاں بھت ہوں جیسا کہ باچا صاحب نے کہا تھا وہ دعوہ پورا ہو گا یا نہیں ہو گا۔ میں ان کی حکمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ دعوہ ہی کیا جاویفا نہ ہوا۔ آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں جو دعوہ کرنے والے ہیں وہ جان دے دیتے ہیں مگر وہ دعوہ پورا کرتے ہیں۔ انشا اللہ ہم باچا صاحب کے تعاون سے جن کو گل نکzar نہانیں گے۔ دیسے بھی چون دوسرے معنوں میں گل نکzar ہے۔ لیکن ہم اس کو صحیح طور پر بھی گل نکzar بنا لیں گے۔ (تایاں)

حباب والا! ہم نے اس بجٹ میں روزگار کے متعلق بھی کافی گنجائش رکھی ہے۔ ہم چھڑک افراد کو روزگار دے سکیں گے۔ حباب والا! بھی اسید ہے کہ ہمارے اس اعلان کے بعد ہمارے وہ تمام تھے اب کسی غفلت سے کام نہیں لیں گے۔ اور آج سے وہ اپنا کام شروع کریں گے۔ کیونکہ انہوں نے چھڑکار افراد کو روزگار دینا ہے۔ تعلم یافتہ افراد کو روزگار دینا ہے بھج

ایسید ہے وہ آج ہی سے اپنی تیاری کر لیں گے اور کل ایسا نہ گھیں کہ ہمیں اطلاع نہیں تھی یہ ہمیں معلوم نہیں تھا۔ اس طرح ہم وقت مقررہ تک اپنے عوام کو اپنے تعلیمیاں فرماؤں گے اور روزگار ہمیا کر سکیں۔

خوب اسیکر! اب میں اقلیتوں کے متعلق ذکر کرنا چاہتا ہوں اور میں کہتا ہوں کہ پاکستان میں ہمیں اپنی اقلیتیں بہتہ عزیز ہیں۔ جن کا میں ذکر بھاہیں کر سکتا ہوں۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ جن سے میں ان کے ساتھ اس محنت کا اظہار کر سکوں۔ اور میں ان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ مجھ سے جو کچھ بھی ہو سکا۔ میری حکومت ان کے لئے کسی قسم کے بخل سے کام نہیں نے کی ہم آپ کیلئے ہیں اور آپ ہمارے لئے ہیں۔ اور الشاعر اللہ ہم اقلیتوں کا بھائی اور خوشحالی کے سب کام کریں گے۔ ان کا پیشہ کیلئے کام کریں گے۔ ہم نے ان کو آج بھی وہ درجہ دیا ہے جو ایک دوسرے مجرم کا ہوتا ہے۔ اس سے خوب والا اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستان کی حکومت کیا کر رہی ہے۔ پاکستان کے اندر وہ کس قدر محفوظ ہیں۔ مجھے یہ دیکھ کر خڑہ ہوتا ہے۔ اور میں جب اپنے دوسرے ملک کی طرف دیکھتا ہوں تو میری نکاحیں والپس لوٹ آتی ہیں۔ وہاں پر کیا دیکھتا ہوں؟ ظلم دیکھتا ہوں۔ بربادیت دیکھتا ہوں۔ آگ کے شعلے دیکھتا ہوں۔ اور اگر آپ مڑ کر پاکستان میں اپنی اقلیتوں کو دیکھیں تو ان کو حفاظت میں دیکھیں گے۔ امن میں دیکھیں گے۔ اور رشتنی مانگاں اور ہم لوست میں دیکھیں گے۔ آپ کو یہ محسوس نہیں ہو گا کہ اقلیت اور اکثریت میں کوئی فرق ہے۔ اللہ کے فضل سے یہاں پر کوئی فرق نہیں ہے۔ ہم الشا' اللہ ایک ہیں اور ایک ہماری ہمیں کے پاکستان کی عظمت اور شان کے لئے کوشش رہیں گے۔ اس کے دفاع اور عظمت کیلئے لڑتے رہیں گے۔ اور اس کی حفاظت کریں گے۔ اور یہ بہت اہم بھاہی ہے۔

ہمارے اقلیتی مجرمان نے جن جن جیزروں کا حوالہ دیا ہے۔ بیشتر مسیحی صاحب کی تقریر کا حوالہ دینا چاہتا ہوں۔ وہ پہلے مقرر تھے۔ جنہوں نے بھٹ کی تقریر پیش کی ہے۔ میں ان کی تقریر کے متعلق کچھ کہنا ضروری سمجھتا ہوں۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ پاکستان میں اقلیتوں کیلئے دو کوئی خاص رقم نہیں رکھی گئی ہے۔ لیکن باقی صدوں میں یہ خصوصی رقم رکھا گئا ہے۔ میں اس تفصیل میں تو نہیں جانا چاہتا ہوں کہ وہاں کیا رکھا گیا ہے اور یہاں کیا رکھا گیا ہے۔ میں ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر وہاں ان کیلئے کچھ نہیں رکھا گیا ہے تو یہاں ان کیلئے بہت کچھ رکھا گیا ہے۔ اور آئندہ ان کیلئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ یہ کتاب بنارہی ہے۔ خدمت کی کتاب کی بھی بنندھیں ہوتی ہے۔ خدمت جاری

رہتا ہے۔ ہم ہر مکن انشا اللہ آپ فلاج و بیجود کا خیال رکھیں گے۔ اور یہ ہمارا اولین فرض ہے۔ ہم اس سے فاظل نہیں ہیں۔

جناب والا! بیشتر میسے نے بڑی اچھی بات کی ہے۔ ہم تو اپنے مسٹر کا زیر پوری شیخ کے ملازم میں کا حوالہ دیا۔ مجھے امید ہے کہ محترم وزیر بندیات میری تقریر من رسے ہیں اور وہ اس کی پوچش کرائیں گے تاکہ اگر کوئی چیز تاوہر سے سکے مطابق نہ ہو تو اس کو قادروں کے مطابق لایا جائے۔

جناب والا! انہوں نے مزید ایک ہسپتال کے متعلق بھی ذکر کیا۔ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کے سامنے یہ مشتمل دیتا ہوں کہ کوئی میں انتظامیہ کی اطلاع کے مطابق ۱۸۷۰ء میں بیرون کا ہسپتال موجود ہے۔ جو کافی ہے۔ تاہم میں ان کو تین دلاتا ہوں کہ جہاں تک موام کی ہمولات کا تعلق ہو گا اور جب بھی اس حکومت نے محسوس کیا کہ ۱۸۷۰ء بستر ناکافی ہے۔ تو ہم دقاً دقاً اس میں توسعہ کرستے رہیں گے۔ (تایوان)

جناب اسپیکر! اب میں اپنے قابل احترام مشیر خباب طریف خان مندوخیل کا ذکر کروں گا جو کسی فریضہ کی بناء پر ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ مجھے امید ہے کہ وہ ریڈ یو ارلی دی پر میری تقریر مزدوجہ نہیں گے۔ جناب والا! انہوں نے ہمارے کان مہرزی میڈیقی ویک بر سٹر ہونا چاہیے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ بلوچستان کے ایک ایک علاقہ میں قی دی کا نظام پھیل جائے۔ تاکہ موام پر دگاروں سے محفوظ ہو سکیں۔ میں معزز دکن کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس کا تعلق مرکز سے ہے اور میں اس معزز ایوان میں کہنا چاہتا ہوں کہ ہم وزیر اعظم صاحب کی خدمت میں سفارش کریں گے۔ مجھے امید ہے کہ معزز اس پر خود رہائیں گے اور بلوچستان کے لوگوں کا خیال رکھیں گے۔

جناب والا! لوگ پرانی امدادی کی بات کرتے ہیں۔ مجھے پہلے کا وقت بھی بارہ ہے اور میں اس ایوان میں کہنا چاہتا ہوں کہ جناب محمد خان جو پنجو کے دور میں حقیقی صوبائی حوزہ اختاری حاصل ہے کبھی حاصل نہ تھا۔ مجھے یاد ہے کہ جیف مفسٹر کو کوئی پڑھتا نہ تھا۔ سب ہائی خود طے کر لاجاتی تھیں۔ لیکن یہ کہتے ہوئے خوشی ہوتی ہے کہ اب صحیح معنوں میں صوبائی حوزہ اختاری دی گئی ہے اس کا مشاہدہ پر اچھے صاحب کو ہے۔ میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ ان کو یاد ہو گا۔ جب ان کے والد صاحب کو ایک گھنٹہ کے اندر جانا پڑتا تھا، یہ کیا سزا تھی۔ میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔

جناب اسپیکر! تذوب روڈ کے بارے میں کہا گیا کہ فڈ ہونا چاہیے۔ میں بھی مانتا ہوں کہ فڈ کی کمی ہے۔ اس محدود فڈ سے تو تذوب روڈ تا قیامت نہیں بن سکتا۔ میں اپنے وزیر اعظم کی

خوبیت میں ہون کر وہاں کا اور وفاقی دوڑھلائکا تو جس طرف مہنگاں کروں گا کہ تمام نیشنل ہائی ویز کیلئے تقریباً سات کروڑ روپے ملے ہیں۔ آپ خود اندازہ فرمانیں اس رقم میں تو اس کی دیکھ بھال بھی نہیں ہو سکتی ہے۔ پہلے بھی میں نے یہ سوال اٹھایا تھا۔ مجھے امید ہے جو بات مقلعندی سے کی جاتی ہے وہ حیرانی وہی ہو گی۔ جناب والا! ہم یہ پیسے اپنے لئے نہیں مانگ رہے ہیں اور مجھے امید ہے کہ مرکزی حکومت یہ پیسے صوبہ کو بڑی فراہدی سے دے گی۔

جناب اپنے کردار اب میں اپنے قابل احترام دوست عبدالکریم نوٹشیر والی کی تقریب پر آتا ہیں۔ انہوں نے بجٹ پر بڑا امدادہ تبصرہ کیا۔ میں نے ایک بات دیکھی ہے کہ وہ ہر جگہ خواہ میٹنگ کو اکھانا ہو، پارٹی ہو، کوئی بھی مجلس اور دعوت ہو۔ اپنے خطہ یعنی خاران کو نہیں بھوسلتے۔ وہ اپنے علاقے کی پسندگی کو نہیں بھولتے۔ میں اپنی طرف سے ان کو دی سباد کیا در پیش کرتا ہوں۔ واقعی اگر کوئی نمائندہ ہو تو ایسا ہو (تایاں)۔

جناب والا! میں یہاں پر یہ بات کہنے کی جیارت کرتا ہوں۔ میں بلوچستان کا ہر علاقہ اور ہر خطہ پیارا ہے، خواہ مکران ہو، خاران ہو، ژوب یا پیر علیز کی صاحب کا پیشمند ہو۔ میں سب سچے ہیں۔ بلوچستان کاچھ چھپے عزیز ہے (تایاں) یہ ہر علاقہ کو دیکھنے کیلئے ایک ہی عینک استعمال کرتے ہیں۔ کم از کم میرے پاس مختلف نمبر کی عینکیں نہیں میں سبکے لئے ایک ہی عینک استعمال کرتا ہوں (تایاں) میرے پاس ایک ہی نمبر کی عینک ہے جو پہلے پاکستان اور پھر بلوچستان کیلئے ہے۔ میں آپ کو تین دلائیا چاہتا ہوں کہ مجھے یہاں پر اپنی تعریف کرنے اعلیٰ ہیں میں آپ کو بتلتا ہوں کہ اگر میرے پاس کوئی سائل کسی بھی علاقہ کا آیا ہے۔ میں نے بھی بھی اس سے نہیں پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ میں نے نہیں پوچھا کہ تم ژوب کے ہو خاران کے ہو، مکران کے ہو یا سبید کے رہنے والے ہو۔ ۴۔ یقین کیجیے انشا اللہ اس شخص سے آپ کو کبھی بھی تعصب کیا نہیں آئے گی۔ جناب والا! میرا کام اضافہ کرنا ہے اور اضافہ کیلئے مل سکتا ہے۔ جب میرے تمام بھائیوں کا تعاون مجھے حاصل ہو۔ مجھے آپ سے امید پیدا ہو گئی ہے۔ آپ بلوچستان کے عوام کے نمائندے ہیں۔ میں نے آپ کا شعور اور جذبہ دیکھا، میں نے دیکھا کہ یہاں پر سچی ہوئے ہر سوز رکن کو اپنے اپنے علاقے کی ترقی مخصوص ہے اور اسی مسئلہ پر سچی لوگوں کی تمنا اور خواہش ہے۔ مجھے امید ہے کہ ارالکین اس جملی انشا اللہ اپنا دقت اسی اس جملی میں پورا کریں گے اور میں آپ کو دعوے سے کہتا ہوں کہ یہ عوامی نمائندے

سالہا سال تک کام کریں گے اور حفاظ کے سامنے سرخ زد ہوں گے اور کوئی وجہ نہیں کہ آئندہ عوام ان ہمیں کو منتخب نہ کریں۔ (تایاں)

میرے معزز رکن میر عبد اللہ سعید نو شیرزادی نے بڑے اچھے الفاظ کہے یہ الفاظ موتیوں میں تو نہ کے قابل ہیں۔ اہنوں نے فرمایا "پاکستان ہے تو ہم ہی اور پاکستان نہیں تو کچھ بھی نہیں" واقعی ان الفاظ کا کوئی مول نہیں۔ (تایاں) اہنوں نے یہ بھی اپیل کی کہ ہمیں متعدد ہونا چاہیے کہ کوئی اس ملک کی جزویں نہ کاٹے اور قومی مناد کو آگے لائیں اور اپنے مفادات کو ایک طرف رکھیں یہ کتنے قیمتی الفاظ ہیں۔ سہری الفاظ ہیں اور یہ اسمبلی کے ریکارڈ میں رہیں گے۔

جباب والا! میر نبی بخش خان کھوسہ جو ایوان میں موجود ہیں۔ وہ قابل احترام ہیں اور عوامی آدمی ہیں۔ جمپوریت کی پاسبانی کر سفید اسے ہیں۔ اہنوں نے جو تقریر کی ہے کہ یہ عوامی بجٹ ہیں ہے۔ یہ اسمبلی کے صبران کا بجٹ ہیں ہے۔ میں نے اس کے متعلق پہلے بھی عرض کیا ہے کہ جا ہے آپ جو کچھ بھی کرو، جگہ کاش کر سامنے رکھ دیں۔ ان کی حاضر حوزہ پہاڑیں۔ لیکن ان کو حوزہ پہاڑیہاڑیہاڑیں آئے گا۔ وہ تو ہمیں گے اور حوزہ ان لاؤں کا ہے؛۔ لیکن میں ان کی خدمت کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا کام حرف خدمت کرنا ہے اور ہم نے خدمت کر کے دھکایا ہے۔ ہم نے انہیں موقع دیا ہے۔ پچھلے سال اسی لاکھ روپے کا سکیوں کی وہ نشانہ دیا کریں۔ ہم یہ دیکھیں گے کہ وہ جو اپنے آپ کو مخلص اور عوامی نمائندہ کہتے ہیں اہنوں نے اس اسی لاکھ روپے کو کیسے خرچ کیا ہے۔ ہم اس کا جائزہ لیں گے۔ اور اگر ہمارے علم میں آیا کہ اہنوں نے واقعی عوام کی خدمت کی ہے تو آئندہ بھی ہماری حکومت اور سلم ریک پارلیمنٹری گروپ یہ رقم (اسی لاکھ روپے) ترقیاتی اسکیوں کیلئے مان کو دیتے ہوں گے (تایاں)

جباب والا! یہ نیز کے متعلق جواب ہوں نہ کہا ہے۔ بے لیس کچھ اور ہے یہ یونیورسٹی کچھ اور ہے میں نہیں سمجھتا کہ اہنوں نے یہ الفاظ کس عنیک سے دیکھے ہیں۔ ہم نے یہ نیز کو ریکوپری کیا ہے پیش اپیل بنایا ہے۔ یہ نیز کے فرائض کچھ اور ہیں جبکہ پولیس کے مختلف فرائض ہیں۔ ہم نے ہمارا کہ یہ نیز والے بھی اتنی تند ہی سے کام کرتے ہیں اور اپنی جان جو ہوں میں ڈالتے ہیں۔ وہ دیکھ کرستے ہیں جو پولیس والے کرتے ہیں۔ اپنی جا لاؤں کا نذر لانہ دیتے ہیں۔ ڈاکوؤں کا تعاقب کرتے ہیں اور گویوں کا نشانہ بنیت ہیں تو ہم نے ہمارا کم از کم ان کی خدمت کا کوئی صد سو ناچاہیے احسان خود میں دور ہو جائے۔ اس احساس خود میں کو درکرنا ہمارا افسوس اولین ہے۔ ہماری کوشش بوجی

کراس اس اس خود کو نہ صرف لیونیز سے بلکہ سارے بلوچستان کے عوام کے دلوں سے نکالنا ہے
باقی تھا یہ کہ ایسے ظاہر ہیں۔ جن کو جمہوریت سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ملک سے کوئی پیار
نہیں ہے۔ ان کو اپنا مقصد پورا کرنا ہوتا ہے۔ خواہ وہ مقصد کس طریقے سے پورا ہو جائے ددا
دیکھئے کہ وہ کس طرح لوگوں سے کہتے ہیں کہ ہم جمہوریت کے پاسجان ہیں۔ آخ ہم نے بھی تو جمہوریت
کے تحت الیکشن لڑتے ہیں۔ لوگوں نے ہمیں منتخب کیا ہے۔ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ہم فلسطین طریقے سے
منتخب ہوئے ہیں اور میرے ہمیں کو بھا تو ہم نے منتخب کیا ہے۔ تو ان کو کم از کم بڑے اچھے انداز
سے چل جانا چاہیے۔ اگر وہ سمجھتی ہیں کہ وہ نیز جمہوری طریقے سے آئے ہیں تو اس نیز جمہوری ہاؤس میں
بیٹھنے کی لیا خودرت ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ جمہوری ایوان ہے۔

جناب والا! عصمت اللہ صاحب میر سے پیارے دوست ہیں۔ اور ان کا تعلق اور الائی سے
ہے۔ انہوں نے اس ایوان کے سامنے جوابیں دہرائی ہیں۔ میں ان کا خدمت میں ملک من کرنا چاہتا ہوں
اور ان پا فرض اول میں سمجھتا ہوں کہ میں ان پر تھہر کر دوں۔ نور الائی ڈویژن کی جو میلاد کیا ہے میں
سمحتا ہوں کہ وہ اس کیلئے خود مبارکباد کی مستحق ہوں۔ اگر وہ یہ آواز نہ اٹھاتے تو میں سمجھتا ہوں کہ
یہ ڈویژن کبھی نہ بنتا۔ میں ان کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔ میں اس میں کوئی تیرنہیں مارا آپ
اور آپ کے علاقت کے لوگ اسکیلئے مقابل مبارک باد ہیں۔ اور انشہ اللہ یہ نیا ڈویژن عوام کی
امنگوں کو پورا کرے گا۔

جناب والا! انہوں نے کہا کہ مولکی خیل کی سختی کیا جائے۔ میری دعا ہے کہ اللہ ہمیں
استغصہ دسائیں عطا کر دے کہ ہم بلوچستان کا پرہرڑ کو سخت بنادیں۔ میں آپ کو تیقین دلانا چاہتا ہوں
ہماری اکابر سے کوئی نہیں بہگی اور اگر کسیں دسائیں کہ دریان میں آگ کی تربجھ اسید ہے آپ
 مجھے صاف کریں گے۔ اگر ہمیں دسائیں میسر آجائیں تو نہ صرف مولکی خیل بلکہ بلوچستان کا تمام سرخیں سمجھ
سخنوں میسا پکھا بینا جائیں اور ہم اس کے سیار کو اچھا کریں۔ آئندہ جو میں بنسنے کی وہ معیار کے
مطلوبتے بنتیں گی۔ اگر اس پر ہم سفر کریں تو دل باغ باغ ہو جائے گا۔ میں ایک بار پھر تیقین دلانا چاہتا
ہوں۔ اگر ہمارے پاس دسائیں ہوئے تو ہم بخوبی سے کام نہیں لیں گے۔ اور نور الائی کی سرگزین کا تعلق ہے
تو اس میں مجھے افسوس سے کہا پڑتا ہے کہ ہماری بھی ذمہ داریاں ہیں۔ آپ کی مدد نہیں ہے
اگرچہ اس کے پاس زیادہ پیغمبر نہیں ہے۔ پھر میں آیا تھا اور جیسا کہ آپ سنے کہا تھا میں
نے بھی دلیسا محسوس کیا کہ نور الائی کیلئے کچھ کرنا چاہیے۔ میں نے کچھ گرانش دیاں پر دیتے لور

اور ان گرانش کو مزود استعمال بھی کیا گیا ہو گا۔ اور نور الائی کے شہر کیلئے ہم پورا عندر کر سکیں گے۔ مجھے آپ کا بخوبیہ بڑھی پہنچ آتی ہے۔ کیونکہ نور الائی پہلے صوبہ کا دوسرے سنبھلیے شہر کیلئے تھا۔ نیکن بدستشو
سے وہاں آج وہ رونچ نہیں ہے۔ نور الائی کو ہم پھر دیکھا رفتہ خشیں گے۔ اب تو ماشر اللہ نے
بیرونی کا پہنچ کوارٹر بھی نور الائی میں رہا ہے۔ اب اس کی ترقی کی راپیں حکمل رہیں ہیں اور ہر سال
ترقی ہو گی۔ ہر سال ترکیں نہیں گی اولدیہ کشا دہ سڑکوں پر مشتمل ہو گا۔ میرے دوست نے یہ بھی
درست کہا ہے کہ نور الائی میں مکانوں کی قلت ہے۔ صرف نور الائی میں نہیں بلکہ ہر جگہ مکانات کی
قلت ہے۔ مکران، خاران، عرضن، ہر جگہ قلت ہے۔ اور بیلا کا ذکر اس لئے نہیں کیا جا تھا کہ پھر کسی
گلے کریہ اپنی بات کرتا ہے۔ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا رہائشی مسئلہ ہے۔ پیغمبر ایک کو
درپیش ہے۔ اور کاہین کوشش کر رہی ہے کہ اس کو ایک ہماری طریقہ کار کے تحت حل کیا جائے تاکہ
لوگوں کو رہائشی مشکلات سے بخات دلائی جاسکے۔

جناب والا! اہنوں نے لڑایا کہ عوام میں سٹیٹ لینڈٹھ تقسیم کریں۔ نہ صرف لورالا فی میں بلکہ سارے بلوچستان میں ایسے کافی بے چارے ٹریب لوگی ہیں۔ جنہیں سرچھپا سے سکھلے، جگہ نہیں پہنچائیں گے لوگ بھی ہیں جو مکانوں میں رہتے ہیں۔ لیکن اپنے آپ کو ان کا سکھنے نہیں سمجھ سکتے۔ میں آپ کا انتہائی شکر گز نہ ہوں کہ آپ نے مجھے وہ بات بتلا دی ہے جس سے باقی علاقوں کو بھی فائدہ پڑے سکتا ہے ماہنوں نے ہمارکر سخت روڈ بھی خراب ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ ٹھیک ہو جائے۔ مجھے پتہ ہنسی ہے یہ روڈ کب سے خراب ہے اور کیوں خراب ہے۔ میں اس کی تفصیل میں تو نہیں جانا چاہتا ہوں۔ لیکن اتنا ضرر کیوں گا کہ ہمیں ہر معاملات میں اپنے انداز فکر کو خود تبدیل کرنا چاہیے اور یہ انداز فکر ضرر دتے ہونا چاہیے۔ اگر ہمارا انداز فکر تبدیل ہوگا تو میں سمجھتے ہوں کہ معاملات میں خود بخود تھوڑا بہت بہتری ہوگی۔ اب جبکہ معاملات میں تبدیلی ہو رہی ہے تو مجھے امید ہے کہ اس خامی کا جگہ ازالہ بر حاضر گا۔

جناب والا! جہاں تک بلڈ وزر کا تعلق ہے۔ میں جہاں کہیں بھی دور سے پہنچا ہوں میں نے اپنی طرف سے پورا کوشش کی ہے کہ بلڈ وزر کے مسائل حل ہو جائیں۔ اگرچہ اب تک میں ان تمام ملاقوں کی مزدوریات پورا کرنے کر سکا ہوں۔ لیکن میں اپنی طرف سے یورپی کوشش کر رہا ہوں کہ میں خوام کے اس بینادی مسئلے کو اگرچہ مکمل طور پر پورا نہیں کیا ہے۔ تاہم یورپی کوشش بھی کہ بلڈ وزر کے مختصر درجہ میں۔ آج کل خوام کی حرفاں بینادی مشکل ہے۔ اس کو پورا کیا جائے گا۔

اب دوسو کے قریب نئے بلڈوزر آنے والے ہیں آپ خود دیکھیں گے کہ جب دوسو نئے بلڈوزر کی حکیم آجائے گی۔ تو ان کو تمام ڈیٹرالوں کا سطح پر ضلع دار تقسیم کیا جائے گا۔ تو یہ بلڈوزر کی ماگ انشا اللہ صصح معنوں میں پوری ہو جائے گی۔

جباب والا! ہمارے کچھ معاشر ارکین نے بد عنوانی کے متعلق کہا ہے اور اپنے اختیارات کے متعلق بھی کہا ہے۔ تو اس سے بڑھ کر ان کے کیا اختیارات ہو سکتے ہیں جو ترقیاتی کام بھی ہو رہے ہیں۔ اب اگر چاہیں تو ان کا معاشر کہ سکتے ہیں اور وہاں پر غلط کام کرنے والوں کا روٹ کر سکتے ہیں کہ فلاں بد عنوان ہے اس نے اچھا کام نہیں کیا ہے۔ بہتر کام نہیں کر رہا ہے ہے موافق پیشے کا خود بردا کیا ہے تو آپ دیکھیں گے کہ انشا اللہ بڑے سے بڑے آدمی کا بھی محاسبہ ہو گا کا اور میں کہتا ہوں۔ پہلے انسان کو خود اپنا محاسبہ کرنا چاہیے۔ مجھے امید ہے کہ جو ہماری کمیٹیاں مقرر ہیں۔ جہنوں نے اسی لاکھ کے متعلق بھی جائزہ لینا ہے۔ اور زیرِ حکومتی پہلے اپنے آپ کا محاسبہ کرو گی اور بعد میں دوسروں کا محاسبہ شروع کرے گی۔ تو میں سمجھتا ہوں اس سے بہتر فضایا ہو سکے گا۔ یہ آپ کے اختیارات ہیں۔ آپ کے اختیارات وسیع ہیں۔

جباب والا! یہاں پر اجیکٹ ایڈیل کے متعلق کہا گیا ہے۔ یہ تو آپ مقرر کرنے والے میں اعلیٰ عدالت آپ ہیں۔ آپ جیسا مناسب سمجھتے ہیں اور اگر آپ سمجھتے ہیں کہ پر اجیکٹ ایریا کا چیزیں ڈسائی کو نہیں ہونا چاہیے۔ اسکی بجائے آپ چیزیں بنانے ہیں۔ آپ کو اس سلسلے میں ایک بات کا خواں رکھنا چاہیے خدا خواستہ خدا خواستہ جب کبھی محاسبہ ہوا تو آپ اس کی زدیں نہ آجائیں۔ مجھے امید ہے آپ اس پر غور کریں گے۔ اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ پھر بھا آپ کو ہونا چاہیے۔ تو آپ ہی کو چیزیں بنانا دیا جائے گا۔ (تایان)

جباب والا! میں اپنے بھائی محمد علی زند کی تقریر کا ذکر کروں گا۔ جن کا متعلق ترتیب سے ہے۔ انہوں نے جو یہتر اور سمجھی ہوئی تقریر ایوان کے سامنے کی ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہے۔ کہ ہر انسے والا مجرم اپنے ملاقات کے مسائل اچھی طرح سمجھا ہیاں بیان کر سکتے ہے اور یہی خوشی ہے کہ علوی بخانہزوں کو اپنے ملاقات سے کتنی محبت ہے۔ میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کی محبت میں آنحضرت کو سے اور آپ نے یہ کہا ہے کہ ترتیب کو ضلع بنایا جائے ضلع بنانا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ اضلاع میں رہے ہیں اور ڈیٹرال قائم ہو رہے ہیں۔ اور اگر اس کے لئے خود ری ہوا تو اس سے متعلق بات کا بینہ میں آئے گی۔ اور کا بینہ نے محسوس کیا کہ وہاں ضلع کی صورت ہے تو

حکومت کو کوئی دجو نظر نہیں آئے گی کہ آپ کے علاقے کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔ اور جہاں تک مدد ایسٹر پورٹ کا تعلق ہے میں ایک چیز تبلاتا ہوں یہ بڑی خوشی کی بات ہے اور جس قدر ہم خوشی کا اخبار کریں گم ہے۔ اسیکہ جیسے بڑے ملک کو دیکھیں جو بے حد ترقی یافتہ ہے۔ اور اس کی ریاستوں کو دیکھیں۔ آپ کو اتنے ایسٹر پورٹ دہان نہیں ملیں گے۔ جتنے مکان میں ملیں گے یہ کتنی بڑی خوشی کی بات ہے اور اندازِ انتہہ کئی اور ایسٹر پورٹ بھی نہیں گے۔ منہ میں بھی بننے گا۔ اس کو ترقی دی جائے گی اور کوئی ایسا علاقہ کو ضلع کا درجہ دیا جائے گا۔ جہاں ایسٹر پورٹ نہ ہو اس کی وجہ پر یہ کہ مکان کے علاقے میں دوسرے ذرائعِ امداد فتح بھائیں ہیں۔ دہان پر سڑک نہیں ہے۔ کچی سڑکیں ہیں۔ جو بہتر نہیں ہیں۔ اس سلسلے ایک دوسرے سڑک سے رابطہ کیلئے ایسٹر پورٹ کو ترقی دی جائے گی۔ اور میری خواہش تو یہ ہے کہ مکان کو ہر کمودت دینا چاہیے۔ مکان کو بھالی دینی چاہیے۔ مکان کو پختہ سڑک کے ساتھ دوسرے شہروں کے ساتھ ٹالایا جائے۔ میں سمجھتا ہوں یہ مکان کی دو بڑے سمازوں میں جو پوری دنیا ہوئی چاہیں اور دہان کے ساحلی علاقوں کو روڈ کے ذریعہ پہنچ کے ساتھ ٹالایا جائے اور بیدلے سے اور ایک پختہ سڑک تغیری کی جائے۔ مکان کا ایسا علاقہ ہے۔ ایسا خطہ ہے۔ وہ ایسا اچھا علاقہ ہے۔ وہ آپ کو ایسا شعور دے گا جو کسی ملک میں اور خاص کر بوجہ چستان میں ایسا شعور نہیں ملتا ہے اور مجھے لیکن ہے یہجاں جذبہ بھروسیں اور آپ بیوں کا فرمایا ہے۔ میں آپ کی وساحت سے مرکزی حکومت کی توجہ میڈول کراؤں کا کہ اس خطے پر پور کیا جائے آپ دیکھیں گے کہ اس خطے کو قدرت نے کون کنٹرول سے لوازا ہے۔ جیسے ابھو نے ذکر کیا ہے دہان بیواد کے پرد گرام ہوں۔ میرے بھائیوں پر پہنچا چاہتے ہیں۔ لوگ وقت کا انتظار سہے وقت لکتا ہے۔ مگر آج کل کے لوگ جلد کا جاندے پر پہنچا چاہتے ہیں۔ اور وقت کا انتظار نہیں کرتے ہیں۔ جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ جو پہلے سالوں کا سفر ہوا کرتا تھا وہ لحظہ میں ہو جاتا ہے۔ مخفتوں میں ہو جاتا ہے۔ اور دنیا کا فی بیدار ہو جکی ہے۔ اور وقت کا کوئی انتظار نہیں کرتا ہے۔ بھائیوں کے مختلف پرد گرام ہیں۔ ہمیں کو شش کرنی چاہیے کہ یہاں پہر بیواد کے مختلف پرد گرام ہونے چاہیں۔ اور مکان کیلئے معموبانی پرد گراموں سے بھی اس کیلئے الگ کنجائش ہوئی چاہیے۔ تو ہو سکتا ہے بجٹ نہ لئے وقت کی چیزوں کا خیال رکھا جاتا ہے۔ مردم شماری کا خیال رکھا جاتا ہے۔ ہمارے لئے کافی چیزوں کو سوچا ہوتا ہے اگر روپیں تو ہو کہ نہیں ملتی ہے۔ اگر میں سڑک لیتا ہوں تو بکھاریں ملتی ہے۔ اور ہماری

لکھنی ایکم خز در تیرا ہیں۔ اور وہ اس صورت میں پوری ہو سکتی ہیں کہ اس اسلامیہ میں مرکزی حکومت بھاری مدد اور بھار کا اعتماد کرے۔ مجھے امید ہے بھاری امر کرنی حکومت ان بلیادی باتوں پر خود توجہ دے گی۔

جناب والا! میرانی ڈیم کے متعلق کہا گیا ہے کہ اس پر کام شروع کیا جائے۔ یہ ایک بہت پرانا سلسلہ ہے۔ اسے سن کر آپ کے کان پک پکھے ہوں گے۔ اب اس پر کچھ پیش بڑا ہو رہا ہے۔ اب اللہ کرے کہ آپ کا یہ میرانی ڈیم نکران کے لوگوں کی دیرینہ خواہش کو یورا کر سکے۔

جناب والا! ہمارے محض اذریز چہرے میں صاحب نے کچھ تجادیز پیش کی ہیں۔ میں ان کو تجادیز سمجھوں یا تنقید سمجھوں بات جو ساختے آئی ہے۔ اس کا ذکر کرنا خود رکھا ہے۔ انہوں نے ہر بات کا ذکر بھی کر دیا ہے۔ اور وہ یہ بھی بھیجی جانتے ہیں کہ ہم اذریز ہیں۔ (تایلان)

یہ بات پہلے بھی عرض کر چکا ہوں یہ بات بڑی اچھی ہے کہ ہمارے وزیر صاحبان اذریز ہوتے ہوئے بھی بھی جانتے کہ ہم اذریز ہیں۔ (تایلان) پہلے ہیں چاہیے کہ عالم ہم سے جو توقعات رکھتے ہیں یا ہمارے پاس جو ملکے ہیں ان کی کارکردگی ہم اس مجلس کے سامنے پیش کروں۔ ایسا نہ کرو کہ درود لکھ کر تخفید شروع کر دیں۔ یہ اچھی بات ہے کہ اپنی بات تو نظر نہیں آتی اور وہ درود کی بات نظر آگئی۔

جناب اسپیکر! نظام تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے عرض کر دیں گا۔ مجھے یاد ہے پہلے وہ توں میں بڑے بڑوں کو یاد نہیں ہوتا تھا کہ امریکہ کیا ہے؟۔ ان کو نقشہ معلوم نہیں ہوتا تھا۔ لیکن آج یہ مخصوص بچے کوئی بھی معلوم ہے کہ کینیٹیڈ ہاکا کا باب کون تھا۔ جناب والا! دنیا تعلیمی لحاظ سے اس قدر آگئے بڑھ چکی ہے۔ یہ ہمارا پیشایا ہوا نظام نہیں ہے۔ یہ پہلے والوں نے پیشایا تھا۔ لیکن اتنا خود رہوں کا کہ ہیں آگے یعنی مستقبل کا سوچنا چاہیے۔ پیشے یعنی اپنی کامیں سوچنا چاہیے۔ اب یہ کہنا کہ آیا نظام تعلیم صحیح بنائی ہے یا فلسفہ بنائی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ تجویز اگر اچھی ہو تو اس کا خیر مقدم کیا جائے۔ پہلا میں وزیر تعلیم سے کوئی کارکروں نے شک طلب کریں اور اگر اچھی تجویز ہو تو میں سمجھتا ہوں بہتر ہو گا کہ اس پر عور کیا جائے اور اس کو پیشایا جائے جناب والا! تعلیم کو بڑنس بنایا گیا ہے۔ یعنی بد اثیوپیٹ سکول بڑنس کا ذریعہ ہیں۔ میں سمجھتا ہوں جو لوگ تعلیم دیتے دینے کی خدمت انجام دیتے ہیں ان کے سامنے کبھی بھی بڑنس نہیں ہوتی۔ البتہ خدمت کرنے

واليہ پہت کم نظر آتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ کر سے کو لوگ بزرگی کو ایک طرف بخس اور خدمت کریں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ بزرگی سے پہٹ کر خدمت کی طرف آئیں۔

جباب والا بیان تک دینی علاقوں میں تعلیم کا تعلق ہے تو یہ بڑی اچھی بخوبی ہے کہ تم تعلیم کو دینی علاقوں تک لے جائیں۔ محرز اداکارین اگر غور سے پڑھیں کہ تو جباب اپنیہ کہ انہیں معلوم ہو گا کہ بجٹ میں جامع طور پر دینی تعلیم کے متعلق ہماگی ہے۔ اس کے ساتھ ایک ایک اسکیم موجود ہے۔ دینی سکولوں میں تعلیمی ذرع کیلئے اساتذہ کی تعیناتی کی بنیاد ختم کر دیا گئی۔ کیونکہ اساتذہ دینی علاقوں میں نہیں جانا چاہتے۔ لہذا یہ پابندی ختم کر دیا گئی ہے جو اساتذہ خواہ خواتین ہوں یا مرد ان کو بھرتی کیا جائے اور انشا اللہ اگر ابجوکیفشن کے اس پروگرام پر عملدرآمد ہماری تو ایک آئی گا خواتین جن میں شرح خواندگی بالکل کم ہے۔ بڑھ جائے گی۔ ماشالله الکرچہ خواتین میں شرح خواندگی کم ہے وہ پڑھی لکھی نہیں ہیں۔ نیکن پڑھ لکھی ہم سے آگے ہیں۔ اور اگر تعلیمیافتہ ہو گئیں تو بھر مشکل ہو جائے گا۔ (تالیف)

جباب والا بھی افسوس ہوتا ہے۔ جباب پیر علیز فی صاحب سے اتفاقی کرتا ہوں میں نے بلوجہستان کا ہر علاقہ دیکھا ہے۔ اب تک ایسے اسکول ہیں۔ جہاں مخصوص بچے ڈھونڈا اور گرمی میں ٹھیٹ پر بیٹھے ہوتے ہوئے ہوتے ہیں۔ کاش ہماری آمدن اور وسائل اتنے ہوتے کہ ہم ان کو بہتر حالات میسر کر سکے۔ اور یہ انشا اللہ وسائل کے مطابق حالات بہتر بنائے کی کوشش کریں گے۔ جباب والا پر ایٹھویٹ تعلیمی اداروں میں جزویں مانگی جاتی ہے۔ لازمی ہے کہ فلیں بھی تو فلیں ہوتی ہے۔ اس میں ان کو اپنا پیٹ پان ہوتا ہے۔ اچھے کپڑوں اور لپ اشک کا خرچ پورا کرنا ہوتا ہے۔ ساری دیگر چیزیں ہوتی ہیں۔ اللہ ہمیں صحیح خدمت کی توفیق دے کاش ایسے لوگ سامنے آئیں جو بغیر لئے دیتے عربیب طلباء کو تعلیم دیں۔ کاش چھوٹے چھوٹے دیباقوں میں طلباء کو تعلیم میسر آجائے اور بغیر لئے دیتے خلوص سے یہ کام کیا جائے۔

جباب والا بیان میں ایک بات خلوص اور انسانی جذبہ کے بارے میں کرنا چاہتا ہوں جو من امداد کے تحت پہنچاں کیلئے زمین کی ضرورت تھی۔ جب ایک غیر مسلم صاحب کو جن کا ہمارے مدھب سے تعلق نہیں یہ معلوم ہوا کہ پہنچاں کھوئے کا معاملہ ہے لوگوں کی صحت اور علاج ہمیا کیا جائے گا۔ عوام کا فائدہ ہو گا۔ اس شخص نے پچالوں سے لاکھوں روپے کی زمین بلا معاوضہ حکومت کے حوالے کر دی۔ آیا یہ حجد بہ مسلمانوں میں سے ہے۔ کاش ہم میں یہ حجد ہے

پیدا ہوتا (تایاں) اگر یہ جذبہ ہم میں پیدا ہوتا تو پورا پاکستان آگے بڑھتا۔ یہاں ترقی ہوتی ہر جگہ خوشی نظر آتی۔ مگر افسوس کہ اس کا فقدان ہے۔ اللہ تعالیٰ اس فقدان میں کمھ لٹھاتے۔

جناب اپنے بھٹ کے سیاسی پہلو بھی ہوتے ہیں۔ میں مانتا ہوں جو سیاسی پارٹی پر اقتدار آتی ہے وہ چاہتی ہے کہ وہ اقتصادی طور پر، اجتماعی طور پر اتنی مضبوط ہو کر ان کی سیاست موام کے سامنے صیح طور پر کارروزما ہو۔ یہ تو بھٹ کا سیاسی رخ ہے جو ہر آنے والی حکومت کرتا ہے لیکن سیاست صرف یہ نہیں ہوتی کہ ایک کم جیب کا نوادرنگال کر دوسرے کی جیب میں ڈال دو یا اپنی جیب میں ڈالو۔ اور ایک کو ان کی ملکت سے خود کر دوادر دوسرے کو نوازو۔ یہ مسلمان کا سیاسی بھٹ ہیں ہو سکتا، البتہ کسی اور کا بھٹ ہو سکتا ہے اور اس سے ہمیں گزی کرنا چاہیے۔ جناب والا! اس میں شک ہیں اور یہ درست ہے کہ کوئی لاکر کا رقم کریے کسی کی ذات رتم ہیں۔ اگر کوئی اس کو ذاتی طور پر خرچ کرتا ہے تو اس کو نہ عرف اس دنیا میں بلکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی محاسبہ کیلئے میارد رہنا چاہیے۔

جناب اپنے بھٹ کے سامنے فوجی جزل کے بارے میں کہا۔ یہ تو فوجی جزل ہے۔ جس نے کس خدمہ پیشافی سے اقتدار عوام کے پرورد کیا ہے۔ دراصل یہ اقتدار کی جگہ ہو رہی ہے۔ سب کچھ اقتدار کیلئے ہو رہا ہے۔

جناب والا! یہ تقریر میں جو ہو رہا ہے۔ کیا جمہوریت کی پا سبائی کیلئے ہو رہی ہیں پر لوگوں کو خود دعوت دیتے ہیں کہ آزاد طریکوں پر اکراپنے حقوق سے لو۔ کتنی بڑی بحث بات ہے ذرا دیکھئے۔ ایک فوجی جزل جس کے پاس اقتدار تھا۔ مارشل لاک کی طاقت تھی۔ کس خدمہ پیشافی سے اقتدار عوامی حکومت کو سونپ دیا۔ یہ کوئی بڑے دل والا ہی کر سکتا ہے جس سے دل والا ایسا ہیں کر سکتا۔ میں اس کے لئے صدر صینا الحش کو سماں لک باد پیش کرتا ہوں۔ (تایاں) ساتھ ہمیں ذریعہ اعظم جناب محمد خان جو شیخو کو بھی سوار کیا دینا چاہتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے ہواجی حکومت میں جمہوریت کی نگہداشت اور پا سبائی کی۔ لوگوں کا جمال تھا کہ ایم جنپی کے بغیر یہ حکومت نہیں چلے گی۔ لیکن آپ نے دیکھا کہ انہوں نے ایم جنپی اٹھا لی۔ لوگوں نے اپنا حشر بھی دیکھا۔ جناب والا! احتیاجی سیاست باطل پر حاد کا ہوتا ہے۔ ہم حق پرست ہیں اور حق اتنا اللہ حادی رہے گا جناب اپنے بھٹ کے سامنے ایم جنپی اٹھا لی۔ صاحبِ ایوان میں نہیں تھے میں اس لئے تقریر نہ کر سکے لیکن میں ان کے دل کی ترجیحی جانتا ہوں کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ میں ان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ

ان کا علاقہ بھی مجھے آتا ہی نہیں ہے۔ جتنا جتنے اور علاقے۔ انشا اللہ میں خیال رکھوں گا۔

جناب والا! ایوان کی خاتون رکن مسٹر فضیلہ عالیانی صاحب کا تقریر کا ذکر کرنا چاہتا ہو جلا وہ ہماری خاص مر بان ہیں۔ ان کا تقریر کا فی جامع حق۔ ہر فرد کو کم از کم اخبار میں جلد نہیں ملتی میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے یہاں کچھ حوالہ دیا تھا۔ کچھ ایسا یات حقی جوان کے دل پر گران گزرا اور انہوں نے تحریک استحقاق پیش کر دی۔ جو آپ نے استحقاق (پریمیو بلج) کیمپ کے پرورد کر دی ہے۔ لیکن جناب والا! آپ نے بھروسہ ان کی تقریر سمجھا۔ آپ نے کتوں کا لفظ ستا ہو گا۔ میں پوچھتا چاہتا ہوں کیا یہ بات استحقاق میں نہیں آتی کہ کون نے ایسے کہتے تھے۔ آیا ان کا خطاب اسلامی سے تھا؟ یا کسی اور طرف۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں حرف ایک فرد کا استحقاق بخوبی نہیں ہوا بلکہ ایک ایک مجرم کا استحقاق بخوبی ہوا ہے۔ بلکہ ان کا اپنا استحقاق بھی ہوا ہے۔

جناب والا! سیاست دان اگر کسی پیداوار گرتا ہے تو کہتا ہے کوئی فرق نہیں۔ اور اگر کوئی اس پر کلام کے پھول کی پتی بھی پختا و رکتا ہے۔ تو کہتا ہے ہائے اور جسخ اٹھتا ہے تو یہ اندراز ہے سیاست کا۔ جناب والا! میں پوچھتا چاہتا ہوں کہ اگر استحقاق ہی بخوبی ہوا ہے تو یہ کتنا کہاں سے ٹیک پڑتا۔ آیا یہ باذلاست تھا؟ (تایلان)

جناب والا! آپ جیسے بھربان اسپیکر کے ہوتے ہو سے اس اسماں میں باوقوف کئے کی کوئی گنجائش نہیں۔ (تایلان)

جهالتک ترقی کا تعلق ہے عوامی نمائزوں کا تعلق ہے۔ اور ان کے بیٹھ نہیں کا تعلق ہے۔ اگر آپ اس پر غور کریں گے تو اتنی فراخ ذل اور اضافہ پسند حکومت آپ کو کہیں بھی نظر نہیں آتی گی۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ سیری ہر ختم فضیلہ عالیانی بھی ہوتیں تو ان اسی لاکھر زد پسے کو بیک جنبش قلم لکھ دیتی کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا ہے۔ ہم نے کہا کہ ان کو موقع دیا جائے تاکہ وہ اچھے اور بر سے کی تیز اور فرقی کر سکیں وہ اسلام آباد جاتے وقت اگر اپنوں کا طرف دیکھتیں اور سمجھتیں یعنی ہم بھی پڑے ہیں راہوں میں (تایلان)

جناب والا! ان چیزوں پر غور کرنا چاہیے۔ تنقید کرنا اسان ہوتا ہے۔ تنقید جتنا چاہا کو سکتے ہیں۔ محلات کو لفظوں میں ڈھا سکتے ہیں۔ اور ان کی تعمیر الفاظ میں کو سکتے ہیں۔ لیکن ہمیں عملی دنیا میں آنا چاہیے۔ جو بڑا اشکل ہوتا ہے۔ بھے اسید ہے میری بین عملی دنیا میں والیں لوٹ آئیں گی۔ (تایلان) اور عملی دنیا میں آنا ان کیلئے انتہائی ضروری ہے۔

جناب والا! میرے سامنے جناب نصیر منیگل صاحب نے تقریر کی ہے اور بحث پر تبصرہ کیا ہے اور اس کے متعلق مبارکباد ددھا ہے۔ یہ ان کی اپنی حکومت ہے۔ اپنے آپ کو کون مبارکباد پیش کرتا ہے۔ دوسروں کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ جن اچھی خیزوں کا اہوں نے ذکر کیا ہے۔ میں ان کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ جناب اسیکر! میں ہمارا وہ بہت لذیباً کو کچھانہ لذیباً اندھری کا ذکر کیا ہے۔ اگر انڈھری سے دہاں کے لوگوں کو اس سے فائدہ ہو جائے انڈھری کی میں اور مقامی لوگوں کو روزگار نہیں ملتا ہے۔ میں اتفاق کرتا ہوں کہ پھر ان اندھری کو ہمارے پاس نہیں رہنا چاہئے۔ بلکہ کہیں اور کی زینت بنی جا ہیئے۔ اگر ہمیں روزگار نہیں ملتا تو میں کہوں گا۔ بقول اقبال

"اسِ حقیقت کے ہر خوش گزدم کو جلا دو"

مجھے اسید ہے کہ ہمارے صفت کا رحمات غایب سمجھو گئے تھے کہ یہ کمزور حکومت ہے یہ حکومت ہمارا کیا لگاڑے گی۔ تو میں ان کو کہتا ہوں بگاڑنا تو سب جانتے ہیں۔ لیکن سنوارا بہت شکل ہے کوئی نہیں جانتا۔ پیشراں کے کوئی سخت اقدام ہو۔ مجھے اسید ہے یہ صفت کا راصحان وقت کے تھا صنوں کو مد نظر بھٹکتے ہوئے دہاں کے عوام کا، علاقے کے لوگوں کا خیال رکھیں گے تاکہ ہم کہہ سکیں کہ یہ اندھری کا آپ کی ہے۔ جہاں تک ہمارے مقامی لوگوں کا صفت اُنے کا تعلق ہے یہ بات ہوتی ہے کہ اتنا رواہ ہم کہاں سے نہیں۔ بیکوں میں ہم اور آپ نہیں جا سکتے۔ بیکوں کی بیڑا بھیر کی اور جو ہے ہم نہیں سمجھ سکتے۔ جب تک ہم ان ضروریات کو پورا نہ کریں۔ یہ مقام ہم سے دور ہو جائے گا۔ تو ہمیں بد معافی بھی سیکھنی پڑے گی۔ معافی جاتا ہوں اگر میں لفظ بد معافی استعمال کروں۔ جو فاباً پاریماً لفظ نہ ہو۔ میں اس سے پہلے بھی معافی کا حوالہ تھا اور اواب بھی ہوں۔ بلکہ ذمہ رہنے کیلئے بیڑا بھیر کی بھی ضروری ہے جو کہ اسلام میں جائز نہیں مگر جو رسانان کیلئے بیڑا بھیر کی ضروری کے سوا چارہ بھی نہیں۔

جناب والا! اب یہی نوجوان، بلند خیال، ذہین پیغمبر کے عوامی نمائندے کی تقریر کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ماہوں نے اتنی اچھی تقریر کی ہے کہ کاش میں بھی اتنی اچھی تقریر کر سکتا۔ میں اتنے اچھے طریقے سے تقریر نہیں کر سکوں گا۔ جس طرح اہوں نے کی۔ مکان کا ذکر کی۔ لیکن میں ان کو بتلا چاہتا ہوں کہ میرا بھی مکان سے ایک حقیقت سے تعلق ہے۔ میں بھی مکان کا باشندہ ہوں مجھے مکان سے اتنا ہی السن ہے۔ جتنا آپ کو ہے۔ اگر پورا نہیں کوکم از کم اس کا تیر احمد ضرور سے

اور جب میں مکران کے دورے پر آتا ہوں۔ مکران کے حالات میرے سامنے ہوتے ہیں میں ان کا تجزیہ کرتا ہوں۔ اور ان حالات کو دیکھ کر جناب میں لرز جاتا ہوں۔ اس لئے لرز جاننا ہوں کہ یہ علاحدہ آہستہ ایسا منزل کی طرف جا رہا ہے۔ جس منزل پر جانے سے ہمیں ان کو روکنا ہے۔ ہم اپنیں اس منزل پر نہیں جانے دیں گے۔ ہم نے مکران کے لوگوں کو سپریا کی حالت سے نکالنا ہے۔

جناب اپنیکو اپنی تنقید کسی پر نہیں کرتا۔ لیکن آپ دیکھنے کا بوجھتان کے بزرگ سیدatan جن کو بابا نے بوجھتان کرایا تھا ہے۔ وہ اپنے علاقے نال سے اختیاب نہیں لڑ سکتا ہے، اور ان کے پیارے بیٹے زکرۃ کیشی کے چیزیں تک نہیں بن سکتے ہیں۔ ان کو ما سوائے مکران کے اور کوئی پسند کا علاقہ نہیں ملتا ہے۔ وہ اس لئے کہ مکران جو سپریا کی حالت ہے۔ مکران میں جو آج یہ مایوسی ہے میں اس معزز الیوان میں حرض کروں گا کہ مکران کے خطے کے لوگ پیارے محب وطن اور وطن کے متواتے ہیں۔ ہمیں یہاں کے لوگوں کو سمجھانا ہے۔ اور اس خطے کو سمجھانا ہے۔ ہمیں اس خطے کو سرخ جنگل سے سمجھانا ہے۔ یہ صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ ہم ماضی کے اس داعی کو مشاد میں کہ مکران کو واقعی نظر انداز کیا گیا ہے اور کیوں نظر انداز کیا گیا ہے۔ میں نہیں جانتا اس کا کیا سماں پہلو چھار ہزار کسی مقصد کے تحت اس علاقے کو ترقی سے آنا دور رکھا گیا ہے وہ لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ آیا وہ اس پاکستان کا حصہ ہیں جو بھی یا نہیں۔ میں اس الیوان کے توسط سے ان کو تھین دلانا چاہتا ہوں کہ آپ پاکستان کا حصہ ہیں (تایاں) اور ہمارا وضی ہے کہ ہم مکران کے بیانی دی مسئللوں کو حل کریں۔ جب مکران کے یہ میران آتے ہیں اور بھلی کی سہولیات دیکھتے ہیں۔ فلم دیکھتے ہیں۔ پنکھے یہاں پر دن رات چلتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ قوالاز می طور پر ان کے دل پر اثرات ہوتے ہیں۔ اور وہ سوچتے ہیں کہ آخر ہم نے کوئی ساکنا کیا ہے۔ تو مجھے امید ہے کہ انشا اللہ ہم اس مکران کو بھی ہمیوں سے نکالیں گے۔ اور میں نے یہ تھیہ کر دیا ہے میں الیوان کے تمام میران سے گزار شد کرتا ہوں کہ یہاں کے تمام میران اپنا کچھ حصہ کم کر کے مکران کے لئے وقف کر دیں اور اس سے مکران کی بہت سی ضروریات پوری ہو سکتی ہیں۔ آپ ایسے اچھے ملک یعنی پاکستان کے ایک اچھے صوبے کے ایک حصے کو بہتر بنانے لکھتے ہیں۔ مجھے امید ہے اس بھلی کے تمام میران مجھے اجازت دیں گے کہ میں اس علاقے پر پوری توجیہ مذکول کر سکوں اور اس علاقے کے تمام میران بھی میرے ساتھ اتفاق کریں گے۔ (تایاں)

جباب والا! گوادر سے متعلق میرے عزیز رکن نے بڑی اچھی تقریر کی ہے پر الجیکٹ ائم پا کے متعلق کہا ہے فشن زین کے متعلق کہا ہے۔ یہ تمام چیزوں تو بہت دیرینہ اور بہت پرانے مطالیات ہیں۔ اور ان کو اب بہت وقت گزر گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر اضافہ دیر سے دونوں انصاف اپنی اہمیت حکومتی ہے۔ اگر ان کو دیہ سے پر الجیکٹ ایر پلٹس اور فشن ہار پر ملے دیر سے ہے تو ان کی افادت ختم ہو جائے گی۔ یہاں پر کئی سیاستدان ہیں۔ جن کو کام لوگوں کو اچھا رکنا اور اپنا مقصد پورا کرنا ہے۔ یہ بچالی کے جزیرے جو وہی ہے جس شیک ہو جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں۔ ہم نے کہا ہے۔ جب کوئی بڑا بنتی ہے یاد گیکے کو فر ترقیاتی کام ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں۔ ہم نے کیا ہے۔ اور کہتے ہیں اتنے غرے سیدیہ آپ کو نہیں مل رہے تھے۔ بجا تھے اس کے کہ یہ کریڈٹ موجودہ حکومت کی جھوٹی میں جاتے وہ خود لینا چاہتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ کریڈٹ ہیں لینا چاہتے ہیں۔ خواہ اس کے لئے چیزیں پچھا اخبار اور قربانی ہی کیوں نہ دینا پڑے۔ یہیں اس سلسلے میں بچال نہیں کرنا چاہتے۔ اور جیساں تھے، اس ملکتے کے جھائیوں نے کالج کے معلمان کہا ہے۔ کہ ہمارے اس انٹریکٹو میٹ کالج کو سائنس کالج کا درجہ دیا جائے۔ ہم عوام کی تعلیم یہ کافی توجہ دے رہے ہیں اور اگر آپ کا یہ سائنس کالج اس مقام پر ہے اور اس میں حقیقت ہے کہ وہاں سائنس کی کلاسیں ہونا ضروری ہیں تو میں یہ سائنس کالج آپ کے حوالے کروں گا۔ آپ کی جھولی میں ڈال دوں گا۔ لیکن اس کے متعلق خطر طیہ ہے کہ یہ کالج، کالج ہونے کی شرائط کو پورا کرتا ہے۔ خود رہی شرائط کو پورا کرنا چاہکے جباب والا! ہمارے بہت سے ترقیاتی پروگرام ہیں۔ اور بعض امدادی پروگرام ہیں اور یہ دنیا مالک اور دامت مالک سے ہیں ہلتے ہیں۔ اس میں ہماری مہارت یا کوئی کمال نہیں ہے جتنے بھی ہمارے یہ پر الجیکٹ کام کر رہے ہیں۔ ان کے لئے وقت مقرر کرنا ہوتا ہے اور کہی اتنا پہنچ سکے ہیں۔ جب ہمارا دجود بھی یہاں پر نہیں تھا۔ اب آپ جانتے ہیں ان تمام کاموں کو دیکھا ہوتا ہے۔ اور ان میں سے بعض کو سفید باتیقی کہا جاتا ہے۔ اور ایک عزیب کاشتکار کے پاس تو ہاتھ پالنے کیلئے کوئی گنجائش نہیں ہوتی ہے۔ اور بلوچستان کا صوبہ تو ایک فربا صوبہ ہے اور یہ پر الجیکٹ ہمارے گھر میں پڑتے ہوئے ہیں۔ اگر یہ پر الجیکٹ وقت مقررہ پر خود تکھڑ جاتے۔ اور وقت مقررہ پر مکمل ہو جاتے۔ تو ان کی افادت کچھ اور ہوتی گویا ان کی افادت بہت زیادہ ہوتی۔ اب یہ سفید باتیقی بن چکے ہیں اور دس سال کے بعد ممکن ہے

دیوبن جائے اور ہم اس کی پہ درشا نہ کر سکیں۔ مجھے امید ہے ہمارے وزیر متعلقہ پرچم صاحب ان تمام مضبوطوں کو دیکھیں گے۔ جو سماں سے منصوبہ بندری کے فذر یہ ہیں۔ قالہ ہیں وہ اس معاملہ کو دیکھیں گے اور اس پر پوچھوڑ کر میں گے۔ ہمارے وزیر صاحب بہت لائق ہیں۔ کام کرنے والے ہیں۔ مجھے امید ہے آپ اس میں کارکردگی دکھائیں گے آپ اس میں جادوگری دکھائیں گے۔ کیونکہ یہ معاملہ بغیر جادو کے حل نہیں ہوگا۔ جب تک اس کام پر پوری توجہ نہیں ہوگی۔ تو ان محکموں کو تایوں میں لانا بہت مشکل ہے۔ لیکن یہی سمجھتا ہوں ہمارے پر اچھے صاحب کیلئے کوئی مشکل نہیں ہے۔ (تالیف) اور وہ اس سفید بانٹی کی صحیح طور پر نگہداشت نہ مانیں گے۔ اب میں اپنے قابل احترام جناب اقبال احمد حمور صاحب کا تقریر کے متعلق کچھ کہتا ہوں۔ انہوں نے بجٹ کے متعلق جو اچھے الفاظ کہے ہیں اور انتظامی کے متعلق کہے ہیں۔ ہم تو ان الفاظ کے قابل بھی نہیں ہیں۔ لیکن آپ نے جو بڑت بخشی ہے وہ بہت ہے۔ مجھے ان تمام یاتوں کا علم بخوبی ہے۔ میرے معزز رکن نے تعلیم کے متعلق ذکر کیا ہے اور تعلیم کی پہنچ کا ذکر کیا ہے۔ میں ان کی خدمت میں مرض کرنا چاہتا ہوں، میں نے بھی کئی سکول دیکھے ہیں۔ فریضہ کا بھی حال دیکھا ہے اور مجھے امید ہے ہماری وزیر تعلیم جبراں از دریافت پر فرمائی توجہ دیں گی۔ تاکہ یہ مسئلہ جن کا ذکر ہے بار بار ہوتا ہے۔ اور یہ ذکر کو آئندہ بجٹ میں پیش نہ ہو۔ ایک اور اچھی بات جو اقبال احمد حمور صاحب نے کی ہے اور ایک اچھا پر دگرام خرد رکیا ہے۔ وہ مارکیٹ ہے۔ وہ اپنی اس مارکیٹ کا ذکر کرنا بھروسے ہیں میں ان کوئی بتانا چاہتا ہوں کہ میری فاطمیں وہ بھی یہ ہے اب انشا اللہ تعالیٰ آپ کی مارکیٹ آپ کا خواہش کے طبق ینے گی۔ اور انشا اللہ آپ کا نام زندہ و جادید رہے گا۔

ان کے علاوہ ہمارے ایک معزز رکن سید دارکرم صاحب نے بھی بہت اچھی تقریر کی ہے۔ اور رکن کو ایسے ہوں کہ کہیں بھی انصاف کا دامن نہ چھوڑیں۔ جو پچ بات ہوتی ہے وہ کو دیتے ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ تنقید برائے تنقید کی جائے۔ انہوں نے جو الفاظ تہذیب میں استعمال کئے ہیں۔ میں ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ عوام کے نمائندے ہوں تو ایسے ہوں۔ یعنی پچ بات کہنے والے ہوں اور یہ نہ ہو کہ وہ دیکھیں کہ میری تقریر پر کیا بصرہ ہوتا ہے۔ کیا تنقید ہوتی ہے۔ انہوں نے بہت اچھی تقریر کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کمران کے امداد کو کوٹک نہیں ہے۔ بجلی نہیں ہے۔ پانی نہیں ہے اور تیل نہیں ہے اور جناب دالا اجنبی طلاق

میں یہ چار چیزیں نہ ہوں۔ یہ تو بیانِ حیاتی ہوتی ہیں۔ اور میں ان کو لقین دلاتا ہوں اپنے
کا جذبہ یہ قابل تقدیر ہے۔ اور یہ تمام چیزیں یہ آپ کے قدموں میں لا رکھیں گے (تایاں)
جباب والا! لوکل باڈیز کے متعلق کچھ ہوں۔ یہ ایک بہت جزا درسِ محکم ہے اور
اس میں مرد بھی ہیں۔ خواتین بھی شامل ہیں۔ سیکن ہماری ان کو نسلوں میں فنڈنگ نہیں ہوتے
ہیں۔ وسائل ہمیں ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ کاموں پر صحیح توجہ نہیں دے سکتے ہیں لیکن
میری توجہ اس طرف ضرور ہے۔ دہان پر خواتین کو نسل ہیں اور کہتے ہیں ہماری خواتین کو نسل کو
نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ ان کو فنڈنگ نہیں مل رہے ہیں۔ ان کو کوئی ہمیں پوچھتا ہے۔ مردوں
پر اپنا حصہ چاہتے ہیں۔ اور خواتین رہ جاتی ہیں۔ اب میں اس معزز الیوان کے سامنے اعلان کرتا
ہوں کہ میرے پاس میرے فنڈ میں پھاس لا کھو رکھنے کی رقمہ بھی ہوئی ہے۔ اور میں ان کیلئے پھاس لا کھو
روپے کی گرانٹ کا اعلان کرتا ہوں تاکہ ہماری ان خواتین کو ان کی کو نسلوں میں ان کو صحیح حصہ
مل سکے (تایاں)

جناب والا! ہمارے ایک معزز رکن جناب عید محمد نو تیزی صاحب نے خدای تقریر تو
نہیں کی ہے۔ اگرچہ انہوں نے تقریر نہیں کی۔ مگر انہوں نے ایک اشارہ ضروری کیا تھا کہ ہمارا علاقہ
نوٹکی کو پر اجیکٹ ایریا قرار دیا جائے۔ نوٹکی چاٹی کا ضلع ہے۔

جناب والا! نوٹکی بالکل دورافتادہ علاقہ ہے۔ دہان نسبت ہے۔ پانی نہیں ہے۔
بارش بھی اللہ تعالیٰ کا رحمت ہے۔ کہیں پر کم برسی ہے اور کہیں زیادہ، نوٹکی میں سالانہ
او سط بارش بھی کم ہے۔ اگر میں اس کا نقشہ پیش کرنا چاہوں۔ تو پیش نہیں کر سکتا۔ دہان پانی
بجلی اور تعلیم دغیرہ کی خلت ہے۔ جو نکل آپ کی حکومت نے دہان سے پہاونگی دوڑ کرنے
کا قبیلہ کرکھا ہے۔ انشا اللہ یہ پہاونگی دوڑ نہ ہوگی۔

جناب والا! حاجی عید محمد نو تیزی صاحب کو جو اسکا لا کھو روپے دیتے گئے تھے میں نے
دیکھا کہ انہوں نے دہان پانی نکلا یا۔ میں نے دہان نزدگی میں سیٹھا پانی نہیں دیکھا تھا۔ دہان
ایسے علاقے ہیں۔ جہاں خواتین میں بیس سیل دور سے پانی لاتی تھیں۔ مجھے بتایا گیا کہ دہان
پانی کا کوئی ہوتا تھا۔ لوگ اپنے پانی کو تالا لکھ کر رکھتے رہتے تاکہ حالت نہ ہو۔ آپ تصور بھی
نہیں کر سکتے۔ وزیر صحت نے اپنے دور سے کے بعد مجھے یہ لوٹ لکھا تھا کہ لوگ پانی کو
قطعن ڈالتے ہیں۔ لوٹ کنٹرول کا علاقہ ہے۔ جہاں لوگ بونڈ بونڈ پانی کو ترستتے ہیں۔ میں نے

وہی کیا تھا کہ ہم نوکنہڑی کی ضروریات پوری کریں کے، بشرطیک حجاجی عیدِ حملہ فرستیزی صاحب اپنی جیب سے اس کے لئے دکھوتی کریں۔ میرے بھائیو! کارخیر کیلئے اگر کچھ مانگا جائے تو انکو نہیں کرنا چاہیے۔ لوگوں کو پانی فراہم کرنا کارخیر ہے۔

جانب والا! میں یہاں سبید کا ذکر نہیں کر دیں گا۔ میں جب بھی منتخب ہو کر آیا ہوں۔ میں نے ہدیث اپنے آپ کو صرف سبید کا نمائندہ نہیں سمجھا۔ بلکہ بلوچستان کا نمائندہ سمجھا ہے لیکن آشنا ضرور کہوں گا کہ سبید کے لوگوں کے مدد پر استقہ زیادہ احسانات ہیں کہ اس وقت میرے بدن پر جو کچھ ہیں وہ بھی سبید کے عوام کے ہیں۔ اور میرے جسم میں میں جو خون ہے وہ بھی سبید کے عوام کا ہے۔ میں ان کو صلد نہیں دے سکتا۔ اور اگر کبھی ضرورت پڑے ہا تو میں سبید کو دوسروں پر تحریج نہیں دوں گا اور ان شاء اللہ اضاف کے تھانے پورے کر دیں گا۔ اور پورا اضاف کرنے کی کوشش کر دیں گا۔

جانب اسپیکر! بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کیلئے مجھے آپ کا کافی وقت لینا چاہیے لیکن یہ ضروری ہے۔ میرے بھائیو! میں آپ کو صحیح حالات بتانا چاہتا ہوں اور بلوچستان کا پس منظر بتانا چاہتا ہوں کہ تم ادکم یہاں ہر جگہ بجلی آئتے۔ ہم استقہ برے ہیں حتیٰ ہمیں کہا جاتا ہے۔ یہ اچھے لوگ ہیں ظالم نہیں ہیں اور ان شاء اللہ در ذ حشرہم ظالموں کی صفت میں نہیں الھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سے کبھی ہاڑ پرس نہیں کرے گا کہ تم نے ظلم کیا۔ تمہارے دامن پر نا حق بے انصافی کا داعی ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ ہم ظلم و تشدد ختم کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری سیاست کیا ہے؟ ہماری سیاست "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ" ہے۔ ہماری سیاست یہ ہے کہ اس ملک میں اسلام پھیلپھو لے قرآن و سنت کا نظام رائج ہو۔ اسلام نظام کا بول بول ہو۔ لہذا میں ان جماعتیں سے کہنا چاہتا ہوں جو اہل سنت ہیں جو کتاب محدث رعنی قرآن پر تلقین رکھتے ہیں اور اس ملک میں اسلامی نظام چاہتے ہیں میں آئیے ہم سب مل کر باطل نظام کا مقابلہ کریں۔ جو اس ملک میں اسلام کو ختم کرنا اور مٹانا چاہتے ہیں ہم میں اور آپ میں کیا فرق ہے۔ ہمارا مقصد ایک ہے۔ آئیے ہم اور آپ قائد اعظم کے اس پاکستان میں اسلام کو آگے بڑھائیں۔ اور یہ صحیح محفوظ میں اسی وقت ہو سکتا ہے جب اسلامی نظام چاہئے والی جماعتیں ایک ہو کر کفرد باطل کا مقابلہ کریں۔ اگر کفرد باطل کا مقابلہ نہ کیا جائے تو خدا نہ نواستہ کفر حق پر حادی ہو جائے گا۔ اور پھر تاریخ ہمیں زندگی بھر نہیں

بخشش کی۔

جناب اسپیکر! اب میں ڈاکٹر حیدر بلوچ صاحب کا تقریر کی طرف آنامہں جنہوں نے بلوچستان کی ترقی کے بارے میں ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اس کو ایک اچھا بحث قرار دیا۔ مکران کے بارے میں انہوں نے جو کچھ فرمایا وہ فطری بات ہے مگر انہوں کا سمجھ رہے اور کون ہے جو اپنے سمجھتے ہیں کرتا۔ اس جذبہ کے لئے میں ان کو مبارک باد دیتا ہوں۔ انہوں نے ڈپلومہ ہولڈر اور سیرز کا ذکر کیا ہے۔ اگر وہ ایسا محسوس کرتے ہیں تو اس کیلئے ہم تر طریقہ کاری ہے کہ وہ انجینئر زائیسوی ایشنا کو دوبارہ لکھیں کہ وہ اس منصہ پر دوبارہ عنزہ کرسے کہ ہمارے انجینئروں کو کسی نہ کسی صورت میں نظر انداز کیا جاتا ہے جیسا تک سرومنز کا تعلق ہے کو ہم نے کافی لوگوں کو رکھا ہے۔ لیکن چونکہ ایک طریقہ کارہوتا ہے۔ پہلک مرد میں کمیشن موجود ہے۔ ظاہر ہے وقت لگتا ہے۔ آدمیوں کا فقدان ہے وہاں پاپڑ بسلیٹ پڑتے ہیں۔ دنیا میں ہر جگہ کچھ کو ناپڑتا ہے میں تفضیل میں ہیں جانا چاہتا۔ تمام حکوموں کو اپنے فرمان کا احساس ہونا چاہیے۔ وقت بدلت چکا ہے۔ حالات بدلت چکے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ بدستے ہوئے حالات کے تحت وہ ہمارا ساتھ فرور دیں سکے اور یہ ان کا فرض ہے۔

جناب والا! یہاں پر لا اینڈ آر ڈر کا تذکرہ کیا گیا۔ مجھے افسوس ہوتا ہے۔ ہم نے کتنا کام اور کتنی خدمت کی۔ لیکن نہ جانے یہ کیا نشہ ہے۔ نہ معلوم ہیروں کا نشہ ہے یا کسی اور حیز کا کسی کو ہماری کوئی خدمت نظر ہی نہیں آتی۔ آخر کیوں۔ ۶۔ وہ اتنی غفلت میں رہتے ہیں۔ جناب والا! یہاں چار دنوں کا واقعہ ہے۔ آپ کو بھی معلوم ہو گا کہ حاجی نور محمد جمالی صاحب کا اغوا افسیر آباد سے ہوا۔ آپ حکومت بلوچستان کی کارکردگی پر فور کچھ میں کہتا ہوں آپ کی حکومت کی تمام ایجنسیاں یعنی آپ کا کمشٹ، ڈپچی کمشٹ، میشیا، پولیس اور لیوریز فورس تمام آج سندھ میں موجود ہیں۔ لکھنے فرمان مقام ہے کہ نہ صرف حاجی صاحب کو بازیاب کیا گی بلکہ مذہبی کو گرفتار بھجا کیا گی۔ کتنی بڑی بات ہے۔ (تایال) کیا اس سے بڑھ کر کوئی کارکردگی ہو سکتی ہے۔ ۶۔

جناب والا! آپ دیکھتے ہیں۔ سنتے ہیں کہ خلاں جگہم بچھت گیا۔ میں آپ کو کہنا چاہتا ہوں۔ تنقید کرنے والے ذرا پلٹ کر تردد کیھیں۔ خدا را یہ سوچیں یہ کون لوگ ہیں؟ آپ

ان کیجیے کیا میرزا بخوبی کرتے ہیں؟ کیا ان کو محب وطن کا خطاب دینا ہے؟ کیا ان کو لیڈر
تسلیم کرتے ہیں؟ کیا لیڈر کی ان کی تھیکیہ اداری نہ ہے؟ آیا یہ جمہوریت سے محبت کرنے
والے ہیں؟ جمہوریت کے پاسبان ہیں؟ اور پاکستان میں جمہوریت والیں لا رہے ہیں؟ یہ
محض جواہر سے کھیلتے ہیں۔ بڑے کوں اور ٹریزوں میں بھر رکھتے ہیں اور رکھتے ہیں کہ ہم تک
میں جمہوریت والیں نہیں گے۔ کیا یہ جمہوریت کا پاسبانی ہے؟ کیا نئے پچھوں کا تقلیل نہ ہے
ان کو جواہر سے جلا کرنا اپنے والدین سے جلا کرنا کیا اس طرح سے جمہوریت کی پاسبانی ہوتی
ہے؟ کیا اس طریقے سے آپ جمہوریت کی حفاظت کریں گے؟ کیا آپ کا پیار نفرہ ہے اور
اگر یہ آپ کا نفرہ ہے تو ایسا نفرہ مت لگائیں۔ جس سے پاکستان کا استحکام ختم ہوتا ہے
پاکستان کے تقاضا کو زک پہنچتی ہے۔ کبھی آپ نے خیال کیا کہ کیا ہو رہا ہے؟ کبھی آپ نے پلٹ
کر دیکھا کہ اس پار کیا ہو رہا ہے؟ اس طرف آپ کی نظر میں لگی ہوئی ہیں۔ میں آپ کو تباہا چاہتا
ہوں۔ خدا کی قسم ان ہی لوگوں کا مقام جن کی طرف ان کی نظر میں لگی ہوئی ہیں کا مقام تختہ داروں کا
یہ قوان کا اصول ہے۔ ہم ان کی طرف کیوں دیکھیں۔ دیکھو اپنے پاکستان کی طرف، قائم مقام
کے پاکستان کی طرف اور اگر یہ اس پاکستان کو اپنے ہاتھوں سے دیران کریں اگر اسے اچھا ہی
تو اس سے بچوں کر اور کیا بد قسمی ہو سکتی ہے۔ زید کوئی بد قسمی نہیں ہو سکتی۔ یہ انسوس کا
مقام ہے۔ میں دیکھا، سمجھنا اور سوچنا ہے۔ دوست اور دشمن کی تیز اس وقت ہو سکتی ہے
جب ہماری نکاحیں ان پر ہوں۔ لیکن انسوس کا مقام ہے کہ نکاحیں کبھی بدھی جاتی ہیں۔
اور پاکستان میں عام طور پر یہ دستور ہے کہ نکاحوں کو بدستے دیر نہیں لگتی ہے۔ جناب والا!
بوجھتان کے عوام کو اپنی نکاحیں اتنی دسیع تر کرنی ہوں گی کہ کہاں کہاں ان کی نکاحوں میں کا نظر
نہ آ سکیں۔

جناب والا! میں تو آپ کے سامنے بہت کچھ کہنا چاہتا تھا۔ لیکن آپ کا حکم تھا میں
خنقر بات کروں۔ میں تو نہیں کہوں گا کہ « حکم حاکم مرگ مفاجا ہات ۔ » لیکن آپ تو اپنے
ہیں۔ آپ کبھی ایسا حکم نہیں دیتے جو اس نظر سے میں آتا ہو۔ میں آپ کا انتہائی محظوظ ٹکر
ہوں۔ آپ نے جس طریقے اور دریادلی اور صبر و تحمل سے میرے معروضات کو سننا۔ آپ نے میں
روایت قائم کی ہے کہ یہ تاریخی بات بن گئی ہے۔ اور اس کو کبھی صحیح تاریخ فراموش نہیں کر سکے
گی۔ اور اپنے فرماض کو آپ نے اس احسن طریقے سے سرانجام دیا۔ میں آپ کا شکر یہ اکتا

ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور زیادہ ترقی دے۔ تاکہ آپ اس سلطت پاکستان کی خدمت کریں۔ اور مجھے امید ہے کہ آپ کا خاندان جیسا کہ آپ سکھ والد صاحب نے خدمت کی ہے۔ اور آپ کے والد صاحب سے میرا قریبی تعلق رہا ہے۔ اور انہیں عرصے سے جانتا ہوں۔ ان کی زبان پر ہمیشہ پاکستان کا لفظ ہوا کرتا تھا۔ وہ آڑنگ پاکستان کے حایہ رہے آپ بھی ان کے لڑکے ہیں۔ اور مجھے امید ہے کہ آپ بھی ان کی پیر دی کریں گے، اور ان کے نقش قدم پر چلیں گے اور دنیا پر ثابت کریں گے کہ لوگ چاہے جو کچھ کہیں آپ اس پر نور نہیں کریں گے۔ (تالیاں)

میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ پر کافی دباؤ پڑا۔ سیاسی اثرات ڈالے گے۔ لیکن آپ اپنے اصولوں پر کاربنڈ رہے۔ آپ نے کہا ہماری زیست ہے تو پاکستان اور ہماری مول ہے تو پاکستان۔ آپ ان اصولوں پر قائم رہے اور اپنے تمام رفاقتے کار کو جواب دیا کہ میں اس میں آپ کے ساتھ شامل ہنیں ہو سکتا ہوں۔ میں آپ کو اپنی طرف سے دلی سوار کیا رہتا ہوں (تالیاں)

جناب والا! کافی وقت گزر چکا ہے۔ ایک مرتبہ پھر آپ کاشکریہ ادا کرتا ہوں اور الجوان کے ایک ایک معزز رکن اور رباب صاحب کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ میں کابینہ کے تمام رفاقتے کار اور تمام ممبران کا جن کے تعاون سے اتنا بہتر بحث پیش کیا گیا اور اگر یہ تعاون نہ کرتے تو اتنا اچھا بحث پیش کرنا ممکن نہ تھا۔ ان الفاظ کے ساتھ میں ان معزز زیوان سے درخواست کرتا ہوں کہ بحث گرانٹس کو منظور فرمائیں۔ اور اس بحث کو مشرف قبولیت بخشیں۔ (تالیاں) دالسلام

مسئلہ اپیکرنا: اب ذریخزانہ بحث سال ۱۹۸۴-۸۷ کے مطالبات ذریخ پیش کریں گے۔

مطالبات ذریخانہ سال ۱۹۸۴-۸۷

مطالعہ نمبر ۱

وزیر خزانہ: جناب اپیکرنا میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۹۷۰،۵۹۹،۴۰۵ روپیہ

سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ بـ. ۳۔ جون ۱۹۸۷ کے دورانِ بـ. ۳۔ نظم و نسق عامہ لشمول آرگنائزیشن فریکل نظم و نسق، اکنامک ریکارڈینگ، سٹیکس اور پبلسی و انفارمیشن "برداشت کرنے پڑیں گے

مرطابہ نمبر ۲

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۹۰، ۹۲، ۹۴، ۹۶، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ بـ. ۳۔ جون ۱۹۸۷ کے دورانِ بـ. ۳۔ نظم و نسق عامہ لشمول آرگنائزیشن فریکل نظم و نسق، اکنامک ریکارڈینگ، سٹیکس اور پبلسی و انفارمیشن "برداشت کرنے پڑیں گے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مرطابہ نمبر ۲

وزیر خزانہ: خباب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۳۴۶۲، ۹۲، ۳۴۲، ۹۳، ۳۴۳ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ بـ. ۳۔ جون ۱۹۸۷ کے دورانِ بـ. ۳۔ صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مرطابہ نمبر ۳

وزیر خزانہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۹۰، ۹۲، ۹۴، ۹۶، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ بـ. ۳۔ جون ۱۹۸۷ کے دورانِ بـ. ۳۔ صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مرطابہ نمبر ۳

وزیر خزانہ: خباب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۳۴۶۲، ۹۲، ۳۴۲، ۹۳، ۳۴۳ روپے

سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ
بدر جون ۱۹۸۷ کے دوران بسلسلہ مذکور "اٹھاپ" برداشت کرنے پڑے گے۔

مسئلہ اسٹریکر: "خیریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳۲۰،۶۱۸ روپے سے متجاوز نہ
ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ بدر جون
۱۹۸۷ کے دوران بسلسلہ مذکور "اٹھاپ" برداشت کرنے پڑے گے۔
(خیریک منظور کی گئی)

مرطالیہ نمبر ۲

وزیر خزانہ: جناب اسٹریکر! میں خیریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم ۲۵۴،۹۷۰ را
روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ بدر جون
سال مختتمہ بدر جون ۱۹۸۷ کے دوران بسلسلہ مذکور "اخراجات بابت موڑ و بیکار ایکٹ" برداشت کرنے پڑے گے۔

مسئلہ اسٹریکر: "خیریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳۵۶،۹۷۰ روپے سے متجاوز
نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ بدر جون
۱۹۸۷ کے دوران بسلسلہ مذکور "اخراجات بابت موڑ و بیکار ایکٹ" برداشت کرنے پڑے گے
(خیریک منظور کی گئی)

مرطالیہ نمبر ۵

وزیر خزانہ: جناب اسٹریکر! میں خیریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۰،۷۱۰ دا
روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال
مختتمہ بدر جون ۱۹۸۷ کے دوران بسلسلہ مذکور "دیگر ملکیں اور محصول" برداشت کرنے پڑے گے

مسٹر اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۴۷ رسم ۸۳۲ را روپے سے متجاوز نہ ہو دزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ بہار جون ۱۹۸۷ کے دوران بدلہ مد "دیگر منیں اور محصول" برداشت کرنے پڑے ہیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

مطالمہ نمبر ۶

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ رقم جو ۸،۲۴۰،۲۵۸،۳۵۲ رسم ۲۳۲۵ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ دزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ بہار جون ۱۹۸۷ کے دوران بدلہ مد "مواجب ریٹائرمنٹ و پیش" برداشت کرنے پڑے ہیں گے۔

مسٹر اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۸،۲۴۰،۲۵۸،۳۵۲ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ دزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ بہار جون ۱۹۸۷ کے دوران بدلہ مد "مواجب ریٹائرمنٹ و پیش" برداشت کرنے پڑے ہیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

مطالمہ نمبر ۷

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۰۰۰،۵۹۴،۹۵۸ روپے سے متجاوز نہ ہو دزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ بہار جون ۱۹۸۷ کے دوران بدلہ مد "یادہ مالیت پیش" برداشت کرنے پڑے ہیں گے۔

مسٹر اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۰۰۰،۵۹۴،۹۵۸ روپے سے متجاوز نہ ہو دزیر اعلیٰ کو اخراجات کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ بہار جون ۱۹۸۷ کے دوران

بسلدہ مذکور "بایت مبادرہ مالیت پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مطالعہ نمبر ۸

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۳۵۰، ۹۱، ۷۶ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کھالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۲۰ جون ۱۹۸۷ کے دوران بسلدہ مذکور "علاقوں نظام" برداشت کرنے پڑیں گے

مسٹر اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۳۵۰، ۹۱، ۷۶ روپے سے متجاوز نہ ہو۔
 وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کھالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۲۰ جون ۱۹۸۷ کے دوران مذکور "علاقوں نظام" برداشت کرنے پڑیں گے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مطالعہ نمبر ۹

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۳۱۶، ۲۱۶، ۹۵۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کھالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۲۰ جون ۱۹۸۷ کے دوران بسلدہ مذکور "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳۱۶، ۲۱۶، ۹۵۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کھالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۲۰ جون ۱۹۸۷ کے دوران بسلدہ مذکور "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مطالیہ نمبر ۱

وزیر خزانہ : جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۴،۴۴۱،۷۷۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو ماہی سال مختتم ۱۹۸۷ء کے دوران سلسہ مدد "قید خانہ جات و آباد کاری نیزاں افغانستان" برداشت کرنے پڑے گے۔

مسٹر اسپیکر : تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۴،۴۴۱،۷۷۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو ماہی سال مختتم ۱۹۸۷ء کے دوران سلسہ مدد "قید خانہ جات و آباد کاری نیزاں افغانستان" برداشت کرنے پڑے گے۔

مطالیہ نمبر ۱۱

وزیر خزانہ : جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۳۸۰،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو ماہی سال مختتم ۱۹۸۷ء کے دوران سلسہ مدد "شهری دفاع" برداشت کرنے پڑے گے۔

مسٹر اسپیکر : تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳۸۰،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو ماہی سال مختتم ۱۹۸۷ء کے دوران سلسہ مدد "شهری دفاع" برداشت کرنے پڑے گے۔

(تحریک شہود کیلئے)

مطالیہ نمبر ۱۲

وزیر خزانہ : جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۷۶۰،۷۷۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو ماہی سال مختتم

۲۰ جون ۱۹۸۷ کے دوران بسلسلہ مد "نار کوٹک کنڑوں" برداشت کرنے پڑیں گے

مسٹر اسپیکر: - تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۴۶۰،۶۶۰ روپے سے متباہز نہ ہو ذیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۲۰ جون ۱۹۸۷ کے دوران بسلسلہ مد "نار کوٹک کنڑوں" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالیہ نمبر ۱۲

وزیر خزانہ: - جناب اسپیکر امیں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۹۹۷،۵۰۵ روپے سے متباہز نہ ہو - وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۲۰ جون ۱۹۸۷ کے دوران بسلسلہ مد "شہری تغیرات (بغیر اخراجات عملہ)" برداشت کرنے پڑیں گے

مسٹر اسپیکر: - تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۹۹۷،۵۰۵ روپے سے متباہز نہ ہو - وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۲۰ جون ۱۹۸۷ کے دوران بسلسلہ مد "شہری تغیرات (بغیر اخراجات عملہ)" برداشت کرنے پڑیں گے تحریک منظور کی گئی

مطالیہ نمبر ۱۳

وزیر خزانہ: - جناب اسپیکر امیں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۹،۱۴۱ روپے سے متباہز نہ ہو، وزیر اعلیٰ تو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۲۰ جون ۱۹۸۷ کے دوران بسلسلہ مد "شہری تغیرات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر اسپیکر: - تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۹،۱۹۱ روپے سے متباہز

نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم 20 جون 1970ء کے دوران میں "اخراجات عملہ شہر کی تغیرات" برداشت کرنے پڑیں گے۔
 (مختصر یک منظوری کی گئی)

مطابعہ نیشنل

ہمسٹر اسپلیک: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۳۲، ۲۷۸، ۳۲۳ روپے سے متجاوز نہ ہو
وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی لفاظات کیلئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتم ۲۳ جون ۱۹۸۱
کے بعد ان بنسد مذکور "ہائی صحت خامہ" برداشت کرنے پڑے گے۔
تحریک منتظر ہوئی گئی۔

مطالعہ مختصر

وزیر خزانہ :- خیاب اسپیکر میں خنزیر پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۷ اگست ۱۹۸۷ء
روپے سے متجاوز رہے، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال
محنتمنہ بار جون ۱۹۸۷ء کے دوران میں "کمیونٹی نینٹر" برداشت کرنے پر میں کے

مہر طاں سیدیکرہ: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۷ اگست ۱۹۸۷ء، روپے سے متجاوز
نہ ہو۔ دزیرہ اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفایت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ہو جوں
۱۹۸۷ کے دوران سبلسلہ مدد "کیوں نہیں بینڈ" برداشت کرنے پڑے ہیں گے۔
تحریک خلیلور کی تحریک

مطابقہ مختصر

وزیر خزانہ: خلاب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۳۹،۴۲،۳۵۳

روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختصر ۲۰ جون ۱۹۸۷ کے دوران بسلسلہ مذکور "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۹۴۳۴۵، ۴۶۳۴۹ و ۴۳۵، روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختصر ۲۰ جون ۱۹۸۷ کے دوران بسلسلہ مذکور "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالیہ نمبر ۱۸

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۹۴۳۴۵، ۴۶۳۴۹ و ۴۳۵ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختصر ۲۰ جون ۱۹۸۷ کے دوران بسلسلہ مذکور "صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۹۴۳۴۵، ۴۶۳۴۹ و ۴۳۵ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختصر ۲۰ جون ۱۹۸۷ کے دوران بسلسلہ مذکور "صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالیہ نمبر ۱۹

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! میں پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۷۵۰، ۳۷۹ و ۵۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختصر ۲۰ جون ۱۹۸۷ کے دوران بسلسلہ مذکور "افرادی قوتہ دیپر انظام والoram" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۷۵۰، ۳۷۹ و ۵۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختصر ۲۰ جون

۱۹۸۲ کے دوران سلسلہ مذکور "افزادی قوت دلپر انظام والضرام" برداشت کرنے پر بڑی
دشمنی کی مبتدا تھی۔ (خریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر ۲۰

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر میں خریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۱۰،۲۵۱ و ۲۵۲
روپے سے متباہ فرہ ہے۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو ماں سال
محنتہ ۲۰ جون ۱۹۸۲ کے دوران سلسلہ مذکور "کھیل اور تفریحی ہوں یات" برداشت کرنے پر ہے۔

مسٹر اسپیکر: خریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۱۰،۲۵۱ و ۲۵۲ روپے سے متباہ فرہ ہے
وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو ماں سال محنتہ ۲۰ جون ۱۹۸۲ کے
دوران سلسلہ مذکور "کھیل اور تفریحی ہوں یات" برداشت کرنے پر ہے۔

مطالبہ نمبر ۲۱

وزیر خزانہ: مسٹر اسپیکر! میں خریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۶۵۷،۹۲۳ روپے
سے متباہ فرہ ہے۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو ماں سال محنتہ
۲۰ جون ۱۹۸۲ کے دوران سلسلہ مذکور "سماجی تحفظ اور سماجی بہبود" برداشت کرنے پر ہے۔

مسٹر اسپیکر: خریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۶۵۷،۹۲۳ روپے سے متباہ فرہ ہے۔
وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو ماں سال محنتہ ۲۰ جون ۱۹۸۲ کے
کے دوران سلسلہ مذکور "سماجی تحفظ اور سماجی بہبود" برداشت کرنے پر ہے۔

مطالبہ نمبر ۲۲

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر میں خریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۰۰۰،۰۵۰ و ۲

رد پے سے متجاوزہ نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۲۶ جون ۱۹۸۷ کے دورانِ بسلسلہ مد "قدرتی آفات و تباہ کاری (امداد)" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسئلہ اسکم: : خریک یہ ہے کہ ایک قیمت ۰۵۰،۰۰۰ روپے سے متجاوزہ نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۲۶ جون ۱۹۸۷ کے دورانِ بسلسلہ مد "قدرتی آفات و تباہ کاری (امداد)" برداشت کرنے گے (خریک منظور کی گئی)

مرکزی نمبر ۳۴

وزیر خزانہ: : جناب اسپیکر! میں خریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۰۸،۳۲۸،۵۰۰ روپے سے متجاوزہ نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۲۶ جون ۱۹۸۷ کے دورانِ بسلسلہ مد "ادقاف" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسئلہ اسکم: : خریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۰۸،۳۲۸،۵۰۰ روپے سے متجاوزہ نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۲۶ جون ۱۹۸۷ کے دورانِ بسلسلہ مد "ادقاف" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (خریک منظور کی گئی)

مرکزی نمبر ۳۵

وزیر خزانہ: : جناب اسپیکر! میں خریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۰۸،۳۲۸،۵۰۰ روپے سے متجاوزہ نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۲۶ جون ۱۹۸۷ کے دورانِ بسلسلہ مد "ذراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسئلہ اپیکر: مخربیک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳۵۷، ۷۵۴، ۱۲۸، روپے سے
متباہ زندہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتم
۲۰ جون ۱۹۸۷ کے دورانِ بسلسلہ "ذراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔
(مخربیک منظور کی گئی)

مطالبه نمبر ۲۵

وزیر خزانہ: جناب اپیکر! میں مخربیک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۰۵۵، ۵۵۶، ۱۵۹۲۶
روپے سے متباہ زندہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو
مالی سال مختتم ۲۰ جون ۱۹۸۷ کے دورانِ بسلسلہ "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسئلہ اپیکر: مخربیک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۰۵۵، ۵۵۶، ۱۵۹۲۶ روپے سے متباہ زندہ
ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ بہار جون
۱۹۸۷ کے دورانِ بسلسلہ "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔
(مخربیک منظور کی گئی)

مطالبه نمبر ۳۶

وزیر خزانہ: جناب اپیکر! میں مخربیک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۷۸۷، ۷۸۷، ۷۸۷
روپے سے متباہ زندہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو
مالی سال مختتمہ بہار جون ۱۹۸۷ کے دورانِ بسلسلہ "امور پر درش حیوانات" برداشت
کرنے پڑیں گے۔

مسئلہ اپیکر: مخربیک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۰۷۸، ۷۸۷، ۷۸۷ روپے
سے متباہ زندہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو
مالی سال مختتمہ ۲۰ جون ۱۹۸۷ کے دورانِ بسلسلہ "امور پر درش حیوانات"
برداشت کرنے پڑیں گے۔
(مخربیک منظور کی گئی)

مرطابہ نمبر ۳۷

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۷۲۷۵۷، ۵، ۰۶، ۰۴
روپے سے متوجاً ذہب ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو ماں سال
مختصر ۱۹۸۷ء کے دوران سلسلہ مذکور "جگلات" برداشت کرنے پڑے ہیں گے۔

مسٹر اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۷۲۷۵۷، ۵، ۰۶، ۰۴ روپے سے متوجاً ذہب
نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو ماں سال مختصر ۱۹۸۷ء
کے دوران سلسلہ مذکور "جگلات" برداشت کرنے پڑے ہیں گے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مرطابہ نمبر ۳۸

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۵۵۲، ۵، ۰۵، ۰۶، ۰۴
روپے سے متوجاً ذہب ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو
ماں سال مختصر ۱۹۸۷ء کے دوران سلسلہ مذکور "ماہی گیری" برداشت کرنے پڑے ہیں گے۔

مسٹر اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵۵۲، ۵، ۰۶، ۰۴ روپے سے متوجاً ذہب
نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو ماں سال مختصر ۱۹۸۷ء
کے دوران سلسلہ مذکور "ماہی گیری" برداشت کرنے پڑے ہیں گے
(تحریک منظور کی گئی)

مرطابہ نمبر ۳۹

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۳، ۱۱۷، ۸۲۳، ۰۶، ۰۴
روپے سے متوجاً ذہب، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو ماں سال
مختصر ۱۹۸۷ء کے دوران سلسلہ مذکور "امداد بامہی" برداشت کرنے پڑے ہیں گے۔

وزیر اعلیٰ کا مطابق: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۷۳، ۸۱۸، ۸۲۳ رودپے سے متجاوزہ نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو ماں سال مختتم ۱۹۸۷ء جون کے دوران بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مطالبه نمبر ۲

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۷۳، ۸۲۹، ۷۴۹ رودپے سے متجاوزہ نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو ماں سال مختتم ۱۹۸۷ء جون کے دوران بسلسلہ مد "آپا شی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

وزیر اعلیٰ کا مطابق: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۷۳، ۸۲۹، ۷۴۹ رودپے سے متجاوزہ نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو ماں سال مختتم ۱۹۸۷ء جون ۱۹۸۸ء کے دوران بسلسلہ مد "آپا شی" برداشت کرنے پڑیں گے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مطالبه نمبر ۳

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۷۳، ۸۲۹، ۷۴۹ رودپے سے متجاوزہ نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو ماں سال مختتم ۱۹۸۷ء جون کے دوران بسلسلہ مد "دینی ترقی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

وزیر اعلیٰ کا مطابق: تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۷۳، ۸۲۹، ۷۴۹ رودپے سے متجاوزہ نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو ماں سال مختتم ۱۹۸۷ء جون کے دوران بسلسلہ مد "دینی ترقی" برداشت کرنے پڑیں گے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مطالیہ نمبر ۳۴

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! میں خریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۹۷۵ء، ۱۶۰، ۶۲۰ رقم
روپے سے متعدد نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو
مالی سال اختتامی ۲۷ جون ۱۹۸۷ کے دوران بسلسلہ مذکور "صنعت و حرف" برداشت کرنے والے

مسٹر اسٹاپنکر: خریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۶۰، ۶۲۰، ۷۴۱ رقم
نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال اختتامی ۲۷ جون
۱۹۸۷ کے دوران بسلسلہ مذکور "صنعت و حرف" برداشت کرنے پڑے گے۔
(خریک مظہور کی تھی)

مطالیہ نمبر ۳۵

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! میں خریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۹۷۵ء، ۱۶۰، ۷۵۳ رقم
روپے سے متعدد نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو
مالی سال اختتامی ۳۰ جون ۱۹۸۷ کے دوران بسلسلہ مذکور "اسٹیشنری اور طباعت" برداشت
کرنے والے ہوں گے۔

مسٹر اسٹاپنکر: خریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۶۰، ۷۵۳ رقم، ۱۶۰، ۷۴۲ رقم
ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال اختتامی ۲۷ جون
۱۹۸۷ کے دوران بسلسلہ مذکور "اسٹیشنری اور طباعت" برداشت کرنے پڑے گے
(خریک مظہور کی تھی)

مطالیہ نمبر ۳۶

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! میں خریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۹۷۵ء، ۶۰۵ رقم
روپے سے متعدد نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو

مالی سال مختتمہ بـ ۲۰ جون ۱۹۸۷ کے دورانِ بـ سلسہ معدنی وسائل (شعبہ سائنس) برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر اسپیکر: خریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵۹۱۵،۴۰۵ روپے سے متباہ ذریعہ دزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ بـ ۲۰ جون ۱۹۸۷ کے دورانِ بـ سلسہ معدنی وسائل (شعبہ سائنس) برداشت کرنے پڑیں گے۔
(خریک مشغول کی گئی)

مطالیہ نمبر ۳۵

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! میں خریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۰۱۰۲۸۹۳۴۱ روپے سے متباہ ذریعہ دزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ بـ ۲۰ جون ۱۹۸۷ کے دورانِ بـ سلسہ معدنی "سب سڑکی" برداشت کرنے پڑیں گے

مسٹر اسپیکر: خریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۰۲۸۹۳۴۰۱ روپے سے متباہ ذریعہ دزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ بـ ۲۰ جون ۱۹۸۷ کے دورانِ بـ سلسہ معدنی "سب سڑکی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالیہ نمبر ۳۶

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! میں خریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۷۵..... روپے سے متباہ ذریعہ دزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ بـ ۲۰ جون ۱۹۸۷ کے دورانِ بـ سلسہ معدنی "فرضیات و پیشگی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر اسپیکر: خریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۷۵ روپے سے متباہ ذریعہ دزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ بـ ۲۰ جون ۱۹۸۷

کے دوران بسلسلہ مدد "قرضہ جات دی پیشگی" برداشت کرنے پڑیں گے۔
(محترم منظور کی گئی)

مطالعہ نمبر سے ۳۷

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! میں محترم پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۰۱۱۹۲۰۰۰ را
روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۱۹۸۷ء
سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۸۷ کے دوران بسلسلہ مدد "سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر اسپیکر: محترم یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۰۱۱۹۲۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو
وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۸۷ء
کے دوران بسلسلہ مدد "سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالعہ نمبر سے ۳۸

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! میں محترم پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۸۹۲۰۰۰ روپے
سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم
۳۰ جون ۱۹۸۷ کے دوران بسلسلہ مدد "نظم و نشیق عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر اسپیکر: محترم یہ ہے کہ ایک رقم جو ۸۹۲۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔
وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۸۷ کے
دوران بسلسلہ مدد "نظم و نشیق عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(محترم منظور کی گئی)

مطالعہ نمبر سے ۳۹

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! میں محترم پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ".....۳۰ اپریل

سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو ماں سال مختتمہ ۱۹۸۷ء کے دوران بسلسلہ مذکور "لامینڈ آرڈر" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر اسپیکر: - تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۳۰، ردو پر سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو ماں سال مختتمہ ۱۹۸۷ء کے دوران بسلسلہ مذکور "لامینڈ آرڈر" برداشت کرنے پڑیں گے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مرطابہ نمبر ۲۰

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۳۹، ردو پر سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو ماں سال مختتمہ ۱۹۸۷ء کے دوران بسلسلہ مذکور "کمیونٹی سرومنز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر اسپیکر: - تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۳۹، ردو پر سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو ماں سال مختتمہ ۱۹۸۷ء کے دوران بسلسلہ مذکور "کمیونٹی سرومنز" برداشت کرنے پڑیں گے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مرطابہ نمبر ۲۱

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۴۹۰، ردو پر سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو ماں سال مختتمہ ۱۹۸۷ء کے دوران بسلسلہ مذکور "سوشل سرومنز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر اسپیکر: - تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۴۹۰، ردو پر سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو ماں سال مختتمہ ۱۹۸۷ء کے دوران بسلسلہ مذکور "سوشل سرومنز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

۱۹۸۲ کے دوران بیسلد مڈسوشل سرویسز برداشت کرنے پر میں گئے۔
 (مختصریک منظور کی گئی)

مطالعہ نمبر ۳۴۶

وزیر خزانہ: جناب اپسیکر ایں مختصریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو... ۳۴۶۳۱۷... رودپے سے متجاوز ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کھالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو
ماں سال مختصر ۲۶ جون ۱۹۸۲ کے دوران بیسلد مڈسوشل سرویسز برداشت کرنے پر میں گئے

مسٹر اپسیکر: مختصریک یہ ہے کہ ایک رقم جو... ۳۴۶۳۱۷ رودپے سے متجاوز ہو
وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کھالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو ماں سال مختصر ۲۶ جون ۱۹۸۲
کے دوران بیسلد مڈسوشل سرویسز برداشت کرنے پر میں گئے۔
 (مختصریک منظور کی گئی)

مسٹر اپسیکر: مطالبات زر منظور ہوئے اور بجٹ پاس ہو گیا (تالیف)

مسٹر اپسیکر: اجلاس کل صبح دس بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(شام سات بجکر پندرہ منٹ پر اسیلی کا اجلاس مورخ ۲۷ جون
۱۹۸۴ کی صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

